ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

اپریل 2020ء

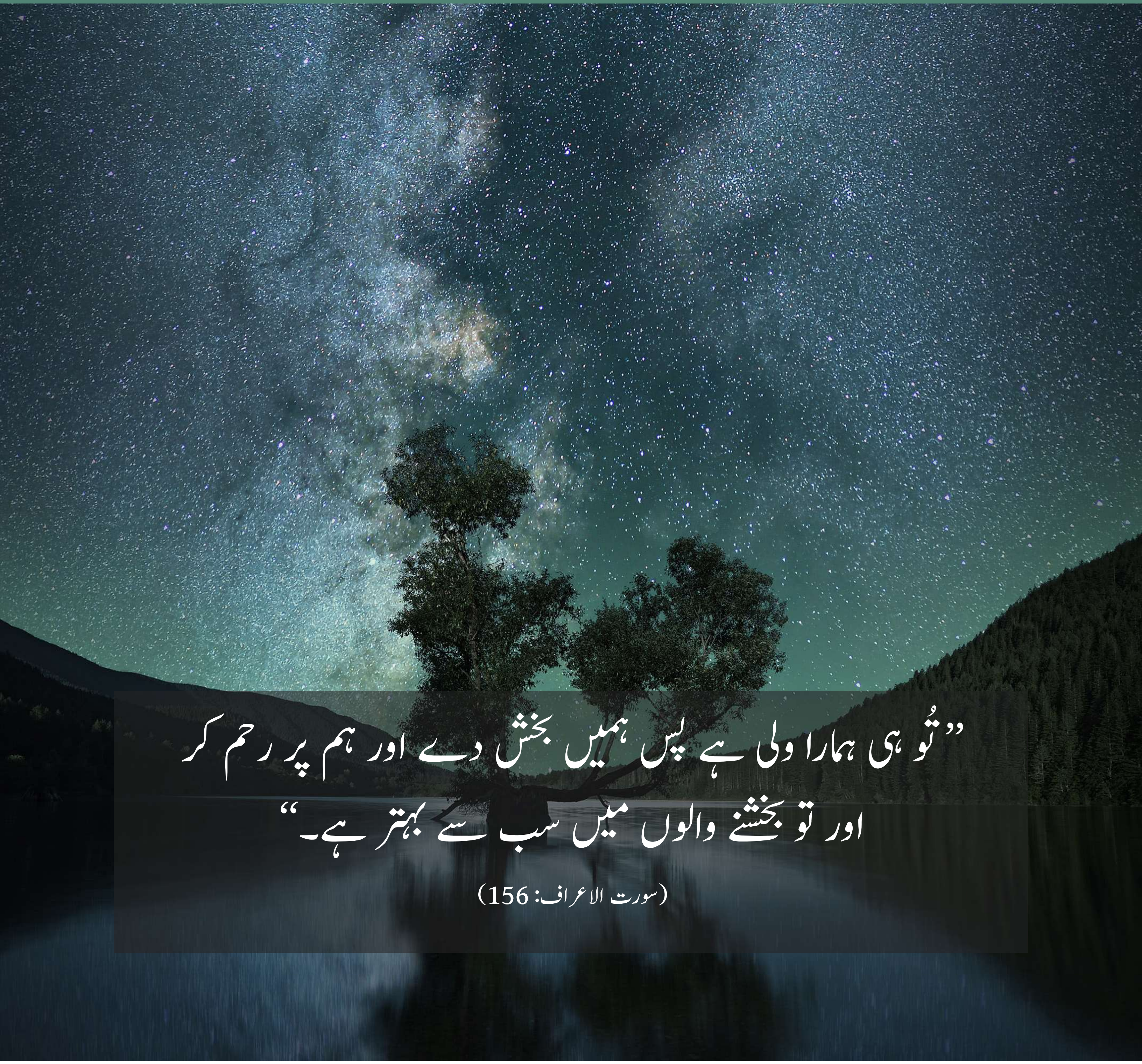

”تُو ہی ہمارا ولی ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر
اور تو بخشنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔“

(سورت الاعراف: 156)

کرونا وائرس سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر

بیان فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز:

1. حکومت کی جانب سے دی جانے والی تمام ہدایات پر عمل کریں۔

2. بڑی عمر کے لوگوں کو بہت زیادہ احتیاط کرنے کی ضرورت ہے۔ گھروں سے کم نکلیں۔

3. جمعہ اگر قریبی مسجد یا مرکز صلوٰۃ سینٹر میں پڑھا جاسکے تو ٹھیک ہے ورنہ گھر میں اہلِ خانہ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ لیں۔

4. خواتین اور بچے گھروں میں نمازیں ادا کریں۔

5. اپنے آرام پر بھی توجہ دیں۔ بڑے بھی اور بچے بھی اپنی نیند پوری کریں۔ کمزوری اور تھکاوٹ کی وجہ سے بھی بیماری حملہ کرتی ہے۔

6. بازاری چیزیں کھانے سے پرہیز کریں۔ خاص طور پر چپس وغیرہ سے پرہیز کریں۔

7. دن میں وقفہ وقفہ سے پانی پیتے رہیں۔

8. اپنے ہاتھ صابن سے اچھی طرح دھوئیں یا سینی ٹائزر کا استعمال کریں۔ کوشش کریں کہ ہاتھ صارف رہیں۔ اپنے ہاتھ منہ، ناک یا آنکھوں کو نہ لگائیں۔

9. دن میں پانچ مرتبہ اچھی طرح وضو کرنے سے بھی صفائی رہتی ہے۔

10. چھینک آئے تو رومال سے منہ ڈھانپیں یا بازو میں چھینکیں۔

11. ہمارا آخری حربہ دعا ہے۔ ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے شر سے بچائے۔ ان تمام احمدیوں کے لئے خاص طور پر دعا کریں جن کو کسی وجہ سے یہ بیماری ہوگئی ہے یا ڈاکٹروں کو شک ہے کہ ان کو بھی یہ وائرس ہے۔ عمومی طور پر ہر ایک کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس دنیا کو اس وبا کے بد اثرات سے بچائے۔ جو بیمار ہیں ان کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ ہر احمدی کو شفا عطا فرمانے کے ساتھ ساتھ ایمان اور ایقان میں مضبوطی عطا فرمائے۔ آمین

(خطبہ جمعہ، بیان فرمودہ 20مارچ 2020)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

اپریل 2020ء   جلد نمبر 49   شمارہ 4

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
☆	رمضان المبارک کے دس اہم مسائل از قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ	10
☆	دعوت الی اللہ میں حکمت کے تقاضے از شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ کینیڈا	11
☆	مجلس مشاورت (شوریٰ) کی اہمیت، برکات، آداب اور ذمہ داریاں از مکرم مولانا سید شمشاد احمد ناصر صاحب	12
☆	وبائی امراض اور آفاتِ سماوی کے موقع پر ہمدردی کی تعلیم، حفاظتی تدابیر، استغفار اور دعاؤں کی نصیحت	17
☆	نماز کی ظاہری صورت میں حکمت از شعبہ تربیت جماعت احمدیہ کینیڈا	20
☆	رمضان المبارک میں مالی قربانیوں کی تحریک از مکرم خالد محمود نعیم صاحب	21
☆	یادِ رفتگاں: میرے شفیق والد محترم مولانا لطیف احمد شاہد کاہلوں صاحب از محترمہ امۃ القیوم انجم صاحبہ	22
☆	مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی مظفر عارفی کی یاد میں ایک خوبصورت مذاکرہ اور یادگار مشاعرہ	25
☆	ٹرانٹو میں جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کا بابرکت انعقاد	29
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	34
☆	تصاویر	

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری
نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین وزیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَاعِنْدَاللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ o وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ
وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَامَاغَضِبُوْاهُمْ يَغْفِرُوْنَ o وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْالِرَبِّهِمْ
وَاَقَامُواالصَّلٰوةَ ۖ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۖ وَمِمَّارَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ o
وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ o وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ
عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ o

(سورة الشورىٰ 42 :37-41)

پس جو بھی تمہیں دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا عارضی سامان ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ اچھا اور ان لوگوں کے لئے سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ اور جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں اور جب وہ غضبناک ہوں تو بخشش سے کام لیتے ہیں۔ اور جو اپنے ربّ کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اُن کا امر باہمی مشورہ سے طے ہوتا ہے اور اس میں سے جو ہم نے اُنہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ جن پر جب زیادتی ہوتی ہے تو وہ بدلہ لیتے ہیں۔ اور بدی کا بدلہ، کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے۔ پس جو کوئی معاف کرے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔

(جامع ترمذی، ابواب الاستیذان والاداب باب ان المستشار مؤتمن۔ بحوالہ حدیقة الصالحین ، صفحہ 427)

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔ یعنی مشورہ میں دیانتداری اور خلوص ہونا چاہئے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ اسْتَشَارَكَ فَاَشِرْهُ بِالرُّشْدِ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَقَدْ خُنْتَهٗ۔

(مسند الامام الا عظم، کتاب الادب بحوالہ حدیقة الصالحین ، صفحہ 429)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم سے کوئی مشورہ مانگے تو اچھا مشورہ دو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا تم نے خیانت سے کام لیا۔

اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا

''بات یہ ہے کہ جب انسان جذباتِ نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔ مثلاً غصّہ میں آ کر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں۔ فوجداریاں ہو جاتی ہیں، مگر اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ بلا استصواب کتاب اللہ اس کا حرکت و سکون نہ ہوگا اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا، تو یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی جیسے فرمایا:
وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ (سورۃ الانعام 60:6)
سو اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے، تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا، لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے۔ وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا۔ بسا اوقات وہ اس جگہ مواخذہ میں پڑے گا۔ سو اس کے مقابل اللہ نے فرمایا کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے چلتے کام کرتے ہیں۔ وہ گویا اس میں محو ہیں۔ سو جس قدر کوئی محویت میں کم ہے۔ وہ اُتنا ہی خدا سے دُور ہے، لیکن اگر اُس کی محویت ویسی ہی ہے جیسے خدا نے فرمایا تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں۔ اُن کی حمایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مَنْ عَادَ لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ (الحدیث) جو شخص میرے ولی کا مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ اب دیکھ لو کہ متقی کی شان کس قدر بلند ہے اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے۔ جس کا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے کہ اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے تو خدا اس کا کس قدر معاون و مددگار رہوگا۔
لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں، بلکہ ان کے پاس جو جاتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔ مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے کہ ہزارہا مصائب کے پیدا کرنے کو کافی ہیں، لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ اُن سے محفوظ ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔''

(ملفوظات، جلد اوّل، جدید ایڈیشن، صفحہ 9-10)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ فروری 2020ء کے خلاصہ جات

خلاصہ خطبہ جمعہ 07 فروری 2020ء

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7 فروری 2020ء کو مسجد بیت الفتوح، لندن، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور نے فرمایا کہ آج جن صحابی کا ذکر ہوگا ان کا نام ہے حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس سے تھا۔ آپؓ بعثتِ نبوی سے بائیس سال پہلے پیدا ہوئے۔ اس زمانے میں مدینے کے یہود اس نبی کے منتظر تھے جس کی بشارت حضرت موسیٰ نے دی تھی اور وہ اس نبی کا نام محمدؐ بیان کیا کرتے تھے۔ سیرت النبیؐ کی کتب میں ایسے افراد کی تعداد پندرہ تک بیان کی جاتی ہے کہ جن کے نام زمانہ جاہلیت میں 'محمد' رکھے گئے۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ آپؓ، حضرت مصعب بن عمیرؓ کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ آنحضور ﷺ نے آپؓ کی مؤاخات حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کے ساتھ قائم فرمائی۔ آپؓ غزوہ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ آنحضور ﷺ نے بعض غزوات کے موقع پر آپؓ کو مدینے پر نگران بھی مقرر فرمایا۔ آپؓ کے پانچ بیٹے آنحضور ﷺ کے صحابہ میں سے تھے۔

حضرت محمد بن مسلمہؓ ان صحابہ میں شامل تھے جنہوں نے کعب بن اشرف اور ابورافع سلام بن ابوحقیق کو قتل کیا۔

حضورِ انور نے سیرت خاتم النبیینؐ سے کعب کے قتل کی تفاصیل بیان فرمائیں۔ کعب مذہباً یہودی نہ تھا۔ اس کے باپ اشرف نے بنونضیر کے رئیسِ اعظم ابورافع کی بیٹی سے شادی کی تھی جس کے نتیجے میں کعب پیدا ہوا تھا۔ اخلاقی لحاظ سے اس بدباطن شخص کعب نے یہود میں بڑا رتبہ قائم کرلیا تھا یہاں تک کہ تمام عرب کے یہود اسے اپنا سردار گردانتے تھے۔ آنحضور ﷺ کی مدینہ تشریف آوری کے بعد یہود کے ساتھ مسلمانوں کا باہمی دوستی، امن اور دفاع کا معاہدہ ہوا۔ کعب جس کے دل میں بغض وعداوت کی آگ سلگ رہی تھی ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتا رہا۔ بدر میں مسلمانوں کی غیرمتوقع کامیابی کے بعد اِن سازشوں میں شدت آ گئی۔ کعب نے مکے کا سفر کیا اور سردارانِ قریش کو مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں تیزی لانے پر انگیخت کیا۔ اسی طرح دیگر عرب قبائل کو بھی کعب نے مسلمانوں کے خلاف خوب بھڑکایا۔ مدینے واپس آ کر اس نے مسلمان عورتوں پر تشبیب کہی۔ یہاں تک کہ خاندانِ نبوت کی خواتین کو بھی اپنے اوباشانہ اشعار کا نشانہ بنایا۔ اس بدبخت شخص نے آنحضور ﷺ کے قتل کی بھی سازش کی۔ جب نوبت اس حد تک پہنچ گئی تو آپؐ، جو اہالیانِ مدینہ کی جمہوری سلطنت کے صدر اور حاکمِ اعلیٰ تھے، نے کعب کے قتل کیے جانے کا فیصلہ صادر فرمایا۔ خطرناک خانہ جنگی کے خوف کے پیشِ نظر آپؐ نے کعب کے خفیہ طور پر قتل کیے جانے کی ہدایت جاری فرمائی۔ یہ کام آنحضور ﷺ نے اپنے مخلص صحابی محمد بن مسلمہؓ کے حوالے کیا۔ محمد بن مسلمہؓ، سعد بن معاذؓ کے مشورے سے ابونائلہ اور دو تین دیگر صحابہ کے ہم راہ کعب کے مکان پر گئے اور اس سے قرض کی استدعا کی۔ کعب نے کوئی شے گروی رکھنے کو کہا جس پر یہ طے پایا کہ ہتھیار رہن رکھ لئے جائیں۔ محمد بن مسلمہؓ اور ان کے ساتھی رات کو آنے کا وعدہ کرکے واپس چلے آئے۔ جب رات ہوئی تو یہ اصحاب ہتھیار لے کر کعب کے مکان پر پہنچے اور باتیں کرتے کرتے اسے ایک طرف کو لے گئے۔ جہاں موقع پا کر اسے قتل کر دیا۔

جب کعب کے قتل کی خبر مشہور ہوئی تو یہود آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور اس امر کی شکایت کی۔ آپؐ نے یہود کے اس وفد کو کعب کی مجرمانہ سرگرمیوں کا احوال بتایا اور آئندہ کے لئے امن اور تعاون کے ساتھ رہنے کی تلقین کی۔ چنانچہ یہود کے ساتھ امن وامان اور باہمی تعاون کا ایک نیا معاہدہ طے پایا گیا۔

اگر کعب مجرم نہ ہوتا تو یہود کبھی بھی اتنی آسانی سے نئے معاہدے پر آمادہ نہ ہوتے اور نہ قتل پر خاموش رہتے۔ حقیقت یہ ہے کہ کعب نے مسلمانوں کے ساتھ ہونے والے امن وامان کے معاہدے کو توڑا تھا۔ وہ معاہدہ جس کے مطابق آنحضرت ﷺ مدینے کی جمہوری سلطنت کے سربراہ تھے۔ کعب حکومتِ وقت کے خلاف غداری اور فتنہ سازی جیسے جرائم کا مرتکب ہوا تھا۔ آج کی مہذب کہلانے والی دنیا بھی بغاوت، عہدشکنی، اشتعالِ جنگ اور سازشِ قتل جیسے جرائم میں ملوث افراد کو اسی نوعیت کی سزائیں دیا کرتی ہے۔

طریقِ قتل پر کیے جانے والے اعتراض کے متعلق یاد رکھنا چاہیے کہ عرب میں اس وقت کوئی باقاعدہ سلطنت نہ تھی۔ کوئی ایسی عدالت موجود نہ تھی جس میں کعب کے خلاف مقدمہ چلایا جاسکے۔ مسلمانوں کے پاس فتنے سے بچتے ہوئے کعب کی سازشوں سے جاں خلاصی کا اس کے علاوہ کوئی راستہ نہ تھا کہ اس مفسد اور شریر شخص کو خفیہ طور پر قتل کردیا جائے۔

یہ اعتراض کہ کعب کے قتل کے لئے آنحضرت ﷺ نے اپنے اصحاب کو جھوٹ اور فریب کی اجازت دی تھی بالکل غلط اور خلافِ واقع اعتراض ہے۔ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق جب آپؐ نے کعب کے خفیہ قتل کا حکم جاری فرمایا تو محمد بن مسلمہؓ کے دریافت کرنے پر کہ خفیہ قتل کے لئے تو اس سے کوئی بات کہنی پڑے گی۔ آپؐ نے صرف 'ہاں' کا لفظ فرمایا۔ کعب کو گھر سے باہر بلانے اور ایک طرف لے جانے کے لئے ظاہر ہے کہ محمد بن مسلمہؓ اور ان کے ساتھیوں کو کوئی نہ کوئی بات تو کہنی ہی تھی۔ جنگوں میں جاسوس وغیرہ بھی ایسی باتیں کہتے ہیں جن پر کبھی کوئی عقل منداعتراض نہیں کرتا۔ سو آنحضور ﷺ کا دامن تو اس اعتبار سے بالکل پاک ٹھہرتا ہے۔ رہا سوال محمد بن مسلمہؓ کا تو ان کی گفتگو میں بھی کوئی بات خلافِ اخلاق نہیں۔ البتہ آپؓ نے اپنے مشن کی غرض کے لئے کچھ ذومعنی الفاظ ضرور استعمال کیے ہیں۔ جنگی حالات میں سادہ الفاظ اور صاف گوئی سے اس قدر انحراف قابلِ اعتراض نہیں۔ بعض لوگوں نے یہ سوال بھی اٹھایا ہے کہ جنگ میں جھوٹ بولنا اور دھوکا دینا جائز ہے۔

آنحضور ﷺ کے قول الحرب خدعة کے کچھ لوگ یہ معنی کر لیتے ہیں کہ جنگ تو ایک دھوکا ہے۔ اول تو اس کے یہ معنی نہیں بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ جنگ تو خود ایک دھوکا ہے۔ گویا جنگ کے نتیجے کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ کیا ہوگا۔ اگر آنحضور ﷺ کے اس نوعیت کے کلمات کے یہ معنی کئے بھی جائیں کہ جنگ میں دھوکا جائز ہے تو بھی اس جگہ دھوکے سے مراد جنگی تدبیر اور حیلہ ہے نہ کہ جھوٹ اور فریب۔ خدعة کے معنی داؤ پیچ اور تدبیرِ جنگ کے ہیں۔

داؤ پیچ کی مختلف صورتیں ہیں مثلاً آنحضور ﷺ جب کسی مہم پر روانہ ہوتے تو عموماً اپنی منزلِ مقصود ظاہر نہ فرماتے۔ بعض اوقات ایسا بھی کیا کہ جانا تو جنوب کی طرف ہوتا مگر شروع میں شمال کی طرف رخ کر کے روانہ ہوجاتے اور لمبا چکر کاٹ کر جنوب کی طرف گھوم جاتے۔ کبھی کوئی شخص پوچھتا کہ کدھر سے آئے ہو تو بجائے مدینے کا نام لینے کے کسی درمیانی پڑاؤ کا نام لے دیتے۔ یہ خدعة کی ساری صورتیں ہیں جسے جنگ میں جائز قرار دیا گیا ہے۔ اسلام جھوٹ اور غداری کو سخت ناپسند کرتا ہے یہاں تک کہ اسلام میں شرک اور والدین کے حقوق تلف کرنے کے بعد تیسرے نمبر پر جھوٹ بولنے کو بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ایمان اور بزدلی ایک جگہ جمع ہو سکتے ہیں لیکن ایمان اور جھوٹ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ نیز دھوکے اور غداری کے متعلق فرمایا کہ جو شخص غداری کرتا ہے وہ قیامت کے دن خدا کے سخت عتاب کے نیچے ہوگا۔

قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگی تدابیر کے تابع دشمن کو مغلوب اور غافل کرنے کے لئے اختیار کی جانے والی صورتوں کے ذیل میں ایک حدیث پیش فرمائی ہے جس سے علم ہوتا ہے کہ خدعة سے مراد جھوٹ اور دھوکا نہیں بلکہ وہ باتیں مراد ہیں جو بعض اوقات جنگی تدابیر کے طور پر اختیار کرنی پڑتی ہیں۔

حضرت ام کلثوم بنت عقبہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو صرف تین موقعوں کے لئے ایسی باتوں کی اجازت دیتے سنا جو حقیقتاً تو جھوٹ نہیں ہوتیں مگر عام لوگ انہیں غلطی سے جھوٹ سمجھ سکتے ہیں۔ پہلی جنگ۔ دوسری لڑے ہوئے لوگوں میں صلح کرانے کا موقع اور تیسرے جب کہ مرد اپنی عورت یا عورت اپنے مرد سے کوئی ایسی بات کرے جس میں ایک دوسرے کو راضی اور خوش کرنا مقصود ہو۔

کعب بن اشرف کے قتل کے بعد سیرت ابنِ ہشام اور سنن ابو داؤد وغیرہ نے یہ روایت نقل کی ہے کہ آنحضور ﷺ نے صحابہ سے یہ ارشاد فرمایا کہ اب تم جس یہودی پر قابو پاؤ اسے قتل کر دو۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے علمِ روایت کی رو سے اس روایت کو کمزور اور ناقابلِ اعتماد قرار دیا ہے۔ پھر یہ کہ اگر آپؐ نے اس نوعیت کا کوئی عمومی حکم دیا ہوتا تو یقیناً اس کے نتیجے میں کئی قتل ہوئے ہوتے۔ اسی طرح یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ یہود کے ساتھ نئے معاہدے کے بعد اس قسم کے کسی حکم کی منطق فہم سے بالا ہے۔ پس یہ روایت اندرونی و بیرونی شہادتوں کے معیار پر ہرگز پوری نہیں اترتی۔

کعب بن اشرف کے قتل کی تاریخ کے متعلق بھی کسی قدر اختلاف ہے۔ یہ واقعہ ربیع الاول تین ہجری یا جمادی الآخر کا ہے۔

خطبے کے اختتام پر حضورِ انور نے فرمایا کہ اس ذکر میں ابھی مزید ایک دو واقعات ہیں وہ ان شاء اللہ آئندہ پیش ہوں گے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 14 فروری 2020ء

سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 14 فروری 2020 کو مسجد بیت الفتوح، لندن، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا:

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ: گذشتہ خطبے میں حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں بیان ہوا تھا اور کچھ حصہ رہ گیا تھا جو آج ان شاء اللہ بیان ہوگا۔ ایک حدیث کی غلط تشریح کے باعث اسلام میں تین مواقع پر جھوٹ کو جائز قرار دیئے جانے کے متعلق حضورِ انور نے گذشتہ خطبے میں 'سیرت خاتم النبیینؐ' سے وضاحت پیش فرمائی تھی۔ اسی معاملے پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیف 'نور القرآن' میں فتح مسیح نامی ایک مسیحی شخص کے اعتراض کے ضمن میں روشنی ڈالی ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

جس قدر راستی کے التزام کے لئے قرآن شریف میں تاکید ہے انجیل میں اس کا عشرِ عشیر بھی تاکید نہیں۔ قرآن نے دروغ گوئی کو بت پرستی کے برابر ٹھہرایا ہے۔ انصاف کی تاکید کرتے ہوئے قرآنی تعلیم یہ ہے کہ سچی گواہیوں کو لِلّٰہ ادا کرو اگرچہ تمہاری جانوں یا تمہارے ماں باپ و اقارب ہی ان گواہیوں سے نقصان اٹھاویں۔ کسی حدیث میں جھوٹ بولنے کی ہرگز اجازت نہیں بلکہ حدیث میں تو یہ الفاظ ہیں کہ سچ کو مت چھوڑ اگرچہ تو قتل کیا جائے اور جلایا جائے۔ بالفرض اگر کوئی حدیث قرآن اور احادیثِ صحیحہ کے مخالف ہو تو وہ قابلِ قبول نہیں۔ ہم لوگ اسی حدیث کو قبول کرتے ہیں جو احادیثِ صحیحہ اور قرآن کریم کے مخالف نہ ہو۔ ہاں بعض احادیث میں 'توریہ' یعنی مصلحتاً ذو معنی الفاظ کے استعمال کے جواز کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ حقیقی کذب اسلام میں پلید، حرام اور شرک کے برابر ہے۔ مگر 'توریہ' جو درحقیقت کذب نہیں، اضطرار کے وقت عوام کے لئے اس کا جواز حدیث سے پایا جاتا ہے۔ لیکن افضل وہی لوگ ہیں جو 'توریہ' سے بھی پرہیز کریں۔ اسلامی اصطلاح میں 'توریہ' اس کو کہتے ہیں کہ فتنے کے خوف یا کسی اور مصلحت کے تحت ایک راز کی بات مخفی رکھنے کی غرض سے ایسی مثالوں اور پیرایوں میں اس کو بیان کیا جائے کہ عقلمند تو اس کو سمجھ لے لیکن نادان کی سمجھ میں وہ بات نہ آئے۔ گو بعض احادیث میں 'توریۓ' کا جواز پایا جاتا ہے لیکن بہت سی دیگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ 'توریہ' اعلیٰ درجے کے تقویٰ کے برخلاف ہے۔ آنحضرت ﷺ نے حتی الوسع اس سے مجتنب رہنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ جناب سید المرسلین ﷺ جنگِ احد میں اکیلے ہونے کی حالت میں برہنہ تلواروں کے سامنے کہہ رہے تھے، میں محمد ہوں، میں نبی اللہ ہوں، میں ابنِ عبد المطلب ہوں۔

حضورِ انور نے اولاً کتاب کے حاشیے سے، یہ وضاحت پیش فرمائی کہ یہ واقعہ غزوہ حنین کا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ اب ریسرچ سیل نے 'سیرت الحلبیہ' کا حوالہ بھجوایا ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ الفاظ غزوۂ حنین اور غزوۂ احد دونوں مواقع پر فرمائے۔ حضورِ انور نے شعبہ اشاعت کو آئندہ یہ حاشیہ نکال دینے کی ہدایت فرمائی۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ قرآن نے جھوٹوں پر لعنت کی ہے نیز فرمایا ہے کہ جھوٹے شیطان کے مصاحب ہوتے ہیں۔ صرف یہ نہیں فرمایا کہ تم جھوٹ مت بولو۔ بلکہ فرمایا ہے کہ تم جھوٹوں کی صحبت بھی چھوڑ دو۔

حضورِ انور نے اس وضاحت کے بعد حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جب بنو نضیر نے چکی کا پاٹ گرا کر آپؐ کو قتل کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کو بذریعہ وحی اس کی خبر دی چنانچہ آپؐ تیزی سے وہاں سے اٹھ کر چلے آئے اور محمد بن مسلمہؓ کو بلوایا۔ آپؐ نے محمد بن مسلمہؓ کو بنو نضیر کے پاس مدینے سے فوری انخلا کے پیغام کے ساتھ بھجوایا۔ جب آپؓ یہود کے پاس پہنچے تو پہلے انہیں

آنحضورﷺ کی بعثت سے قبل آنے والے نبی کے متعلق یہود کے خیالات یاد کروائے اور پھر رسولِ خداﷺ کا پیغام دیا۔ محمد بن مسلمہؓ نے یہودی کی سازش کو بے نقاب کرتے ہوئے انہیں آگاہ کیا کہ کس طرح یہود رسول اللہﷺ کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ اس پر یہود نے چپ سادھ لی اور ایک حرف تک نہ بول پائے۔ یہود کو مدینے سے انخلا کے لئے دس دن کی مہلت دی گئی جس دوران وہ تیاری کرتے رہے۔

یہودیوں کے رویے کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بنوقریظہ کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ غزوۂ خندق سے واپسی پر آپؐ نے صحابہ کو شام تک بنوقریظہ کے قلعوں پر پہنچنے کا ارشاد فرمایا۔ حضرت علیؓ کو بنوقریظہ کے پاس بھجوایا گیا تاکہ وہ ان سے اس خطرناک غداری کی بابت دریافت کرسکیں۔ بجائے شرمندگی اور معافی کے خواستگار ہونے کے اِن یہودیوں نے حضرت علیؓ اور ان کے ساتھیوں کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ جب حضرت علیؓ واپس ہوئے تو آپؐ یہود کے قلعوں کے پاس پہنچ رہے تھے۔ یہ ناپاک یہود حضور اکرمﷺ کے اہلِ بیت کے متعلق نازیبا کلمات کہہ رہے تھے۔ حضرت علیؓ نے آنحضرتﷺ کو تکلیف دہ کلمات سننے سے بچانے کے لئے آپ کو روکنا چاہا۔ حضورﷺ نے فرمایا کیا ہوا اگر یہ گالیاں دے رہے ہیں موسیٰ نبی تو اِن کا اپنا تھا اس کو انہوں نے اِس سے بھی زیادہ تکالیف پہنچائی تھیں۔ یہود اپنے قلعوں میں محصور ہوگئے۔ لیکن چند دن کے بعد ہی ان کو احساس ہوگیا کہ وہ زیادہ عرصہ مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اس پر انہوں نے ہتھیار ڈالنے کے بعد اپنا فیصلہ آنحضورﷺ کے بجائے قبیلہ اوس کے سردار حضرت سعد بن معاذؓ کے حوالے کر دیا۔ اس موقع پر یہود میں اختلاف بھی ہوا اُن میں سے بعض ذی فہم افراد کا کہنا تھا کہ اسلام یقیناً سچا مذہب ہے۔ اس لئے یا تو اسلام قبول کرلیا جائے یا جزیہ دیا جائے۔ مگر یہود میں سے اکثریت نے اِن دونوں صورتوں پر قتل ہونے کو ترجیح دی۔ ایک یہودی عمرو بن سعدی نے اپنی قوم کو ملامت کی اور ان سے علیحدہ ہوکر قلعے سے باہر نکل آیا۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ نے اسے جانے دیا اور کچھ نہ کہا۔ رسولِ خداﷺ نے حضرت محمد بن مسلمہؓ کے اس فعل کو پسند فرمایا اور سراہا۔ مسلمانوں نے ہمیشہ آنحضرتﷺ کی تربیت کے مطابق مخالفین سے انصاف کا سلوک کیا۔

اس کے بعد حضورِ انور نے قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب 'سیرۃ خاتم النبیینؐ' کے حوالے سے ابو رافع یہودی کے قتل کا واقعہ پیش فرمایا۔ حیی بن اخطب کے کیفرِ کردار تک پہنچنے کے باوجود سلام بن ابی الحقیق جس کی کنیت ابورافع تھی، ابھی تک خیبر کے علاقے میں آزادا ور فتنہ انگیزی میں مصروف تھا۔ یہ شخص بہت بڑا تاجر اور امیر کبیر انسان تھا اور اس نے اپنا دستور بنالیا تھا کہ نجد کے وحشی اور جنگ جو قبائل کو مسلمانوں کے خلاف اکساتا رہتا تھا۔ ابورافع عداوتِ نبوی میں کعب کا مثیل تھا۔ اس نے غطفانیوں کو آنحضرتﷺ کے خلاف حملہ آور ہونے کے لئے اموالِ کثیر سے امداد بھی دی۔ اس نے جنگِ احزاب کی طرح نجد کے قبائل غطفان اور دوسرے قبیلوں کا پھر دورہ کیا اور مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے ایک لشکرِ عظیم ترتیب دینا شروع کر دیا۔

اس ساری صورتِ حال میں قبیلہ خزرج کے بعض انصاری صحابہؓ آنحضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس فتنے کا یہ علاج تجویز کیا کہ اس کے بانی مبانی ابورافع کا خاتمہ کر دیا جائے۔ آنحضرتﷺ نے ملک وقوم کو بڑے پیمانے پر کشت وخون سے بچانے کے لئے عبداللہ بن عتیکؓ کی سربراہی میں چار خزرجی صحابہؓ کو ابورافع کی طرف روانہ فرمایا۔ چلتے وقت آپؐ نے تاکید فرمائی کہ کسی عورت یا بچے کو ہرگز قتل نہ کرنا۔

ماہِ رمضان چھ ہجری میں یہ وفد روانہ ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عتیکؓ از خودرات کے وقت چادر لپیٹ کر قلعے میں داخل ہوئے اور نہایت ہوشیاری سے ابورافع کو قتل کر دیا۔ اور صبح تسلی کرنے کے بعد اپنے ساتھیوں سے آملے۔

ابورافع کے قتل کے جواز کے حوالے سے کسی بحث کی ضرورت نہیں، اس فتنہ پرداز شخص کی خون آشام کارروائیاں تاریخ کا ایک کھلا ورق ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں حضرت محمد بن مسلمہؓ کو جہینہ قبیلے سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔ حضرت عمرؓ کو آپؓ پر اعتماد تھا۔ چنانچہ سرکاری محاصل کی وصولی کے لئے بھی ان ہی کو بھیجا جاتا۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد محمد بن مسلمہؓ نے گوشہ نشینی اختیار کرلی تھی۔ آپؓ کی تاریخ وفات کے متعلق اختلاف ہے۔ مختلف روایات کے مطابق پینتالیس، چھیالیس یا سینتالیس ہجری میں مدینے میں آپؓ کی وفات ہوئی۔ اس وقت آپؓ کی عمر 77 برس تھی۔

خطبے کے آخر میں امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم تاج دین صاحب ولد مکرم صدر دین صاحب کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ مرحوم 10فروری 2020ء کو 84 برس کی عمر میں وفات پاگئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ 1967ء سے یوکے میں مقیم تھے۔ 1984ء میں جب اسلام آباد کی زمین خریدی گئی تو مرحوم نے اس کے لئے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ بائیس برس تک اسلام آباد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کو ہر سہولت پہنچانے میں سرگرمِ عمل رہے۔ ہر قسم کا ٹیکنیکل کام جانتے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، خوش مزاج، دین دار اور انتہائی اطاعت گزار شخص تھے۔

حضورِ انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو اور نسلوں کو بھی ان کی طرح اخلاص و وفا میں بڑھائے اور صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ 21 فروری 2020ء

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21 فروری 2020ء کو مسجد بیت الفتوح، لندن، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا:

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ:

جماعتِ احمدیہ میں 20 فروری کا دن پیش گوئی مصلح موعود کے حوالے سے خاص طور پر یاد رکھا جاتا ہے۔ یوم مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش کی یاد میں نہیں منایا جاتا۔ بلکہ اسلام کی سچائی اور برتری ثابت کرنے والی ایک پیش گوئی کے پورا ہونے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ کل 20 فروری تھی اور اس پیش گوئی کو 134 سال ہوگئے اور سو سال سے زائد عرصے سے یہ چمکتا ہوا نشان ہے۔ اس حوالے سے جماعتوں میں جلسے بھی ہوتے ہیں، جن میں اس پیش گوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ لیکن ظاہر ہے ایک جلسے یا ایک خطبے میں اس کا پورا احاطہ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ وہ نکات جن کی تفصیلات حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود بیان کی ہیں، اور جن کے پڑھنے اور سننے کا اپنا ہی لطف اور احساس ہوتا ہے، اُن میں سے بعض حوالے بیان کردوں۔

اس کے بعد حضورِ انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں پیش گوئی مصلح موعود اور اس کی کچھ تفاصیل بیان

فرمائیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چلہ کشی اور نشان کے ظہور کا ذکر کرتے ہوئے ہوشیار پور میں خطبہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ آج سے اٹھاون برس پہلے 20 فروری کے دن 1886ء میں اس شہر ہوشیار پور کے اس مکان میں جو کہ میری انگلی کے سامنے ہے، یہ مکان اس وقت 'طویلہ' کہلاتا تھا۔ قادیان کا ایک گم نام شخص، اسلام اور بانیٔ اسلام کی مخالفت کو دیکھ کر اپنے خدا کے حضور علیحدگی میں عبادت کرنے اور اس کی نصرت اور تائید کا نشان طلب کرنے کے لئے چلا آیا۔ چالیس دن کی دعاؤں کے بعد خدا تعالیٰ نے اسے خاص صفات سے متصف ایک بیٹے کی بشارت دی۔ جس کے ذریعے وہ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا۔ جب یہ اشتہار شائع ہوا تو مخالفین نے اعتراض کر دیا کہ یہ کیا نشان ہوا؟ کوئی بھی اعلان کر سکتا ہے کہ میرے ہاں بیٹا پیدا ہوگا۔ اس اعتراض کو رفع کرنے کے لئے آپؑ نے 22 مارچ 1886ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا کہ یہ صرف پیش گوئی نہیں، بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم (جل شانہ) نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وعظمت کے اظہار کے لئے ظاہر فرمایا۔ اگر آپ محض ایک بیٹے کی پیدائش کی خبر دیتے تو یہ خبر اپنی ذات میں پیش گوئی ہوتی کیونکہ دنیا میں ایک طبقہ ایسے لوگوں کا ہوتا ہے جن کے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔ پھر آپؑ نے پچاس سال کی عمر میں یہ اعلان فرمایا۔ دنیا میں ہزاروں لوگ ہیں جن کے ہاں پچاس سال کے بعد اولاد نہیں ہوتی۔ پھر ہزاروں لوگ ہیں جن کے ہاں صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں، اسی طرح کئی لوگوں کے ہاں اولاد پیدا ہو کر مر جاتی ہے۔ یہ سارے شبہات اس جگہ موجود تھے۔ آپؑ نے صرف ایک بیٹے کی پیدائش کی پیش گوئی نہیں فرمائی بلکہ ایک عظیم الشان بیٹے کی خبر دی۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ آج دنیا گواہ ہے کہ اس موعود بیٹے نے دنیا کے کناروں تک شہرت پائی، بیرونِ قادیان دنیا کا ہر مشن آپ کی سچائی کا ثبوت ہے۔

بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آئندہ نسل سے تین چار سو سال بعد آئے گا۔ اس بارہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پیش گوئی کے الفاظ پر غور کرنا چاہئے اس زمانے میں لیکھرام اور اندرمن مراد آبادی وغیرہ معاندین نشان نمائی کا تقاضا کر رہے تھے۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ آپؑ کو یہ خبر دے کہ ہم آج سے تین سو سال بعد تمہیں ایک بیٹا عطا فرمائیں گے تو کیا دنیا میں ایک بھی شخص ہے جو اس بات کو معقول قرار دے سکے۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے کہ کسی آدمی کو سخت پیاس لگی ہو اور وہ کسی سے پانی مانگے تو وہ جواب دے کہ ہم نے امریکہ سے اعلیٰ درجے کا شربت منگوایا ہے جو اس سال کے آخر تک آ جائے گا۔ پس یہ نشان تو ایسے وقت میں ظاہر ہونا چاہئے تھا کہ جب وہ لوگ زندہ ہوتے جنہوں نے یہ نشان طلب کیا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور 1889ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری پیدائش ہوئی۔

اس پیش گوئی کی اغراض اور اس کا آپؑ کے فرزند کے حق میں پورا ہونا کیوں ضروری تھا، اس کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اول یہ پیش گوئی اس لئے کی گئی ہے تا کہ وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں۔

دوسرے یہ پیش گوئی اسلام کے شرف اور کلام اللہ کے مرتبے کو ظاہر کرنے کے لئے کی گئی تھی۔

تیسرے نمبر پر یہ پیش گوئی اس لئے کی گئی ہے تا کہ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔

چوتھی غرض اس پیش گوئی کی یہ تھی تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔

پانچویں غرض یہ تھی تا لوگ یقین لائیں کہ میں تمہارے ساتھ ہوں یعنی اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے۔

چھٹی غرض یہ تھی کہ وہ جو خدا کے وجود، اس کے دین، اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول ﷺ پر ایمان نہیں لاتے اور انہیں انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں انہیں ایک کھلی نشانی ملے۔

ساتویں نمبر پر یہ پیش گوئی اس لئے کی گئی تا کہ مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

پس یہ تمام اغراض ظاہر کرتی ہیں کہ یہ پیش گوئی آپؑ کی اپنی اولاد میں سے تھی جیسا کہ تیرے ہی تخم اور تیری ہی ذریت و نسل کے الفاظ سے علم ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1944ء میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا اور فرمایا کہ جو شخص سمجھتا ہے کہ میں نے افترا سے کام لیا ہے وہ مجھ سے مباہلہ کر لے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پیش گوئی کو جس کا ایک لمبے عرصے سے انتظار کیا جا رہا تھا میرے ذریعے پورا کر دیا ہے۔ بھلا کس میں طاقت تھی کہ وہ 1886ء میں آج سے اٹھاون برس قبل اپنی طرف سے یہ خبر دے سکتا۔ کہ اس کے ہاں نو سال کے عرصے میں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ یہ خبر دنیا کا کوئی انسان اپنے پاس سے نہیں دے سکتا۔ خدا تعالیٰ نے اس خبر کو اس انسان کے ذریعے پورا کیا جس کے بارہ میں ڈاکٹر امید نہیں رکھتے تھے کہ وہ زندہ بھی رہے گا۔ دراصل شروع میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحت کی جو حالت تھی اس کے مطابق ڈاکٹرز آپؓ کی زندگی اور لمبی عمر کے لئے فکرمندی کا اظہار کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان عظیم پیش گوئیوں کے مطابق آپؓ کو نہ صرف زندہ رکھا بلکہ اپنے خاص فضل سے اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ثبوت بنا دیا۔ رسمی علوم حاصل نہ کرنے کے باوجود آپؓ فرماتے ہیں کہ میں ساری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا کے پردے پر کوئی شخص ایسا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہو کہ اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے قرآن سکھایا گیا ہے تو میں ہر وقت اس سے مقابلے کے لئے تیار ہوں۔ اس زمانے میں خدا نے دنیا کو قرآن سکھانے کے لئے مجھے استاد مقرر کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ میں محمد ﷺ اور قرآن کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ کوئی معمولی اعلان نہیں تھا، پھر آپ کے باون سالہ دورِ خلافت کا ہر دن اسی شان کو ظاہر کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم کام کرنے والے ہوں صرف جلسہ مصلح موعود منانے والے ہی نہ ہوں۔

اس کے بعد حضورِ انور نے علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کئے جانے کی ایک جھلک کے طور پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علمی کارناموں کا تذکرہ کرتے ہوئے اردو خوان طبقے کو 'انوار العلوم' کے مطالعے کی طرف متوجہ فرمایا۔ اس وقت تک 'انوار العلوم' کی چھبیس جلدیں شائع ہو چکی ہیں، جن میں چھ سو ستر کتب، لیکچرز اور تقاریر آ چکی ہیں۔ 'خطباتِ محمودؓ' کی اس وقت تک انتالیس جلدیں چھپ چکی ہیں۔ ان جلدوں میں 2367 خطبات شامل ہیں۔ تفسیرِ صغیر کے دس سو اکہتر صفحات ہیں، جب کہ تفسیرِ کبیر کی دس جلدوں کے صفحات پانچ ہزار نو سو سات ہیں۔ غیر مطبوعہ دروس القرآن اس کے علاوہ ہیں۔

حضورِ انور نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک اقتباس پیش کر کے تفسیرِ کبیر کی تاثیر اور اعجاز پر روشنی ڈالی۔ اسی طرح حضورِ انور نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

علمی کارناموں کا ایک اچٹتا ہوا جائزہ بھی پیش فرمایا۔

خطبہ کے اختتام پر حضورِانور نے دو مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

پہلا جنازہ محترمہ مریم الیزبتھ صاحبہ زوجہ مکرم ملک عمر علی کھوکھر صاحب رئیس و سابق امیر ملتان کا تھا۔ مرحومہ لفٹ کے ایک حادثے میں چھیاسی برس کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ نے 1952ء میں بیعت کی تھی۔ مرحومہ کے ایک بیٹے طارق علی اور ایک بیٹی طاہرہ صاحبہ ہیں۔

دوسرا جنازہ عزیزم جاہد فارس احمد کا تھا جو بارہ برس کی عمر میں جزیرے میں آگ لگنے سے زخمی ہوگئے تھے اور بعد میں انفیکشن بڑھ جانے سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ یہ طارق نوری اور عطیۃ العزیز خدیجہ کے بیٹے تھے۔ ن کے نانا فاروق احمد خان ہیں جو حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سب سے بڑے پوتے ہیں۔ عزیزم وقفِ نو کی تحریک میں شامل اور خلافت سے گہری محبت رکھنے والے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 28 فروری 2020

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 28 فروری 2020ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورانور نے فرمایا: آج جن صحابی کا ذکر ہوگا ان کا نام حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو عبدالدار سے تھا۔ آپؓ کی والدہ مکے کی مالدار خاتون تھیں جنہوں نے حضرت مصعبؓ کی پرورش بڑی ناز و نعمت سے کی تھی۔ حضرت مصعبؓ کی زوجہ حمنہ بنت جحش ام المومنین حضرت زینب بنت جحشؓ کی بہن تھیں۔ رسول اللہ ﷺ مصعبؓ کی نسبت فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اُن سے زیادہ حسین و جمیل اور ناز و نعمت و آسائش میں پروردہ کوئی شخص نہیں دیکھا۔

آپؓ آغاز میں اسلام لانے والے جلیل القدر صحابہؓ میں سے تھے، جنہوں نے دارِ ارقم میں اسلام قبول کیا لیکن والدہ اور اپنی قوم کی مخالفت کے اندیشے سے اُسے مخفی رکھا۔ جب آپؓ کے مسلمان ہونے کی خبر ان کی والدہ کو ملی تو انہوں نے مصعبؓ کو قید کر دیا۔ آپؓ قید میں رہے اور جیسے ہی موقع ملا حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ یوں مصعبؓ کو دو ہجرتوں کی توفیق ملی۔ جب مصعبؓ حبشہ سے واپس آئے تو آپؓ کی حالتِ زار دیکھ کر ان کی والدہ نے مخالفت ترک کر دی اور بیٹے کو اس کے حال پر چھوڑ دیا۔

حضرت مصعبؓ نے اسلام کی خاطر جو دکھ جھیلے اس کے متعلق حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ان کے جسم سے جلد اس طرح اترنے لگی تھی جیسے سانپ کی کینچلی اترتی ہے اور نئی جلد آتی ہے۔ ایک مرتبہ حضرت مصعبؓ صحابہ کی محفل میں آئے تو ان کے کپڑوں کو پیوند لگے ہوئے تھے۔ صحابہؓ نے اُن کی اس حالت کو دیکھ کر سر جھکا لئے کہ وہ بھی مصعبؓ کی کچھ مدد نہ کر سکتے تھے۔ مصعبؓ کے سلام عرض کرنے پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے مصعبؓ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ جب شہر مکہ میں اس سے بڑھ کر صاحبِ ثروت و نعمت کوئی نہ تھا۔ یہ ماں باپ کی عزیز ترین اولاد تھی مگر آج خدا اور اس کے رسول کی محبت نے اسے اس حال تک پہنچا دیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں موجود تھے کہ مصعبؓ آئے، ان کے کپڑوں پر چمڑے کے پیوند لگے تھے اور ایک چادر تھی۔ آنحضرت ﷺ مصعبؓ کے گذشتہ زمانے کو یاد کر کے رونے لگے اور فرمایا تمہارا اُس وقت کیا حال ہوگا جب کہ تم میں سے ایک شخص ایک جوڑے میں صبح کرے گا اور دوسرے میں شام۔ اُس کے سامنے ایک برتن کھانے کا رکھا جائے گا اور ایک اٹھایا جائے گا۔ تم اپنے مکانوں پر ایسے قیمتی پردے ڈالو گے جیسے کعبے پر ڈالے جاتے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم اس وقت آج سے بہت اچھے حال میں اور عبادت کے لئے فارغ ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ بلکہ تم آج کے دن اُن دنوں سے بہتر ہو۔

حضورِ انور نے سیرت خاتم النبیینؐ سے ہجرتِ حبشہ کے بارہ میں مختصراً بیان کرنے کے بعد بیعتِ عقبہ اولیٰ کے متعلق تفاصیل پیش فرمائیں۔

5 نبوی میں گیارہ مسلمان مرد اور چار عورتیں کفارِ مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر حبشہ کی جانب ہجرت کر گئے تھے، اُن میں حضرت مصعبؓ بھی شامل تھے۔

بیعتِ عقبہ اولیٰ کے موقعے پر مدینے سے آئے ہوئے 12 افراد نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپؐ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو ان کے ہمراہ اسلام سکھانے اور قرآن پڑھانے کے لئے بھجوا دیا۔ آپؓ نے اسعد بن زرارہ کے گھر قیام کیا اور نمازوں کی امامت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ مصعب ہجرت سے قبل یثرب میں پہلے اسلامی مبلغ بنا کر بھیجے گئے جن کے ذریعے مدینے میں اسلام پھیلا۔ حضرت مصعبؓ نے بیعتِ عقبہ ثانیہ سے قبل آنحضرت ﷺ سے جمعے کی اجازت طلب کی، یوں آپؓ پہلے شخص تھے جنہوں نے جمعے کی نماز پڑھائی۔ حضرت مصعبؓ کی تبلیغ سے بہت سے کبار صحابہؓ مسلمان ہوئے جن میں حضرت سعد بن معاذ، حضرت عباد بن بشر، حضرت محمد بن مسلمہ اور حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل ہیں۔

مسلمان ہونے سے قبل حضرت سعد بن معاذ اسلام کے سخت مخالف تھے۔ آپ، حضرت مصعب بن عمیرؓ کی حکمت اور نرم گفتاری کے سبب مسلمان ہوئے۔

حضرت مصعبؓ کی تبلیغ سے بہت سے افراد مسلمان ہوئے۔ آپؓ 13 نبوی میں حج کے موقعے پر ستر انصار کا وفد لے کر مکہ آئے۔

جب اُن کی والدہ کو مصعب کی آمد کی اطلاع ملی تو گو وہ مشرکہ تھی مگر اپنے بیٹے سے بے پناہ محبت کرتی تھیں سو انہوں نے کہلا بھیجا کہ پہلے مجھ سے ملنا، پھر کہیں اور جانا۔ حضرت مصعبؓ نے جواب بھجوایا کہ رسول اللہ ﷺ سے مل کر آپ کے پاس آؤں گا۔ جب حضرت مصعبؓ اپنی والدہ کے پاس پہنچے تو وہ جلی بھنی بیٹھی تھی۔ اُن کو دیکھ کر بہت روئی اور گلہ شکوہ کیا۔ حضرت مصعبؓ نے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تو اس نے شور مچا دیا اور رشتے داروں کو اشارہ کیا کہ مصعب کو قید کر لیں۔ اس پر حضرت مصعبؓ نے بڑی مشکل سے بھاگ کر جان بچائی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت مصعبؓ کا مزید ذکر ابھی جاری ہے۔ باقی مضمون ان شاء اللہ آئندہ خطبے میں بیان ہوگا۔

اس کے بعد امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبے کے دوسرے حصے میں دو مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

پہلا ذکرِ خیر مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب ابن مکرم ملک مظفر احمد صاحب کا تھا جو 22 فروری کو 84 برس کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم موصی تھے، پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ آپ کے دادا

حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحبؓ اور نانا حضرت شیخ عبدالکریم صاحبؓ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ مرحوم نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے 1982ء میں انصار اللہ کے اجتماع سے خطاب کو سن کر زندگی وقف کرنے کا ارادہ کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 18 اگست 1983ء کو آپ کا وقف منظور فرمایا۔ وقف سے قبل آپ نے سولہ سال سیکرٹریٹ حکومتِ پنجاب میں سروس کی اور دس سال ذاتی کاروبار کرتے رہے۔ وقف کے بعد آپ کا ابتدائی تقرر وکالت صنعت وتجارت میں ہوا۔ آپ مینیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز بھی رہے۔ 1984ء میں معاون ناظر ضیافت مقرر ہوئے۔ 20 اپریل 1987ء سے جولائی 2016ء تک بطور نائب ناظر ضیافت فرائض ادا کرنے کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ اولین سیکرٹری کمیٹی کفالت یک صد یتامیٰ بھی رہے۔ بطور قائد ضلع و قائد علاقہ لاہور لمبے عرصے تک خدمت کی توفیق ملی۔ 1984ء سے 2014ء تک انصار اللہ میں خدمت کا موقع ملا۔ مرحوم اعلیٰ درجے کی انتظامی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ راتوں کو اٹھ کر دارالضیافت کا چکر لگاتے، کارکنوں سے جائزہ لیتے۔ کارکنان دارالضیافت سے ان کا بہت شفقت اور ہمدردی کا تعلق تھا۔ کارکنان کے گھریلو حالات سے واقف رہتے اور خاموشی سے ہرممکن مالی مدد بھی کرتے۔

معاون ناظر ضیافت آصف مجید صاحب مربی سلسلہ کہتے ہیں دارالضیافت میں رش زیادہ ہونے کے باعث مہمانوں کی تلخ باتوں کو مرحوم بڑی خندہ پیشانی سے سنتے۔ کہتے ہیں بعض دفعہ تو میں نے انہیں ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ حضورِ انور نے احبابِ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ مہمانوں کو اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور ایسی صورتِ حال میں انتظامیہ سے تعاون کرنا چاہئے۔

دوسرا ذکرِ خیر مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب کا تھا جو 16 فروری 2020ء کو تقریباً اکیاسی برس کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم کے والد مکرم شیخ محبوب عالم خالد صاحب تعلیم الاسلام کالج، ربوہ میں پروفیسر تھے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے انہیں ناظر بیت المال آمد بنادیا تھا، لمبا عرصہ وہ اس خدمت پر مامور رہے۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے انہیں صدر، صدر انجمن احمدیہ مقرر فرمادیا تھا۔ شمیم خالد صاحب ان کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ ثانی اور پہلی اہلیہ جو وفات پاچکی ہیں ان سے ایک بیٹے خالد انور صاحب ہیں جو کینیڈا میں مقیم ہیں۔ 1964ء میں شمیم خالد صاحب کے نکاح کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا تھا جب حضور کالج کے پرنسپل اور صدر صدر انجمن احمدیہ تھے۔ حضورؒ نے نکاح کے اعلان کے وقت یہ فقرہ فرمایا تھا کہ شمیم خالد صاحب میرے گہرے دوست پروفیسر محبوب عالم خالد صاحب کے بیٹے ہیں۔ مجھے اپنے بیٹوں کی طرح عزیز ہیں۔

مجلس انصار اللہ پاکستان میں مرحوم کو اٹھائیس سال خدمت کی توفیق ملی۔ تعلیم الاسلام کالج میں لمبا عرصہ پروفیسر رہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ کچھ عرصہ میں بھی ان کا شاگرد رہا ہوں۔ اس کے بعد جب میں ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی تھا تو انتہائی ادب اور احترام کا انہوں نے سلوک رکھا۔

حضورِ انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے، اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے اور لواحقین کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 11، 20، 28 فروری، 3 مارچ 2020ء)

رشتہ ناطہ کے معاملات

سوال وجواب

نیشنل شعبہ تربیت لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے تحت رشتہ ناطہ اور اس کے مسائل سے متعلق سوال وجوابات کا ایک سلسلہ پیش کیا جارہا ہے جو کہ قرآنِ مجید و احادیث کی تعلیمات اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودات کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے۔ اِن سوال وجوابات کا بنیادی مقصد رشتہ ناطہ اور شادی بیاہ کے معاملات میں تقویٰ کی اہمیت اور برکات کو اجاگر کرنا ہے۔

کیا کوئی احمدی مسلمان غیر احمدی مسلمان سے شادی کرسکتا ہے؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 18 اپریل 2008ء میں ارشاد فرمایا:

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اس بات پہ خاص طور پر توجہ دلائی ہے کہ احمدی لڑکیاں احمدی لڑکوں سے شادی کریں تاکہ آئندہ نسلیں احمدیت پر قائم رہیں۔ جب بچوں کے دو کشتیوں میں پاؤں ہوں تو بچے کو سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا کرے۔ کیونکہ عموماً باپوں کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ اگر باپ احمدی نہیں ہے تو باوجود ماں کے احمدی ہونے کے بچے بعض دفعہ احمدی نہیں رہتا۔ بلکہ بعض دفعہ دونوں کے دو مختلف مذہب ہونے کی وجہ سے بچہ مذہب سے ہی دور چلا جاتا ہے۔ اسی طرح احمدی لڑکوں کو بھی چاہئے کہ احمدی لڑکیوں سے شادی کریں جن کو ایک تو وہ غیروں سے شادی کرکے احمدی لڑکی کو اس کے حق سے محروم کرتے ہیں۔ دوسرے پھر یہاں وہی دوعملی کی صورت پیدا ہوجائے گی اور بچے متاثر ہوں گے۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 09، مئی 2008ء، صفحہ 6)

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 24 دسمبر 2004ء میں بھی ارشاد فرمایا:

’’لیکن یہ جماعت احمدیہ میں بہرحال دیکھا جائے گا کہ لڑکی جہاں رشتہ کررہی ہے یا جہاں رشتے کی خواہش رکھتی ہے وہ لڑکا بہرحال احمدی ہو۔ کیونکہ ان تمام باتوں کا مقصد پاک معاشرے کا قیام ہے۔ نیکیوں کو قائم کرنا ہے اور نیک اولاد کا حصول ہے۔ اگر احمدی لڑکے احمدی لڑکیوں کو چھوڑ کر اور احمدی لڑکیاں احمدی لڑکوں کو چھوڑ کر دوسروں سے شادی کریں گے تو معاشرے میں، خاندان میں فساد پیدا ہونے کا خطرہ ہوگا۔ نئی نسل کے دین سے ہٹنے کا خطرہ پیدا ہوجائے گا۔ اس لئے دین کا کفو دیکھنا بھی اس طرح ضروری ہے جس طرح دنیا کا۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 7 جنوری 2005ء، صفحہ 6)

خدمت کا انمول موقع

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے حصہ اردو کے لئے Graphic Designer & Layout کی ضرورت ہے۔ براہ کرم ایسے نوجوان جو رضا کارانہ خدمتِ دین کا جذبہ رکھتے ہوں اس انمول موقع سے فائدہ اٹھائیں اور مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب چیف ایڈیٹر احمدیہ گزٹ سے رابطہ فرمائیں۔

Tel : 416-602-7781

Email: hadialichaudhary@gmail.com

رمضان المبارک کے دس خاص مسائل

قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیش قیمت مضمون ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے جو آپؓ نے رمضان کے مسائل کے متعلق اپریل 1957ء میں رقم فرمایا تھا۔

(ادارہ)

(1) رمضان مبارک وہ مبارک مہینہ ہے جس میں خدائے قدوس کی آخری شریعت کے نزول کا آغاز ہوا اور کلام الٰہی اپنے کمال کو پہنچ گیا۔ اس مہینہ کو روزہ کی خاص عبادت کے لئے مخصوص کیا گیا ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزاء ہوں۔ اس مہینہ میں ہر اس عاقل، بالغ، مرد و زن پر روزہ واجب ہے جو بیماری کی حالت میں نہ ہو۔ مگر ڈیوٹی کے لحاظ سے دائمی سفر میں رہنے والوں کو روزہ رکھنا چاہئے کیونکہ ان کا سفر ایک گونہ قیام کا رنگ رکھتا ہے۔

(2) بیمار یا مسافر کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ بیماری یا سفر کی حالت گزرنے کے بعد چھوڑے ہوئے روزے رکھ کر اپنے روزوں کی گنتی پوری کرے تا کہ اس کی عبادت کے ایام میں فرق نہ آئے اور ثواب میں کمی واقع نہ ہو۔ اس غرض کے لئے حائضہ عورت بھی بیمار کے حکم میں ہے مگر بیماری اور سفر میں روزہ ملتوی کرنے کے باوجود رمضان کی دوسری برکات سے حتی الواسع متمتع ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(3) جو شخص بڑھاپے یا دائم المرض ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنے سے معذور ہو اور بعد میں گنتی پوری کرنے کی امید بھی نہ رکھتا ہو (بہانہ کے طور پر نہیں بلکہ حقیقۃً) اس کے لئے یہ حکم ہے کہ روزہ کے بدل کے طور پر اپنی حیثیت کے مطابق اپنے مہینہ بھر کے کھانے کے اندازہ سے فدیہ ادا کرے۔ یہ فدیہ کسی مقامی غریب اور مسکین کو نقدی یا طعام ہر دو صورت میں ادا کیا جا سکتا ہے اور اس غرض کے ماتحت مرکز میں بھی بھجوایا جا سکتا ہے۔ حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت بھی اسی حکم کے ماتحت آتی ہے یعنی وہ روزہ رکھنے کی بجائے فدیہ ادا کر سکتی ہے۔

(4) روزہ طلوع فجر یعنی پھوٹنے سے لے کر غروب آفتاب تک رکھا جاتا ہے اور اس میں کھانے پینے یا بیوی کے ساتھ مباشرت کرنے سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ مگر بھول چوک کر کوئی چیز کھا لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ سحری کھانے میں دیر کرنا اور افطاری میں جلدی کرنا سنت نبویؐ ہے تا خدا تعالیٰ کے حکم کے ساتھ اپنی خواہش کی آمیزش نہ ہونے پائے۔

(5) روزہ رکھنے والے کے لئے لازم ہے کہ اپنا وقت خصوصیت سے نیکی اور تقویٰ طہارت اور صداقتِ قول اور صداقتِ عمل میں گزارے اور ہر قسم کی بدی اور بیہودگی سے کلی اجتناب کرے مگر اس نیت سے نہیں کہ رمضان کی قید کے ایام کے بعد پھر سستی اور بدی کی مادر پدر آزادی کی طرف لوٹ جائے گا بلکہ اس نیت سے کہ وہ اس ٹریننگ کے نتیجہ میں ہمیشہ نیک اور متقی رہنے کی کوشش کرے گا اور خشیت اللہ کو اپنا شعار بنائے گا۔

(6) روزوں کے ایام میں نمازوں کی پابندی اور تلاوتِ قرآن مجید اور دعاؤں اور ذکرِ الٰہی اور درود شریف میں شغف خاص طور پر ضروری ہے اور روزوں کی راتوں میں تہجد کی نماز کی بڑی تاکید آئی ہے۔ تہجد کی نماز مومنوں کو ان کے مخصوص انفرادی مقامِ محمود تک پہنچانے اور نفس کی خواہشات کو کچلنے اور دعاؤں کی قبولیت کا رستہ کھولنے اور انسان کی مخفی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں بے حد مؤثر ہے۔ (یہ سب قرآنی اشارات ہیں) دن کے اوقات میں ضحٰی یعنی اشراق کی نماز بھی بڑے ثواب کا موجب ہے۔ تہجد کا بہترین وقت نصف شب اور فجر کی نماز کے درمیان کا وقت ہے۔

(7) رمضان کے مہینہ میں صدقہ و خیرات اور غریبوں اور مساکین اور یتامی اور بیوگان کی امداد حسبِ توفیق زیادہ سے زیادہ کرنی چاہئے۔ حدیث میں آتا ہے کہ رمضان کے مہینہ میں ہمارے آقا رسول پاک ﷺ کا ہاتھ غریبوں کی امداد میں ایسی تیز آندھی کی طرح چلتا تھا جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی۔ رمضان کا یہ صدقہ و خیرات فدیہ رمضان اور صدقۃ الفطر کے علاوہ ہے۔

(8) جن لوگوں کو توفیق ہو اور فرصت مل سکے اور حالات موافق ہوں ان کے لئے رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد کے اندر اعتکاف بیٹھنا موجبِ ثواب ہے۔ یہ ایک قسم کی وقتی اور محدود رہبانیت ہے جس کے ذریعہ انسان دنیا سے کلی طور پر نہ کٹنے کے باوجود انقطاع الی اللہ کا ثواب حاصل کرتا ہے۔ اعتکاف میں دن رات مسجد میں بیٹھ کر عبادت اور ذکرِ الٰہی اور دعاؤں اور تلاوت قرآن مجید اور دینی مذاکرات میں وقت گزارنا چاہئے اور نیند کو کم سے کم حد میں محدود رکھنا چاہئے۔ رفع حاجت یعنی پیشاب پاخانہ کے لئے مسجد سے باہر جانے کی اجازت ہے اور رستہ میں کسی مریض کی مختصر سی عیادت کرنے میں بھی حرج نہیں۔

(9) رمضان کے آخری عشرہ میں اور خصوصاً اس کی طاق راتوں میں ایک رات ایسی آتی ہے جو خدا تعالیٰ کی خاص الخاص برکتوں سے معمور ہوتی ہے۔ اسے لیلۃ القدر یعنی بزرگی والی رات کہتے ہیں۔ اس میں دعائیں بہت زیادہ قبول ہوتی ہیں اور رحمت کے فرشتے مومنوں کے قریب تر ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ آخری عشرہ کی راتوں میں زیادہ دعائیں کی جائیں اور نوافل پر زیادہ زور دیا جائے اور رات کی مردہ تاریکی کو روحانی زندگی کے نور سے بدل دیا جائے۔ لیلۃ القدر گویا خدا کی طرف سے مومنوں کے لئے اختتام رمضان کا ایک مبارک ہدیہ ہے۔

(10) عید الفطر سے قبل غرباء کی امداد کے لئے صدقۃ الفطر ادا کرنا ضروری ہے۔ اس کی مقدار ایک صاع گندم یا نصف صاع گندم کے حساب سے مقرر ہے جو گھر کے ہر مرد و عورت اور ہر لڑکے لڑکی بلکہ بے تنخواہ کام کرنے والے نوکروں کی طرف سے بھی ادا کرنی لازم ہے۔ یہ رقم گندم کی رائج الوقت قیمت کا اندازہ ہونے پر مقامی محصلوں کو ادا کرنی چاہئے تا کہ مناسب انتظام کے ساتھ اچھے وقت پر غرباء میں تقسیم ہو سکے۔ وَتِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ۔

نوٹ: رمضان اور عید الفطر کے بعد شوال کی دوسری تاریخ سے لے کر سات تاریخ تک چھ نفلی روزے رکھنا مسنون ہے اور موجبِ ثواب۔ جس طرح نماز کے بعد کی سنتیں ہوتی ہیں یہ گویا روزوں کے بعد کی سنتیں ہیں۔

قسط دوم

دعوت الی اللہ میں حکمت کے تقاضے

بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

☆ پھر آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ جب نفرت ہو تو اچھی چیز بھی پیش کی جائے تو انسان اس کو پسند نہیں کرتا۔ جب تک پیش کرنے کا طریقہ اتنا اچھا نہ ہو کہ وہ اس نفرت پر غالب آ جائے اس وقت تک تبلیغ کارگر نہیں ہوتی۔ ...

☆ حکمتوں کے تقاضوں میں سے ایک اور تقاضہ یہ ہے کہ انسانی مزاج کو سمجھ کر بات کی جائے اور اس طریق کو بھی ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔ ...

☆ اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے واقفیت پیدا کرنی پڑے گی۔ پہلے اپنے لئے روشنی کا انتظام کرنا ہوگا۔ ایسی روشنی جس میں آپ اس کو پوری طرح دیکھ سکیں، اُس کے مزاج کو پوری طرح پڑھ سکیں اور یہ جان سکیں کہ اُس کے رجحانات کیا ہیں، کن باتوں سے یہ بدکتا ہے پھر اس کے مطابق اُس سے معاملہ کریں۔

☆ پھر حکمت کا ایک اور تقاضہ یہ ہے کہ اپنے مزاج اور اپنے رجحانات کا بھی جائزہ لیں، ہر انسان ہر قسم کی تبلیغ نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو اپنے اپنے رنگ میں استعدادیں عطا فرمائی ہیں۔ ہر انسان کی دوسرے سے استعدادیں مختلف ہیں۔ ...

☆ لیکن یہ کہنا کہ کسی شخص میں تبلیغ کی استطاعت نہیں ہے، یہ غلط ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ پر الزام ہے اور یہ کہنا بھی درست ہے کہ ہر شخص کی استعداد چونکہ مختلف ہے اس لئے مقابل کے انسان سے معاملہ بھی الگ کرنا پڑے گا۔ ...

☆ پس حکمت کا تقاضہ یہ ہے کہ صرف دوسرے کی استعداد نہ دیکھو، اپنی استعداد بھی دیکھو۔

(خطبہ جمعہ 25 فروری 1983ء بحوالہ خطباتِ طاہرؒ ۔ جلد دوم، صفحہ 114-117)

(شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ کینیڈا)

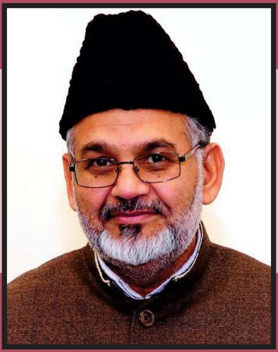

مجلس مشاورت (شوریٰ) کی اہمیت، برکات، آداب اور ذمہ داریاں

مکرم مولانا سید شمشاد احمد ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ امریکہ

اہمیت اور عظمت شوریٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 12 مارچ 2004ء میں فرمایا:

''نظام خلافت کے بعد دوسرا اہم اور مقدس ادارہ جماعت میں شوریٰ کا ادارہ ہی ہے۔'' (خطبات مسرور۔ جلد دوم، صفحہ 196)

حضور انور نے اسی خطبہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک حوالہ پیش فرمایا کہ:

''خلیفہ نے اپنے کام کے دو حصے کئے ہوئے ہیں، ایک حصہ انتظامی ہے، اس کے عہدے دار مقرر کرنا خلیفہ کا کام ہے۔... دوسرا حصہ خلیفہ کا کام اصولی ہے اس کے لئے وہ مجلس شوریٰ سے مشورہ لیتا ہے۔''

تو فرمایا: ''پس مجلس شوریٰ اصولی کاموں میں خلیفہ کی جانشین ہے۔'' (رپورٹ مجلس مشاورت 1930ء، صفحہ 36)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے جہاں اس کے یعنی خلافت کی اغراض و مقاصد بتائے ہیں، قرآن مجید میں اس کے کام کرنے کا طریق بھی بتا دیا ہے۔

شاوِرهم فِي الامرِ فإذا عزمت فتوكل على الله۔

مجلس شوریٰ قائم کرو، ان سے مشورہ لے کر غور کرو، پھر دعا کرو، جس پر تمہیں اللہ تعالیٰ قائم کر دے اس پر قائم ہو جاؤ... تو خلیفہ وقت کا یہ کام ہے کہ شوریٰ کے مشوروں کے بعد دعا کر کے فیصلہ کرے اور جب کوئی فیصلہ کرے پھر اس پر قائم ہو جائے۔''

(منصبِ خلافت۔ انوار العلوم۔ جلد 2، صفحہ 53-54)

مجلس مشاورت کی اہمیت، اس کی عزت و عظمت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا:

''میں دیکھتا ہوں مجلس مشاورت جماعت میں بہت اہمیت اختیار کر رہی ہے اور ایسا ہی ہونا بھی چاہئے۔ خلافت کبھی مفید نہیں ہو سکتی جب تک اس کے ساتھ مشورہ نہ ہو۔''

آپؓ آگے فرماتے ہیں:

''ہماری جماعت کو سمجھنا چاہئے کہ ہماری مجلس شوریٰ کی عزت ان بنچوں اور کرسیوں کی وجہ سے نہیں ہے جو یہاں بچھی ہیں، بلکہ عزت اس مقام کی وجہ سے ہے جو خدا تعالیٰ کے نزدیک اسے حاصل ہے، بھلا کوئی کہہ سکتا ہے کہ محمد ﷺ کی عزت اس لباس کی وجہ سے تھی جو آپ پہنتے تھے۔ آپ کی عزت اس مرتبہ کی وجہ سے تھی جو خدا تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا۔ اسی طرح آج بے شک ہماری یہ مجلس شوریٰ دنیا میں کوئی عزت نہیں رکھتی مگر وقت آئے گا اور ضرور آئے گا جب دنیا کی بڑی سے بڑی پارلیمنٹوں کے ممبروں کو وہ درجہ حاصل نہ ہو گا جو اس کی ممبری کی وجہ سے حاصل ہو گا کیونکہ اس کے ماتحت ساری دنیا کی پارلیمنٹیں آئیں گی۔ پس اس مجلس کی ممبری بہت بڑی عزت ہے اور اتنی بڑی عزت ہے کہ اگر بڑے سے بڑے بادشاہ کو ملتی تو وہ بھی اس پر فخر کرتا اور وہ وقت آئے گا جب بادشاہ اس پر فخر کریں گے۔ پس ضرورت ہے کہ جماعت اس کی اہمیت کو اور زیادہ محسوس کرے۔''

(رپورٹ مجلس مشاورت 1928ء صفحہ 14 ماخوذ از جماعت احمدیہ کا مشاورتی نظام صفحہ 100-101)

لفظ شَاوَرَ اور مشاورت کے لغوی معانی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ میں فرمایا:

''پہلے تو یہ وضاحت کروں کہ شَاوَرَ کا لفظ شَارَ سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے شہد کے چھتے میں سے شہد اکٹھا کیا یا نکالا اور اس سے موم کو علیحدہ کیا اور شَاوَرَہٗ کا مطلب ہے کسی نے کسی سے مشورہ لیا، اس کی رائے لی وغیرہ۔ مشاورت کا اس لحاظ سے یہ مطلب بھی ہوا کہ جس طرح محنت اور احتیاط سے وقت لگا کر چھتے میں سے شہد نکالتے ہو اور اسے بعض ملونیوں سے صاف کرتے ہوئے موم سے علیحدہ کرتے ہو تا کہ کھانے کے لئے خالص چیز حاصل ہو اسی طرح مشورے بھی سوچ سمجھ کر غور کر کے اس کا اچھا اور برا دیکھ کر پھر دیئے جائیں تو تب ہی یہ فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔ اس لئے جہاں بھی مشورے ہوں اس سوچ کے ساتھ ہوں کہ ہر پہلو کو انتہائی گہری نظر سے اور بغور دیکھ کر پھر رائے دی جائے۔''

(خطبات مسرور۔ جلد دوم، صفحہ 193)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ خلافت کی نعمت سے بہرہ یاب ہے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1922ء سے باقاعدہ جماعت میں شوریٰ کے نظام کو رائج فرمایا ہے اور ہر ملک خلیفۃ المسیح کی اجازت سے شوریٰ کا انعقاد کرتی ہے۔ اور شوریٰ میں جو تجاویز آتی ہیں ان کی منظوری بھی خلیفہ وقت سے لیتی ہے۔ جس میں خلیفہ وقت کی منظوری سے مالی امور (بجٹ) تربیت، تبلیغ، رشتہ ناطہ اور اس قسم کے دیگر اہم مسائل پر مشاورت کی جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مارچ 1995ء میں فرمایا:

''مجلس شوریٰ کا جو نظام جماعت میں اس طریق پر رائج ہے جو آج کل ہم دیکھ رہے ہیں اس کا آغاز دراصل حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1922ء میں کیا۔ 1922ء میں پہلی بار باقاعدہ ایک انسٹی ٹیوشن کے طور پر مجلس شوریٰ وجود میں آئی اور بعد کے حالات نے ثابت کر دیا کہ بحیثیت انسٹی ٹیوشن اس کے وجود میں آنا بہت ضروری تھا کیونکہ مالی معاملات ایسی نوعیت اختیار کر رہے تھے کہ جس کے نتیجہ میں محض اتفاقاً کبھی کسی سے مشورہ کر لینا کافی نہیں تھا۔ بلکہ ساری جماعت کو جو چندہ دہندہ ہے اس کو اعتماد میں لینا اور ان امور پر فیصلوں میں ان کا مشورہ طلب کرنا ضروری تھا اور یہی مجلس شوریٰ ہے جو برکت پا کر پھولتی پھلتی رہی اور اب خدا کے فضل سے بہت سے دنیا کے ممالک میں بعینہٖ اسی مجلس شوریٰ کے نمونے قائم ہو چکے ہیں۔'' (جماعت احمدیہ کا مشاورتی نظام، صفحہ 50)

مجلس مشاورت کے اغراض و مقاصد

ایک مجلس شوریٰ کے موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عنہ نے فرمایا:

’’اصل غرض اس قسم کی مجلس کے انعقاد اور باہمی مشوروں سے یہ ہے کہ ہمارے اندر یہ روح رہے کہ ہم مل کر کام کریں اور سلسلہ کی ترقی کی تجاویز میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔‘‘

(رپورٹ مجلس مشاورت 1940ء، صفحہ 125)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اس بارہ میں فرمایا:

’’آپ لوگ اس لئے یہاں جمع ہوئے ہیں کہ خلیفہ وقت جن اہم معاملات کے متعلق آپ دوستوں سے مشورہ کرنا چاہتا ہے ان کے متعلق آپ اپنا مشورہ دیں۔ چونکہ ہمارا یہ اجتماع محض رضائے الٰہی کی خاطر ہے اس لئے آؤ ہم پہلے اس کے حضور جھکیں اور عاجزی اور انکسار کے ساتھ دعا کریں کہ ہمیں ایسے نتائج تک پہنچنے کی توفیق عطا کرے۔ جن سے اسلام کی مضبوطی اور استحکام ہو اور وہ دن جلد تر آجائے جس کے لئے صدیاں انتظار کرتی رہی ہیں اور اسلام پھر تمام اقوام عالم پر غالب آجائے۔‘‘

(رپورٹ مجلس مشاورت 1966ء صفحہ 7-8)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اسی طرح مجلس مشاورت 1982ء کے موقع پر فرمایا:

’’حکم ہے کہ شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ج فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ط إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ o

(سورۃ آل عمران 3:160)

مشورہ کرنا ضروری ہے اس میں بہت سی حکمتیں ہیں ہر انسان کا دماغ اور فکر اور سوچ دوسرے سے مختلف ہوتی ہے اور جب ہر فکر کے انسان کو یہ موقع دیا جائے کہ اگر اس کے ذہن میں کوئی بات ایسی ہو کہ جو اس کے نزدیک سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مفاد میں ہو تو وہ بے تکلف اسے بیان کرے۔

اور دوسری مصلحت اس میں یہ ہے کہ جو مشورہ لینے والا ہے وہ تکبر میں مبتلا نہ ہو جائے کہ میرے علاوہ کسی اور کے دماغ میں کوئی بات آ ہی نہیں سکتی لیکن فیصلہ مشورہ لینے والے کے ہاتھ میں دیا گیا۔ مشورہ سننا ضروری ہے۔ ماننا ضروری نہیں۔‘‘

(جماعت احمدیہ کا مشاورتی نظام صفحہ 109-110)

نمائندگان شوریٰ کی شرائط

مجلس مشاورت کی عظمت و اہمیت اور اس کے اغراض و مقاصد بیان کرنے کے بعد نمائندگان شوریٰ کے انتخاب میں کن باتوں کو مدنظر رکھنا چاہئے بیان کرتا ہوں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شوریٰ کی نمائندگی کے لئے تقویٰ اور اخلاص کو بنیادی شرط قرار دیا۔

’’حضور یہ چاہتے تھے کہ شوریٰ کا کوئی بھی نمائندہ محض لفاظی اور چرب زبانی سے کام لینے والا نہ ہو۔ نہ تو جھگڑالو اور نکتہ چینی کرنے والا ہو اور نہ اس کا دل تقویٰ اور طہارت سے خالی ہو چنانچہ آپؓ نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا کہ نمائندگان شوریٰ کے انتخاب میں تقویٰ اور پرہیزگاری، نیکی اور اخلاص کو مدنظر رکھا جائے۔ آپؓ نے فرمایا وہی مشورے مفید اور نتیجہ خیز ہو سکتے ہیں جو دردمند دل کی آواز ہوتے ہیں اور تقویٰ میں ڈوب کر عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں۔‘‘ (جماعت احمدیہ کا مشاورتی نظام، صفحہ 143)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ضمن میں فرماتے ہیں:

’’پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور متعلقہ کارکنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں کہ وہ میرے اس حصہ تقریر کو بقیہ جماعت تک پہنچا دیں اور پھر متواتر پہنچاتے رہیں کہ مجلس شوریٰ کے نمائندے ایسے ہی منتخب کرنے چاہئیں جن کے اندر تقویٰ و طہارت ہو۔ جو لوگ لڑاکے اور فسادی ہوں نمازوں کی پابندی کرنے والے نہ ہوں، جھوٹ بولنے والے ہوں، معاملات کے اچھے نہ ہوں بلاوجہ ناجائز افترا اور اعتراض کرنے والے ہوں یا منافق اور کمزور ایمان والے ہوں ان کو بطور نمائندہ انتخاب کرنا جماعت کی جڑ پر تبر رکھنا ہے اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہئے، چاہے وہ کروڑوں روپیہ کے مالک ہوں اور چاہے وہ باتیں کر کے تمام مجلس پر چھا جانے والے ہوں ہمارے لئے وہی لوگ مبارک ہیں جن کے اندر دین اور تقویٰ ہے خواہ وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتے ہوں اس کے مقابلہ میں وہ لوگ جن میں دین اور تقویٰ نہیں خواہ وہ کتنے ہی لسان اور لیکچرار ہوں۔

اور خواہ ان کے گھر سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں ہمیں ان کی ہرگز ضرورت نہیں اور وہ اس مجلس سے جس قدر دور رہیں اتنا ہی ہمارے لئے اچھا ہے اس قسم کے آدمیوں کا جمع ہونا، ان کا مشوروں میں شامل ہونا اور آئندہ کے متعلق ان کی تدابیر سوچنا مفید نہیں ہو سکتا جو محض لسان اور لیکچرار ہوں۔۔۔۔

پس سب کمیٹیوں کے ممبران کے تقرر میں بھی تقویٰ اور پرہیزگاری اور نیکی اور اخلاص مدنظر رکھنا چاہئے۔‘‘

(رپورٹ مجلس مشاورت 1940ء، صفحہ 3-11)

مندرجہ بالا ہدایت کے علاوہ جن لوگوں کو شوریٰ کے نمائندہ کے طور پر منتخب کیا جائے، انتخاب کے وقت درج ذیل امور کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔

1۔ وہ شخص مخلص اور صائب الرائے ہو۔

2۔ جس جماعت کی طرف سے وہ منتخب کیا جا رہا ہے وہ اس جماعت میں چندہ دے رہا ہو۔

3۔ شعار اسلامی کا پابند ہو۔ یعنی داڑھی رکھتا ہو۔

4۔ طالب علم نہ ہو۔

5۔ باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو اور اس کے ذمہ بقایا نہ ہو۔

ضروری نوٹ: ’’جب کسی جماعت کی طرف سے کوئی نمائندہ منتخب ہوتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی طرف سے کسی کو منتخب کر دے بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جائے جماعت سے مشورہ لے کر مقرر کرنا ضروری ہے۔‘‘

(جماعت احمدیہ کا مشاورتی نظام، صفحہ 162)

’’پس احمدی جماعتوں کو نمائندوں کے انتخاب میں احتیاط سے کام لینا چاہئے۔‘‘ (ارشاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے 1976ء کی مجلس مشاورت میں یہ بھی ہدایت فرمائی تھی کہ:

’’آئندہ مجلس شوریٰ میں ایک چوتھائی نمائندگی 30 سال سے کم عمر والوں کی ہونی چاہئے۔‘‘

(رپورٹ مجلس مشاورت 1976ء صفحہ 13)

ایک اور ضروری ہدایت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1943ء کی مجلس مشاورت کے موقع پر ایک اور نہایت ضروری ہدایت نمائندگان کے لئے یہ دی۔ فرمایا:

’’ہر نمائندہ جو مجلس شوریٰ میں شامل ہوتا ہے اس کی نمائندگی یہاں کی کارروائی کے اختتام کے ساتھ ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ وہ ایک سال تک جماعت کا نمائندہ رہتا ہے اور اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ سارا سال لوگوں کو تحریک کرتا رہے اور وہ باتیں انہیں بار بار بتائے جو یہاں پاس ہوئی ہیں پس یہ مت سمجھو کہ آپ لوگوں کی نمائندگی صرف تین روز کی نمائندگی ہے جس دن کوئی شخص بطور نمائندہ منتخب ہوتا ہے اس دن سے لے کر اگلی مجلس شوریٰ کے نئے انتخابات کے موقع تک وہ جماعت کا نمائندہ رہتا ہے اور جس طرح ایک نمائندہ کا فرض ہے کہ وہ اپنی جماعت کے خیالات ہم تک پہنچائے اسی طرح اس کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ ہماری باتیں جماعت کے لوگوں تک

پہنچائے گویا پہلے وہ جماعت کی طرف سے نمائندہ بن کر ہمارے پاس آتا ہے اور پھر ہمارا نمائندہ بن کر جماعت کے پاس جاتا ہے اور اس کا فرض ہوتا ہے کہ جب تک نئی مجلس شوریٰ کے لئے نیا انتخاب نہیں ہوتا اس وقت تک وہ اپنے آپ کو نمائندہ سمجھے اور یہاں کی پاس شدہ تجاویز بار بار جماعت کے سامنے دہراتا رہے۔"

(جماعت احمدیہ کا مشاورتی نظام، صفحہ 198)

اس ہدایت پر عمل درآمد کرنے میں ابھی بہت کمزوری ہے۔ نمائندے منتخب بھی ہو جاتے ہیں، مشاورت میں ان کی شرکت اور نمائندگی بھی ہو جاتی ہے مگر یہ کم ہی دیکھنے میں آیا ہے کہ وہ نمائندے دوران سال بار بار تو کیا ایک آدھ مرتبہ بھی اپنی اس ذمہ داری کو ادا کرتے ہوں۔ اگر نمائندگان بار بار جماعتوں میں مشاورت میں پاس شدہ اور خلیفۃ المسیح کی طرف سے منظور شدہ تجاویز کو وقتاً فوقتاً دہراتے رہیں اور یاد دلاتے رہیں تو اس کے بھی بہت اچھے نتائج نکل سکتے ہیں۔ کیونکہ خلیفہ وقت کی ہر بات، ہر حکم اور ہر اشارے میں بہت ساری برکتیں پنہاں ہوتی ہیں۔ پس اس اصولی ہدایت کی طرف بھی ہر نمائندہ کو بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اسی بات پر ہی خوش نہیں ہونا چاہئے کہ ہم نمائندہ بن گئے ہیں یا ہمیں نمائندہ منتخب کر لیا گیا ہے۔ بلکہ اپنی ذمہ داری کو بھی ادا کرنا چاہئے۔

مشاورت کے اجلاس سے غیر حاضری

ایک اور اہم بات یہ ہے کہ جب کسی شخص کا بطور نمائندہ شوریٰ انتخاب ہو جائے اور مرکز سے اس کی اجازت اور منظوری مل جائے اسے پورے وقت کے لئے شوریٰ کے تمام اجلاسات میں وقت پر حاضر ہونا چاہئے۔ بغیر اجازت کے غیر حاضری بالکل درست نہیں ہے۔ ایک ایسے ہی موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب نمائندگان کی غیر حاضری دیکھی تو فرمایا:

"یہ نہایت افسوسناک امر ہے۔ میرے نزدیک جو ممبران شوریٰ اس وقت اجلاس میں حاضر نہیں ان کا پتہ لگایا جائے کہ وہ کون کون ہیں اور انہیں آئندہ کے لئے شوریٰ کی ذمہ داری سے سبکدوش کر دیا جائے وہ گھر سے شوریٰ میں شامل ہونے کے لئے آئے ہیں لیکن اجلاس میں وہ حاضر نہیں ہوئے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1958ء، صفحہ 32 ماخوذ از جماعت احمدیہ کا مشاورتی نظام، صفحہ 200)

بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ باہر جانے والے دوست صرف ہاتھ اٹھا کر چلے جاتے ہیں اور یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے اجازت لے لی ہے اور اب ہم اپنے شہر یا جماعت میں واپس جا سکتے ہیں۔ یہ بھی درست طریق نہیں ہے اگر کسی کو مجبوراً جانا پڑ گیا ہے تو وہ امیر ملک کو پہلے اپنی بات بتائے اور پھر اجازت لے۔ یہ نہیں کہ مجلس مشاورت کی کارروائی کے دوران ہاتھ اٹھا کر اجازت لے کر چلے جائیں۔

یہی بات شعار اسلامی کے لئے بھی ہے۔ بعض حضرات سارا سال داڑھی نہیں رکھتے لیکن شوریٰ کے تین دنوں میں شیو کرنے سے اجتناب کرتے ہیں تا کہ پتہ لگ جائے کہ ان کے چہرہ پر داڑھی ہے۔ اور شوریٰ کے بعد وہ پھر شیو کر لیتے ہیں یہ طریق بھی ہرگز ہرگز درست نہیں ہے بلکہ تقویٰ کے خلاف ہے۔

باہر جانے کی اجازت کا طریق

مجلس مشاورت کا یہ قاعدہ بن گیا ہے کہ شوریٰ کے اجلاس کے دوران نمائندگان اجازت کے بغیر باہر نہیں جا سکتے ویسے بھی قرآن کریم کا یہ حکم ہے کہ اہم امور پر غور کرنے کے لئے جب کوئی مجلس بیٹھی ہو تو اس میں شامل ہونے والوں میں سے کوئی آدمی صدر مجلس کی اجازت کے بغیر باہر نہ جائے اس لئے مجلس شوریٰ کی کارروائی کے دوران جب کسی کو باہر جانے کی ضرورت پیش آتی ہے تو وہ اپنا ہاتھ اٹھا کر صدر مجلس سے اجازت طلب کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اس بارہ میں جو رہنمائی فرمائی وہ یہ ہے:

"مجلس مشاورت کے دوران ہاتھ اٹھانے والے دو قسم کے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ایک تو ہاتھ اٹھا کر انتظار کرتے ہیں کہ اجازت ہو تو پھر ہم باہر جائیں اور دوسرے وہ دوست ہیں جو ہاتھ اٹھاتے ہی چل پڑتے ہیں کہ اجازت ہو یا نہ ہو ہم نے تو جانا ہی ہے۔ اس لئے یہ اجازت سے ایک گونہ مذاق ہے۔ ہمیں تحمل سے کام لینا چاہئے کیونکہ مومن کو تو خدا تعالیٰ بار بار صبر سکھاتا ہے اور تحمل سکھاتا اور آداب بتاتا ہے اس لئے ہاتھ کھڑا کیا کریں۔ اور اگر کوئی یہاں سے نہ بھی دیکھ رہا ہو یعنی نہ میں دیکھ سکوں اور نہ میرے بزرگ ساتھی جو بھی ہوں تو اگر کارکنان میں سے کسی کی نظر پڑے تو وہ یہاں آ کر توجہ دلا دیا کریں۔"

(جماعت احمدیہ کا مشاورتی نظام، صفحہ 206-207)

اس لئے اب مزید وضاحت ہو گئی ہے کہ صرف ہاتھ اٹھا کر باہر چلے جانا درست نہیں بلکہ جب تک صدر مجلس سے اجازت نہ مل جائے تب تک باہر نہ جائیں۔

دوسرے یہاں ایک اور بات کی بھی وضاحت ہو جائے تو بہتر ہے اور وہ یہ کہ بعض دفعہ کسی دوست کو کسی ایمرجنسی میں واپس اپنے شہر یا رہائش کی جگہ پر جانا پڑ جاتا ہے۔ اس کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ ہاتھ اٹھا کر اور اجازت لے کر آپ شوریٰ سے چلے جائیں۔ اس کا طریق یہ ہے کہ باقاعدہ درخواست لکھی جائے اور پھر صدر مجلس (جو ہر ملک میں امیر ہوتا ہے) کی اجازت ملنے سے واپس جایا جائے۔

ایک اور بات بھی ہے اور وہ یہ کہ بعض اوقات نمائندگان یا کوئی نمائندہ شوریٰ کا صرف ایک آدھ اجلاس میں شرکت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے واپس جانا ہے اور اجازت طلب کرتا ہے یہ طریق بھی درست نہیں ہے۔ اگر کسی ایسے شخص کا نام انتخاب کے طور پر پیش ہوا ہے جو سمجھتا ہے کہ وہ پورے دنوں کے لئے مجلس مشاورت میں شرکت نہیں ہو سکتا، اسے اسی وقت جماعت کو بتا دینا چاہئے تا کہ اس کا نام پیش نہ ہو۔ نام پیش ہو کر منتخب ہونے کی صورت میں اور اس کی منظوری مل جانے کے بعد بھی اگر کوئی جائز مجبوری آ گئی ہے تو وہ خط لکھ کر اجازت حاصل کرے یہ نہیں کہ صرف صدر جماعت کو بتا دے کہ میں واپس جا رہا ہوں مجھے ایمرجنسی ہو گئی ہے۔ اُسے صدر مجلس سے ہی تحریری اجازت حاصل کرنا ہو گی نہ کہ جماعت کے صدر سے۔

جماعت کی اقدار کی حفاظت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 30 اپریل 1993ء کو جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس میں بھی آپ نے شوریٰ سے متعلق ہدایات دی ہیں ان ہدایات کو ہر مجلس شوریٰ کے لئے ضروری قرار دیتے ہوئے فرمایا:

1۔ ہر مشورہ دینے والا استغفار کے ساتھ حاضر ہو یعنی وضو کرے۔

2۔ ہر مشورہ دینے والا اپنی نیکیوں کو چمکائے اور خدا کے حضور سجدہ ریز ہو اور زینت لے کر خدا کے حضور حاضر ہو۔

3۔ ہر مشورہ دینے والا جب کچھ مشورہ دے بیٹھے تو پھر یہ عرض کرے کہ:

ہم نے مشورہ دے دیا ہے اب ماننے والے مانیں یا نہ مانیں ہم راضی ہیں۔

فرمایا: اس روح کے ساتھ اگر مجالس شوریٰ میں حاضر ہوا کریں اور ان کی اعلیٰ اقدار کو زندہ رکھیں گے تو میں یقین رکھتا ہوں کہ مجالس شوریٰ جماعت کی اقدار کی حفاظت کریں گے۔ اور جماعت کی ہمیشہ

کی زندگی کی ضامن بن جائیں گے۔'' (جماعت احمدیہ کا مشاورتی نظام صفحہ 214)

بعض اور نصائح

1۔ شوریٰ کی کارروائی میں وقار اور تحمل کا خیال رکھا جائے، بے صبری نہ دکھائی جائے۔

2۔ محض کسی کی تردید کی خاطر یا کسی پر اعتراض کی خاطر کھڑے نہ ہوں۔ اور اپنا نام نہ لکھوائیں۔

3۔ تکرار سے اجتناب کرنا چاہئے۔ جو بات کسی دوسرے بھائی نے کہہ دی ہے اگر وہی بات آپ نے بھی کرنی ہے تو پھر اسے مت دہرائیں۔ اس سے وقت کا ضیاع ہوتا ہے۔

4۔ اپنی بات مختصر اور کم الفاظ کے ساتھ کرنی چاہئے۔

5۔ بحث برائے بحث کا رنگ اختیار نہیں کرنا چاہئے۔

6۔ جب آپ مخاطب ہوں تو کسی شخص کو مخاطب کرنے کی بجائے صدر مجلس کو ہی مخاطب کریں۔

7۔ ایک دعا اکٹھے بھی ہوتی ہے لیکن جب آپ رائے دینے کے لئے کھڑے ہوں تو اس وقت خاص طور پر بھی دعا کریں۔

8۔ ایک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے یہ بھی فرمایا:

''آپ یہاں مشورہ دینے کے لئے آئے ہیں، وضاحت طلب کرنے کے لئے نہیں، اور نہ ہی یہ اس کا موقع ہے۔ اگر آپ کو وضاحت کی ضرورت ہے تو دفتر میں آئیں۔ دفتر والے اس کی وضاحت کریں گے۔''

9۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے مزید فرمایا:

''میں نے مشورہ کے لئے آپ کو یہاں بلایا ہے۔ آپ مجھے مشورہ دیں اور کسی بات پر یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ فلاں نے یہ کہا ہے اور یہ غلط ہے وغیرہ۔ آپ اپنی بات بتائیں۔''

10۔ شوریٰ کے موقع پر سنی سنائی بات نہ بتائی جائے اور نہ کی جائے۔ یا پھر اس شخص کا نام لیا جائے کہ فلاں سے یہ بات سنی ہے۔ سنی سنائی بات کو شوریٰ میں دلیل نہیں بنانا چاہئے۔

11۔ مبالغہ آرائی کی بجائے صحیح اعداد و شمار پیش کرنے چاہئیں۔

12۔ اپنی بات پر اصرار نہیں کرنا چاہئے یہ ادب کے خلاف ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ فرمایا:

''بعض دوست ایسے ہیں کہ انہیں بار بار کہا جائے کہ بس کریں۔ تو بھی بحث شروع کر دیتے ہیں حالانکہ یہاں تو خلافت کا تعلق ہے۔ پریذیڈنٹ بھی اگر کہے کہ کچھ نہ کہو۔ تو پھر کسی کی مجال نہیں اصرار کرے۔''

اس لئے جب صدر مجلس کہے کہ اب بس کریں۔ تو اپنی بات کو اسی وقت وہیں پر ختم کر دیں۔ اپنے جملہ کو بھی مکمل نہ کریں۔

13۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ایک نمائندہ کی اس قسم کی غلط روش پر سرزنش کرتے ہوئے فرمایا:

''میں کہہ رہا ہوں آپ غلط باتیں نہ کریں۔ جا کر بیٹھ جائیں۔ دیکھیں اگر آئندہ سے آپ نے یہ حرکت کی کہ آپ کو بند کرایا گیا اور آپ نے سلسلہ کلام جاری رکھا تو آپ کی جو شوریٰ کی ممبر شپ ہے اس کو منسوخ کر دیا جائے گا اور آئندہ سے آپ کو ممبر نہیں بنایا جائے گا۔ یہ شوریٰ کی نمائندگی کی روح کے خلاف ہے اور گستاخی ہے کہ آپ کو بار بار کہا جائے کہ بس کریں، ختم ہوگئی بات، اور پھر بھی آپ اپنی بات جاری رکھیں۔''

14۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ایک اور اہم امر کی بھی وضاحت فرمائی۔ آپ نے فرمایا:

''مجلس مشاورت کے آداب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے نمائندے شوریٰ کے فورم پر کوئی ایسا سوال نہ اٹھائیں جو ان کی ذیلی تنظیموں سے تعلق رکھتا ہو۔ مجلس مشاورت میں ان کی نمائندگی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اپنی تنظیم کی بات کر کے Polarisation کی فضا پیدا کر دیں۔ بلکہ ان کو وسیع تر مفاد میں صرف جماعتی نقطۂ نظر پیش کرنا چاہئے۔ اسی طرح نمائندگان شوریٰ بھی خواہ ان کا ذیلی تنظیموں کے ساتھ تعلق ہو یا نہ ہو اس قسم کی بحث کے لئے کوئی نکتہ نہیں اٹھا سکتے۔''

(جماعت احمدیہ کا مشاورتی نظام۔ صفحہ 231)

15۔ شوریٰ کے آداب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب صدر مجلس پروگرام کے مطابق کسی اجلاس کے وقت کا اعلان کر دیں تو اس کی پابندی کرتے ہوئے وقت پر حاضر ہونا چاہئے کوشش یہ ہو کہ وقت سے پہلے آ کر اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔

16۔ ایک اور آداب مجلس حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بیان فرمایا کہ:

آداب مجلس کے لحاظ سے اگر کسی کی زبان سے کوئی غلط لفظ نکلے تو مجلس میں اس کی اصلاح یا اس پر ہنسی کرنا، اسلامی اخلاق کے خلاف ہے، ایسی صورت میں یا تو ایسے دوست کو آہستہ سے بتا دینا چاہئے یا اگر بتایا نہ جا سکے تو خاموشی اختیار کی جائے، ہنسی اور تمسخر کسی صورت میں جائز نہیں۔ (ایضاً صفحہ 212-213)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا:

''جب مجلس شوریٰ میں جایا کریں تو اپنی کمزوریوں پر نظر رکھیں اور سب سے بڑی کمزوری انانیت کی کمزوری ہے۔ آپ کو بار بار نفس دھوکہ دے گا۔ آپ کو شوخی سکھائے گا، آپ کو آپ کے کمزور، کم عقل بھائی پر ہنسنے پر آمادہ کرے گا۔ تحقیر پر آمادہ کرے گا، غلط دلیل دینے والے کا مذاق اڑانے پر آمادہ کرے گا، کئی قسم کے شیطانی وسوسے ہیں جو ایسی مجالس جن میں اہم امور پر غور ہوتا ہے ان مجالس میں انسان کے دلوں پر اور دماغ پر قبضہ کر لیا کرتے ہیں اور یہ وساوس ہیں جو دراصل قوموں کو گمراہ کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ پس مجلس شوریٰ میں ان وساوس سے استغفار کے ذریعے اپنی حفاظت کریں۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 30 اپریل 1993ء)

17۔ اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آداب شوریٰ کے ضمن میں اس بات کی بھی نصیحت فرمائی ''کہ ممبران شوریٰ بھیڑ چال چلنے والے نہ ہوں بلکہ غور و فکر سے کام لینے والے ہوں۔ محض جذبات کی رو میں بہہ کر مشورہ دینے کی بجائے بڑے غور اور سوچ کر رائے دینی چاہئے۔''

(جماعت احمدیہ کا مشاورتی نظام صفحہ 218-219)

18۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''ہم نے دنیا میں ایک نیا انقلاب پیدا کرنا ہے اور ہماری باتوں پر آئندہ نسلیں دینی مسائل کی بنیاد رکھیں گی۔ ہمارے سپرد بہت بڑا کام ہے اور ایسے بڑے کام ہمیشہ خشیۃ اللہ کے ماتحت ہی سرانجام دیئے جا سکتے ہیں۔ پس چاہئے کہ ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی برتری کا جذبہ ہر وقت موجزن رہے۔ بے جا نکتہ چینی تلخ فقرے نہیں ہونے چاہئیں۔ بحث اور مناظرے کا رنگ نہیں ہونا چاہئے۔'' (رپورٹ مجلس مشاورت 1941ء، صفحہ 17-20)

19۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک یہ نصیحت فرمائی کہ:

''ایک تو خوب غور کر کے مشورہ دیں جب بھی مشورہ مانگا جائے، جب بھی مشورے کے لئے بلایا جائے، اور پھر مشورے کے بعد ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے جن کے بارے میں مشورہ دیا گیا تھا مکمل تعاون کریں بلکہ ممبران شوریٰ کا یہ بھی فرض ہے کہ اس کے ذمہ دار بنیں۔''

20۔ آپ نے ایک اور یہ نصیحت فرمائی:

"ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ کیونکہ ہر ملک کی مجلس شوریٰ کی صدارت کرنا تو خلیفہ وقت کے لئے اب ممکن نہیں رہا کہ ہر ملک جس میں مجلس شوریٰ ہو رہی ہو، وہاں جائے اور صدارت کرے، خلیفہ وقت کسی کو اپنا نمائندہ مقرر کرتا ہے جو صدارت کر رہا ہوتا ہے تو یہ بات بھی نمائندگان شوریٰ کو یاد رکھنی چاہئے کہ جو بھی شوریٰ کی کارروائی کی صدارت کر رہا ہو وہ خلیفہ وقت کا نمائندہ ہوتا ہے۔"

21۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 12 مارچ 2004ء میں بڑی تفصیل کے ساتھ شوریٰ کے آداب اور نمائندگان کے لئے نصائح فرمائی ہیں۔ جن کا مختصراً ذکر کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا:

"شوریٰ میں جب شامل ہوں تو محض للہ شامل ہوں۔... خالی الذہن ہو کر دعا سے شامل ہوں۔ ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیں۔... شوریٰ کے اجلاس کے دوران بھی دعاؤں میں مصروف رہیں۔ ... اپنی رائے منوانے کی نیت نہ ہو، کسی کی رائے بھی مفید ہو سکتی ہے۔... بحث کرنے کا کوئی حق نہیں۔ رائے دیں اور بیٹھ جائیں دوسروں کی رائے کو غور سے سنیں۔ فرمایا کسی حکمت کے تحت کبھی کوئی رائے نہ دیں بلکہ یہ مدنظر ہو کہ جو سوال درپیش ہے اس کے لئے کون سی بات مفید ہے۔ سچی بات تسلیم کرنے سے پرہیز نہ کریں۔ پہلے بھی میں نے بتایا ہے کہ خواہ اسے کوئی بھی پیش کر رہا ہو، رائے قائم کرنے کے بارہ میں جلد بازی سے کام نہ لیں۔ اپنی رائے کو کبھی اس طرح نہ سمجھیں کہ یہ بہت مضبوط ہے اور کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ ... رائے دیتے وقت احساسات کی پیروی نہیں ہونی چاہئے، مجھے یہ احساس ہے، یہ احساس ہے، یہ احساس ہے بلکہ واقعات کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ . . . پھر معین اعداد و شمار ہونے چاہئیں۔ جس کی روشنی میں دوسرا بھی رائے قائم کر سکے۔ اور وہ بات کریں جس میں دینی فائدہ ہو، اصل مقصد تو دین کی ترقی ہے نہ کہ اپنی بڑائی یا علم کا اظہار کرنا ہے۔...

چھوٹی چھوٹی باتوں پر شوریٰ میں ایجنڈے پیش نہ ہوں۔ ہم نے دنیا کا مقابلہ کرنا ہے اور اسلام کو دنیا میں پھیلانا ہے تو ٹھوس اور جامع منصوبہ بندی اس لحاظ سے ہونی چاہئے۔ فروعات پر بحث نہ ہو بلکہ واقعہ کو دیکھیں کہ مفید ہے یا مضر۔"

(خطباتِ مسرور۔ جلد دوم، صفحہ (202-204)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات

اب آخر پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب سے چند نصائح اور ذمہ داریاں تحریر کی جاتی ہیں جو آپ نے 16 جون 2019ء کو جماعت احمدیہ برطانیہ کی 40ویں (چالیسویں) مجلس شوریٰ میں بیان فرمائیں۔ یہ نصائح برطانیہ کی جماعت کے لئے ہی نہیں ہیں بلکہ تمام عالمگیر جماعت کے لئے مشعل راہ ہیں۔

آپ نے فرمایا: "آج میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مجلس شوریٰ کے موقع پر بیان کردہ خطاب کی روشنی میں ممبران مجلس شوریٰ کی ذمہ داریاں بیان کروں گا۔

1۔ سب سے پہلے ممبران شوریٰ میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہونا بہت ضروری ہے، کوئی خواہ کس قدر اچھا مقرر ہی کیوں نہ ہو، ترقی تب تک نصیب نہ ہوگی جب تک وہ ربنا اللہ کا اقرار نہ کرے اور اس کے مطابق زندگی نہ گزارے۔

2۔ ایک چیز پر ہمیں فخر ہے اور وہ یہ کہ ہم نے پکارنے والے کی آواز پر لبیک کہا اور یہی ہماری ترقی کا راز ہے۔ یہی ایک خاص نعمت ہے جو ہمارے ذہنوں اور دلوں میں مستحضر رہنی چاہئے۔

3۔ ہمارے تمام مشورے خدا کے خوف اور سچ پر مبنی ہوں نہ کہ نفس کی ملونیوں پر۔ اور یہی چیز ہے جو دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت کو ہم سے مرعوب کرے گی۔ آج اگر ہم اچھے نام سے جانے جاتے ہیں تو اس کی وجہ ہمارا ایک ہاتھ پر جمع ہونا ہے۔

4۔ شوریٰ ممبران کی یہ ذمہ داری ہے کہ ان کی طرف سے پیش کردہ مشورہ ان کی ذاتی خواہش یا مفاد سے پاک ہو۔

5۔ آپ سب خدا کا خوف دل میں رکھتے ہوئے ایک دوسرے کی عزت کریں اور مشوروں کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔ آپ سب کا مقصد خدا کی رضا کو پانا ہونا چاہئے۔ نیز آپ کو ہر وقت جان، مال اور وقت کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔ کوئی بھی فیصلہ ذاتی مفاد یا سوچ کی بنا پر نہ ہو۔

6۔ فرمایا: دنیا کے ہر ادارے کے منصوبے محدود ہوا کرتے ہیں اور اگر ہم اس طریق پر کام کرتے تو آج جماعت کی ترقی رک جاتی۔ اگر یہ سوچ ہوتی کہ چندہ اسی ملک میں خرچ ہو جہاں سے اکٹھا کیا گیا ہے تو ترقی رک جاتی اگر یہ سوچا جائے کہ مال صرف تبلیغ پر خرچ ہو اور اشاعت پر خرچ نہ ہو تو بھی ترقی رک جاتی، اس لئے اگر بجٹ کا متعین کرنا خدا کے خوف اور اس کی رضا کے ماتحت ہو اور اسی طرح خلیفۃ المسیح کی ہدایت کے مطابق ہو تو ہماری معمولی رقوم بھی خدا کے فضل سے کافی ثابت ہوں گی۔

7۔ فرمایا: اس شوریٰ کے اختتام پر آپ کی ذمہ داریاں ختم نہیں ہوتیں بلکہ آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ احباب جماعت کو مطلع کریں کہ مالی قربانی کس قدر ضروری ہے۔ مومنین کا مقصد ہی دوسروں کو جگانا ہے نہ کہ خود سستی اختیار کرنا۔ تمام مسلمان ممالک میں جماعت کی مخالفت ہو رہی ہے مگر باوجود اس کے خدا تعالیٰ ہمیں ترقی دے رہا ہے۔

8۔ حضور انور نے فرمایا: آپ میں سے کچھ لوگ ہجرت کر کے یہاں آئے ہیں اور کچھ یہیں پلے بڑھے ہیں۔ آپ کو اب آزادئ مذہب میسر ہے۔ تو آپ پر لازم ہے کہ آپ جس جماعت کے ممبر ہیں اس کی درست طور پر نمائندگی بھی کریں۔ ہر وہ تجویز جو خلیفۃ المسیح سے منظور کروا لیں اس پر عمل درآمد کرنا لازم ہے۔ ورنہ کس طرح آپ لوگ شوریٰ کے ممبران کہلائیں گے۔ اس صورت میں تو آپ لوگ صرف نام کے ممبران شوریٰ کہلائیں گے۔

9۔ حضور نے نصیحت فرمائی کہ: احباب جماعت کو جماعتی تقریبات میں شمولیت اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائیں اور مالی قربانی میں پہلے خود آگے بڑھیں اور پھر لوگوں کو اس کی تحریک کریں۔ بطور نمائندہ شوریٰ ہر وہ تجویز جسے خلیفۃ المسیح منظور کرے اس کو پوری ہمت سے نافذ کریں۔ خدا کا خوف ہمیشہ آپ کے دلوں میں قائم رہے اور آپ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے والے ہوں۔

(ماخوذ از سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 18 جون 2019ء صفحہ 1-19 رپورٹ راحیل احمد نمائندہ الفضل یوکے)

اللہ تعالیٰ ہماری تمام مجالس شوریٰ کو بابرکت فرمائے، ہمیں اس کی عظمت اور برکات سے مستفیض فرمائے اور اپنی ذمہ داریوں کو کماحقہ ادا کرنے کی توفیق دے اور صحیح معنوں میں خلیفۃ المسیح کے جاں نثار، فدائی اور سلطان نصیر بنائے۔ آمین

احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

مبشر احمد خالد

فون نمبر: 3494 988-647

ای میل: manager@ahmadiyyagazette.ca

وبائی امراض اور آفاتِ سماوی کے موقع پر ہمدردی کی تعلیم اور کثرت سے استغفار کی تلقین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی کرونا وائرس سے بچنے کے لئے حفاظتی تدابیر اور دعاؤں کی نصیحت

مکرم انیس احمد ندیم صاحب، مشنری انچارج و نیشنل صدر جماعت احمدیہ جاپان

آخری زمانے سے متعلق ایک طرف تو قرآن کریم اور احادیث آسمانی تغیرات اور قدرتی آفات کی خبر دیتے ہیں تو دوسری طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی آمد ثانی کے وقت کی علامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب دنیا میں بھونچال آئیں گے، مری پڑے گی، قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی۔(بحوالہ متی باب 24) تو یہ دور آپ کی آمد ثانی کا دور ہوگا۔ گویا آفات سماوی کا نزول اور وبائی امراض کا پھوٹ پڑنا اس بات کی علامت ہوگا کہ انسان زمانے کے مسیحا اور نجات دہندہ کو تلاش کریں۔

19ویں صدی عیسوی میں جہاں اللہ تعالیٰ نے زمانے کی رشد وہدایت اور انسانیت کی مسیحائی کے سامان فرمائے اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا وہیں سابقہ نوشتوں اور ہزاروں سال پرانی پیش خبریوں کے مطابق دمدار ستارے کے ظہور اور رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند کو گرہن لگنے سے آسمانی تغیرات کا ظہور ہوا تو وہیں زلازل، قحط اور وبائی امراض بھی زور سے حملہ آور ہوئیں تا وہ سعید اور بے قرار روحیں زمانے کے امام کو تلاش کرلیں جو دہائیوں سے آپ کی منتظر تھیں۔

گویہ آفاتِ سماوی، وبائی امراض اور بلائیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک نشان تھیں مگر اللہ تعالیٰ کے مامورین اور مرسلین کے اوصاف کے عین مطابق جب آپ نے ان بلاؤں اور آفات کو انسانوں کی طرف بڑھتے ہوئے محسوس فرمایا تو جذبہ ترحم اور کمال ہمدردی سے خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں اور التجاؤں کے ساتھ انسانیت کی فلاح و بہبود میں مشغول ہوگئے اور ایسی بیش قیمت نصائح فرمائیں جو ہر زمانہ اور ہر قوم کے لئے راہ عمل ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

”ہر ایک کو چاہئے کہ اس وقت اپنی اپنی سمجھ اور بصیرت کے موافق نوع انسان کی ہمدردی میں مشغول ہو کیونکہ وہ شخص انسان نہیں جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو اور یہ امر بھی نہایت ضروری ہے کہ گورنمنٹ کی تدبیروں اور ہدایتوں کو بدگمانی کی نظر سے نہ دیکھا جائے۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 390۔اشتہار نمبر 188)

گورنمنٹ کی ہدایتوں پر دل وجان سے عمل کریں

طاعون کی وباء کے ایام میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اشتہار شائع فرمایا کہ آپ یہ چاہتے ہیں کہ قادیان میں طاعون کے بارہ میں آگاہی سے متعلق ایک جلسہ منعقد کیا جائے جس میں حکومتِ وقت کی طرف سے ملنے والی ہدایات کو طبی اور شرعی فوائد کے ساتھ بیان کیا جائے۔ اس اشتہار میں آپ اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”یہ وقت ٹھیک وہ وقت ہے کہ ہماری جماعت بنی نوع کی سچی ہمدردی اور گورنمنٹ عالیہ انگریزی کی ہدایتوں کو دل وجان سے پیروی کرکے اپنی نیک ذاتی اور نیک عملی اور خیر اندیشی کا نمونہ دکھاوے۔ اور نہ صرف یہ کہ خود ہدایات گورنمنٹ کے پابند ہوں بلکہ کوشش کریں کہ دوسرے بھی ان ہدایتوں کی پیروی کریں۔“

(مجموعہ اشتہارات، جلد دوم، صفحہ 425۔اشتہار نمبر 191)

گورنمنٹ کی مدد کریں اور اس کے شکر گزار ہوں

”یہ بھی مناسب ہے کہ جو کچھ اس بارہ میں گورنمنٹ کی طرف سے ہدایتیں شائع ہوئی ہیں، خواہ نخواہ ان کو بدظنی سے نہ دیکھیں بلکہ گورنمنٹ کو اس کاروبار میں مدد دیں اور اس کے شکر گزار ہوں کیونکہ یہی سچ ہے کہ یہ تمام ہدایتیں محض رعایا کے فائدہ کے لئے تجویز ہوئی ہیں۔“

(مجموعہ اشتہارات، جلد دوم، صفحہ 394، اشتہار نمبر 188)

وبائی امراض کے وقت ڈاکٹروں اور نرسوں کے لئے ہدایات

”ایسے وقت میں ڈاکٹروں اور دوسرے افسروں کو جو ان خدمات پر مقرر ہوں نہایت درجہ کے اخلاق سے کام لینا چاہئے اور ایسی حکمت عملی ہو کہ پردہ داری وغیرہ امور کے بارہ میں کوئی شکایت بھی نہ ہو اور ہدایتوں پر عمل بھی ہو جائے۔ اور مناسب ہوگا کہ بجائے اس کے کہ حکومت اور رعب سے کام لیا جائے ہدایتوں کے فوائد دلوں میں جمائے جائیں تا بدگمانیاں پیدا نہ ہوں۔ اور مناسب ہے کہ خوش اخلاق ڈاکٹروں اور واعظوں کی طرح مرض پھیلنے سے پہلے دیہات اور شہروں کا دورہ کرکے گورنمنٹ کے مشفقانہ منشا کو دلوں میں جمادیں تا اس نازک امر میں کوئی فتنہ پیدا نہ ہو۔“

(مجموعہ اشتہارات، جلد دوم، صفحہ 391، اشتہار نمبر 188)

وبائی مریضوں کو قرنطینہ میں رکھنے پر اعتراض نہ کریں

آج کل کورونا وائرس سے متاثرہ مریضوں کو قرنطینہ میں رکھنے اور پورے کے پورے شہروں کو قرنطینہ کردینے کے بارہ میں حکومتوں کے فیصلوں پر بسا اوقات انہیں تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور عوام کی طرف سے احتجاج سامنے آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام ایسی صورت حال پیش آنے کے بارہ میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”بے شک اس ملک کے شرفا اور پردہ داروں پر یہ امر بہت کچھ گراں ہوگا کہ جس گھر میں بلا طاعون نازل ہو تو گو ایسا مریض کوئی پردہ دار جوان عورت ہی ہو تب بھی فی الفور وہ گھر والوں سے الگ کرکے ایک علیحدہ ہوادار مکان میں رکھا جائے جو اس شہر یا گاؤں کے بیماروں کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہو۔ اور اگر کوئی بچہ بھی ہو تو اس سے بھی یہی معاملہ کیا جائے اور باقی گھر والے بھی کسی ہوادار میدان میں چھپروں میں رکھے جائیں۔ ... پس نہایت افسوس ہے کہ نیکی کے عوض بدی کی جاتی ہے اور ناحق گورنمنٹ کی ہدایتوں کو بدگمانی سے دیکھا جاتا ہے۔“

(ملفوظات جلد دوم، صفحہ 391-392، اشتہار نمبر 188)

ڈاکٹروں کے لئے Safety First کا اصول

"طبیب اور ڈاکٹر کو چاہئے کہ وہ علاج معالجہ کرے اور ہمدردی دکھائے لیکن اپنا بچاؤ رکھے۔ بیمار کے بہت قریب جانا اور مکان کے اندر جانا اس کے واسطے ضروری نہیں۔ وہ حال معلوم کر کے مشورہ دے۔ ایسا ہی خدمت کرنے والوں کے واسطے بھی ضروری ہے کہ اپنا بچاؤ بھی رکھیں اور بیمار کی ہمدردی بھی کریں۔"

(ملفوظات۔ جلد پنجم، صفحہ 192، جدید ایڈیشن)

وباؤں سے حفاظت کے لئے گھروں کو پاک وصاف رکھیں

"تجربہ کی رو سے یہ مشاہدہ بھی ہوتا ہے کہ جولوگ اپنے گھروں کو خوب صاف رکھتے ہیں اور اپنی بدروؤں کو گندہ نہیں ہونے دیتے۔ اور کپڑوں کو دھوتے رہتے ہیں اور خلال کرتے اور مسواک کرتے اور بدن پاک رکھتے ہیں اور بد بو اور عفونت سے پرہیز کرتے ہیں وہ اکثر خطرناک وبائی بیماریوں سے بچے رہتے ہیں پس گویا وہ اس طرح پر یحب المتطھرین کے وعدہ سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ لیکن جولوگ طہارت ظاہری کی پروا نہیں رکھتے۔ آخر کبھی نہ کبھی وہ پیچ میں پھنس جاتے ہیں اور خطرناک بیماریاں ان کو آ پکڑتی ہیں۔" (ایام الصلح۔ روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 337)

گلی کوچوں، کپڑوں اور بستروں کو پاک رکھا جائے

"طاعون کی اصل جڑ بھی پلیدی ہے۔ اس لئے برعایت اسباب ظاہر ضرور ہے اور وہ اس طرح پر کہ طاعون کے دنوں میں مکانوں اور کوچوں اور بدروؤں اور کپڑوں اور بستروں اور بدنوں کو ہر ایک پلیدی سے محفوظ رکھا جائے اور ان تمام چیزوں کو عفونت سے بچایا جائے۔"

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 331-332)

صفائی کے ساتھ دعا اور استغفار کی تعلیم

طاعون کی وبا کے ایام میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"ہر ایک پلیدی سے پرہیز رکھنا چاہئے۔ کپڑے صاف ہوں۔ جگہ ستھری ہو۔ بدن پاک رکھا جائے۔ یہ ضروری باتیں ہیں اور دعا اور استغفار میں مصروف رہنا چاہئے۔" (ملفوظات، جلد پنجم، صفحہ 192)

توبہ اور صدقہ وخیرات سے وبا ٹل سکتی ہے

"معلوم ہوتا ہے کہ یہ تقدیرِ معلق ہے اور توبہ و استغفار اور نیک عملوں اور ترکِ معصیت اور صدقات اور خیرات اور پاک تبدیلی سے دور ہو سکتی ہے۔ لہٰذا تمام بندگانِ خدا کو اطلاع دی جاتی ہے کہ سچے دل سے نیک چلنی اختیار کریں اور بھلائی میں مشغول ہوں اور ظلم اور بدکاری کے تمام طریقوں کو چھوڑ دیں۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ سچے دل سے خدا کے احکام بجالاویں۔ نماز کے پابند ہوں۔ ہر ایک فسق و فجور سے پرہیز کریں۔ توبہ کریں اور نیک بختی اور خدا ترسی اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوں۔ غریبوں اور ہمسائیوں اور یتیموں اور بیواؤں اور مسافروں اور درماندوں کے ساتھ نیک سلوک کریں اور صدقہ و خیرات دیں اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں اور نماز میں اس بلا سے محفوظ رہنے کے لئے رو رو کر دعا کریں۔ پچھلی رات اٹھیں اور نماز میں دعائیں کریں۔ غرض ہر قسم کے نیک کام بجالائیں اور ہر قسم کے ظلم سے بچیں اور اس خدا سے ڈریں جو اپنے غضب سے ایک ہی دم میں دنیا کو ہلاک کر سکتا ہے۔

میں ابھی لکھ چکا ہوں کہ یہ تقدیر ایسی ہے کہ جو دعا اور صدقات اور خیرات اور اعمال صالحہ اور توبۃ النصوح سے ٹل سکتی ہے۔ اس لئے میری ہمدردی نے تقاضا کیا کہ میں عام لوگوں کو اس سے اطلاع دوں۔"

(مجموعہ اشتہارات، جلد دوم، صفحہ 394، اشتہار نمبر 188)

دعائیں کریں تا یہ بلا رُک جائے

"نیک چلنی اور نیک بختی اختیار کر کے اس بلا کے دور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے دعائیں کریں تا یہ بلا رک جائے یا اس حد تک نہ پہنچے کہ اس ملک کو فنا کر دیوے۔ یاد رکھو کہ سخت خطرے کے دن ہیں اور بلا دروازے پر ہے۔ نیکی اختیار کرو اور نیک کام بجالاؤ۔ خدا تعالیٰ بہت حلیم ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات، جلد دوم، صفحہ 394، اشتہار نمبر 188)

راستباز کی دعا سے وباء دُور ہو سکتی ہے

"بالخصوص میں اپنی جماعت کو نصیحتاً کہتا ہوں کہ یہی وقت توبہ استغفار کا ہے۔ جب بلاء نازل ہوگئی تو پھر توبہ سے بھی فائدہ کم پہنچتا ہے۔ اب اس سخت سیلاب پر سچی توبہ سے بند لگاؤ۔ باہمی ہمدردی اختیار کرو۔ ایک دوسرے کو تکبر اور کینہ سے نہ دیکھو۔ خدا کے حقوق ادا کرو اور مخلوق کے بھی تا تم دوسروں کے بھی شفیع ہو جاؤ۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ایک شہر میں جس میں مثلاً دس لاکھ کی آبادی ہو ایک بھی کامل راستباز ہوگا تب بھی یہ بلاء اس شہر سے دفع کی جائے گی۔ پس اگر تم دیکھو کہ یہ بلاء اس شہر کو کھا جاتی ہے تو یقیناً سمجھو کہ اس شہر میں ایک بھی کامل راستباز نہیں۔ معمولی درجہ کی طاعون یا کسی اور وباء کا آنا ایک معمولی بات ہے لیکن جب یہ بلاء کھا جانے والی آگ کی طرح کسی شہر میں اپنا منہ کھولے تو یقین کرو کہ وہ شہر کامل راستبازوں کے وجود سے خالی ہے۔ تب اس شہر سے جلد نکلو یا کامل توبہ اختیار کرو۔ ایسے شہر سے نکلنا طبی قواعد کے رو سے مفید ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات، جلد سوم، صفحہ 182-183، اشتہار نمبر 243)

چاہئے کہ تمہارے گھر خدا کی یاد سے بھر جائیں

"اے غافلو! یہ ہنسی اور ٹھٹھے کا وقت نہیں ہے، یہ وہ بلاء ہے جو آسمان سے آتی ہے اور صرف آسمان کے خدا کے حکم سے دُور ہوتی ہے۔ اگرچہ ہماری گورنمنٹ عالیہ بہت کوشش کر رہی ہے اور مناسب تدبیروں سے یہ کوشش ہے مگر صرف زمینی کوششیں کافی نہیں۔ ایک پاک ہستی موجود ہے جس کا نام خدا ہے۔ یہ بلاء اسی کے ارادے سے ملک میں پھیلی ہے۔ کوئی نہیں بیان کر سکتا کہ یہ کب تک رہے گی اور اپنے رخصت کے دنوں تک کیا کیا کچھ انقلاب پیدا کرے گی اور کوئی کسی کی زندگی کا ذمہ دار نہیں۔ سو اپنے نفسوں اور اپنے بچوں اور اپنی بیویوں پر رحم کرو۔ چاہئے کہ تمہارے گھر خدا کی یاد اور توبہ اور استغفار سے بھر جائیں اور تمہارے دل نرم ہو جائیں۔"

(مجموعہ اشتہارات، جلد سوم، صفحہ 182-183، اشتہار نمبر 243)

کورونا وائرس کے خطرات سے بچنے کے لئے حفاظتی تدابیر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 6 مارچ 2020ء میں کرونا وائرس سے بچنے کے لئے چند احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی طرف توجہ مبذول کرواتے ہوئے درج ذیل نصائح فرمائیں۔

☆ حکومتوں اور محکموں کی طرف سے احتیاطی تدابیر پر عمل کرنا چاہئے۔

☆ بعض ہومیوپیتھی دوائیاں حفظِ ماتقدم اور ممکنہ علاج کے طور پر بتائی گئی تھیں، اُن کو استعمال کرنا چاہئے۔

☆ مجمع سے بچنا چاہئے۔

☆ مسجد میں آنے والوں کو احتیاط کرنی چاہئے۔ اگر ہلکا سا بھی بخار ہے، جسم ٹوٹ رہا ہے یا چھینکیں، نزلہ وغیرہ ہے تو مسجد میں نہیں آنا چاہئے۔

☆ چھینک لیتے وقت منہ پر ہاتھ یا رومال رکھیں۔

☆ ہاتھ اور چہرہ صاف رکھیں۔

☆ اگر ہاتھ گندے ہیں تو چہرے پر نہ لگائیں۔

☆ ہاتھوں پر سینیٹائزر (Sanitizer) لگا کر رکھیں یا دھوتے رہیں۔

☆ اگر وضو صحیح طرح کیا جائے تو ظاہری صفائی بھی ہے اور جو انسان وضو کرے گا نماز بھی پڑھے گا تو یہ ایک روحانی صفائی کا بھی ذریعہ بن جاتا ہے۔

☆ جرابیں روزانہ تبدیل کرنی چاہئیں اور دھونی چاہئیں۔

☆ جسم کی صفائی اور فضا کی صفائی بھی بہت ضروری ہے۔ اس طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔

☆ اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ اس بہانے سے مسجد میں آنا چھوڑ دیں۔ اپنی ظاہری حالت کو دیکھ کر اپنے دل سے فتویٰ لینا چاہئے اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ دلوں کے حال کو جانتا ہے اور اس لئے اگر کوئی بیماری ہے تو ڈاکٹروں سے تسلی کروالیں کہ یہ کس قسم کی بیماری ہے۔

☆ مصافحوں سے آج کل پرہیز کرنا ہی بہتر ہے۔

(بحوالہ سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ آن لائن ایڈیشن، مورخہ 6 مارچ 2020ء)

اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی نصیحت

اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے بداثرات سے بچنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور ہر احمدی کو اِن دنوں میں خاص طور پر دعاؤں کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے اور اپنی روحانی حالت کو بھی بہتر کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور دنیا کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اِن کو بھی ہدایت دے، اللہ تعالیٰ دنیا کو توفیق دے کہ وہ بجائے دنیا داری میں زیادہ پڑنے کے اور خدا تعالیٰ کو بھولنے کے، اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچاننے والے بھی ہوں۔ آمین۔

(بحوالہ سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ آن لائن ایڈیشن، مورخہ 6 مارچ 2020ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر عمل کریں۔ کورونا وائرس سے بچنے کے لئے ہومیو پیتھی کا نسخہ جو سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن شائع ہو رہا ہے، اسے باقاعدگی سے استعمال کریں، ناک پر وکس (vicks) لگائیں۔ اور دیگر جملہ احتیاطی تدابیر کو بروئے کار لائیں۔ نیز خوب صدقہ وخیرات کریں، کیونکہ صدقہ وخیرات سے بلائیں ٹل جاتی ہیں۔ اور دعاؤں پر زور دیں اور اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کریں تا کہ اللہ اپنے تعالیٰ فضل سے ہمیں ہر بلاء سے محفوظ رکھے اور ہمیں اپنے حفظ وامان میں پناہ دیدے۔ آمین

تاریخ تدوین کمیٹی کینیڈا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت درج ذیل سات (7) افراد کی تاریخ تدوین کمیٹی کینیڈا کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

چیئر مین: مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب
نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

سیکرٹری: مکرم شیخ عبدالودود صاحب سیکرٹری شعبہ اشاعت کینیڈا

رکن: مکرم محمد آصف منہاس صاحب کالم نگار احمدیہ گزٹ کینیڈا

رکن: مکرم سید ہدایت اللہ ہادی صاحب ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا

رکن: مکرم کاشف بن ارشد صاحب ویب احمدیہ گزٹ کینیڈا

رکن: مکرم عبدالنور عابد صاحب مربی سلسلہ پروفیسر جامعہ کینیڈا

رکن: مکرم عثمان شاہد صاحب مربی سلسلہ ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا

احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ اس کمیٹی کو اپنے فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں مقبول خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین

جلسہ سالانہ کینیڈا 2020ء کا التواء

کورونا وائرس کی وباء کے پیش نظر مرکز کی اجازت سے جلسہ سالانہ کینیڈا تا اطلاع ثانی ملتوی کر دیا گیا ہے۔

افسر جلسہ سالانہ

تیری میری آنکھوں میں

مکرم اکرم ثاقب صاحب

حرفِ بے زبانی ہے تیری میری آنکھوں میں
بولتی کہانی ہے، ہے تیری میری آنکھوں میں
رنگ کچھ امیدوں نے اس میں بھر دیئے ورنہ
آرزو پرانی ہے تیری میری آنکھوں میں
صبحِ نو کا سپنا ہی مشترک ہے دونوں کا
اور کیا نشانی ہے تیری میری آنکھوں میں
کیا کبھی نہ بدلیں گی ہجرتوں کی تحریریں
ایک ہی کہانی ہے تیری میری آنکھوں میں
کونسی قیامت ہے ہم پہ جو نہیں ٹوٹی
پھر بھی شادمانی ہے تیری میری آنکھوں میں
کل تو ایک تھی منزل، کل تو ایک تھے سپنے
آج بدگمانی ہے تیری میری آنکھوں میں
خود ہی جلنے لگتی ہیں خود ہی بجھنے لگتی ہیں
آگ ہے کہ پانی ہے تیری میری آنکھوں میں
مسکرائیں گے غنچے انتظار کر ثاقب
پھر بہار آنی ہے تیری میری آنکھوں میں

نماز کی ظاہری صورت میں حکمت

بعض احباب یہ خیال کرتے ہیں کہ عبادت تو دل کی عبادت ہوتی ہے اس لئے ہمیں قیام، رکوع ایسی ورزش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وسوسہ کی تردید میں فرماتے ہیں:

"اصل عبادت دل کی کیفیت اور اس کے ماتحت انسانی اعمال کے صدور کا نام ہے اور چونکہ انسانی بناوٹ اس قسم کی ہے کہ جسم کا اثر روح پر اور روح کا اثر جسم پر ہوتا ہے۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص غمگین صورت بنالیتا ہے یا غمگین لوگوں میں بیٹھتا ہے تھوڑی دیر کے بعد اُس کا دل بھی غم سے بھر آتا ہے، ایسے ہی اگر وہ یونہی ہنسنے کی کوشش کرتا ہے یا خوش کیف لوگوں میں بیٹھتا ہے تو کچھ دیر کے بعد اُس کے دل میں بھی مسرت کے جذبات ابھرنے لگتے ہیں۔ سو انسان کی اِس فطرتی کیفیت اور اس کے طبعی قانون کے مطابق اسلام نے نماز میں چند افعال و اقوال شامل کئے ہیں تا کہ وہ ظاہری ہیئتیں جن سے ادب کا اظہار ہوتا ہے اس کے باطن میں بھی یہی جذبات پیدا کر دیں اور اِس کے بالمقابل روح کا تذلّل اور انکسار ان حرکاتِ ادب کے پیدا کرنے کا موجب بنے۔ پس نماز کے ظاہری اعمال و اقوال، خاص اوقات کی تعیین، قبلہ رو ہونا، ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا، رکوع و سجود کرنا صرف قلبی کیفیت کو بدلنے کے لئے مقرر ہیں اور یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اِن قلبی کیفیات ہی کے یہ نتائج ہیں۔"

(تفسیر کبیر۔ جلد 3، صفحہ 30)

(شعبہ تربیت جماعت احمدیہ کینیڈا)

رمضان شریف کے مبارک ایام میں مالی قربانیوں کی تحریک

مکرم خالد محمود نعیم صاحب، نیشنل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کینیڈا

رمضان المبارک میں انفاق فی سبیل اللہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ اور رمضان میں تو آپؐ کی سخاوت پہلے سے بھی بڑھ جایا کرتی تھی۔ اور آپؐ تیز ہواؤں سے بھی زیادہ جودوسخا کیا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب بدالوحی، حدیث نمبر 5)

زکوٰۃ

اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کیا کرو گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے زکوٰۃ دے۔“

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 15)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زکوٰۃ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”ایک اہم چندہ ہے جس کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ ایک نصاب ہے اور معین شرح ہے۔ عموماً اس کی طرف کم توجہ دی جاتی ہے۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 24 اگست 2004ء)

حضور انور نے خطبہ جمعہ 31 مارچ 2006ء میں فرمایا:

یہ بنیادی حکم ہے۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہے اُن کو ضرور ادا کرنی چاہئے اور اس میں بھی کافی گنجائش ہے۔ بعض لوگوں کی رقمیں کئی کئی سال بنکوں میں پڑی رہتی ہیں اور ایک سال کے بعد بھی اگر رقم جمع ہے تو اُس پر بھی زکوٰۃ دینی چاہئے۔ پھر عورتوں کے زیورات ہیں اُن پر زکوٰۃ دینی چاہئے۔ ... یہ ایک بنیادی حکم ہے اس پر بہر حال توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 21 اپریل 2006ء)

زکوٰۃ کا نصاب

زکوٰۃ ایسی جمع شدہ رقوم پر ہے جن پر ایک سال ہو جائے۔ موجودہ حالات میں زکوٰۃ کا نصاب کینیڈا کے لئے ساڑھے چار ہزار ڈالر 4,500 $ ہے۔ اگر اتنی رقم یا اتنی مالیت کے زیورات یا قیمتی دھاتیں کسی کے پاس ایک سال تک رہی ہوں تو ان کی مالیت پر اڑھائی فی صد (2.5%) زکوٰۃ واجب ہے۔ سونے، چاندی وغیرہ قیمتی دھاتوں اور زیورات جو عام استعمال میں نہ ہوں، پر زکوٰۃ کی ادائیگی ضروری ہے۔

احباب اور خاص طور پر بہنوں سے درخواست ہے کہ اگر اُن پر زکوٰۃ واجب ہے تو وہ رمضان المبارک میں اپنی زکوٰۃ ادا کر دیں۔

صدقۃ الفطر

☆ فدیہ کی شرح چھ کینیڈین ڈالر فی روزہ مقرر ہے۔

☆ کینیڈا میں فطرانہ کی شرح تین ڈالر فی کس ہے۔

☆ اسی طرح ہر کمانے والے کو کم از کم پانچ ڈالر فی کس عید فنڈ ادا کرنا چاہئے۔ عید فنڈ بھی نماز عید سے قبل ادا کرنا چاہئے۔

یاد رہے کہ فدیہ، فطرانہ اور عید فنڈ وغیرہ کا مقصد کم وسائل والے احباب کو اشیائے خورد و نوش اور اخراجات عید اور پارچات وغیرہ کی ضروریات کے لئے رقم کی فراہمی ہے۔

اس لئے فدیہ، فطرانہ اور عید فنڈ وغیرہ رمضان المبارک شروع ہوتے ہی ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تاکہ مستحق احباب تک جلد از جلد پہنچ سکے۔

جماعت احمدیہ میں مالی نظام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں حیرت انگیز مالی نظام قائم ہے اور ان مالی قربانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے اموال اور نفوس میں روز بروز غیر معمولی برکتیں عطا فرما رہا ہے۔ الحمدللہ۔

لازمی چندہ جات کی ادائیگی

لازمی چندوں کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 28 مئی 2004ء میں فرمایا:

”یہ بھی یاد رکھو کہ جو تم خرچ کرتے ہو اور جتنا تم بجٹ لکھواتے ہو اور جتنی تمہاری آمدن ہے یہ سب اللہ خوب جانتا ہے۔ اس لئے اس سے معاملہ ہمیشہ صاف رکھو۔ نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنے کے لئے اپنی تشخیص صحیح کرواؤ اور ادائیگیاں بھی صحیح رکھو تاکہ تمہاری حالت بہتر ہو اور تم نیکیوں میں ترقی کر سکو۔“

(خطبات مسرور۔ جلد 22، صفحہ 357)

چندہ عام یا وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ جات ہیں۔ ان چندہ جات کی بابرکت تحریک خود سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمائی ہے۔

چندہ جلسہ سالانہ

بعض دوست چندہ جلسہ سالانہ ہر ماہ باقاعدگی سے ادا نہیں کرتے۔ یاد رہے کہ یہ حصہ آمد یا چندہ عام ادا کرنے والوں کے لئے سالانہ آمد کا 1/120 حصہ یا ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہوتا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس بابرکت مہینہ میں صدقہ و خیرات اور دیگر مالی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے اموال اور نفوس میں برکت ڈالے۔ آمین

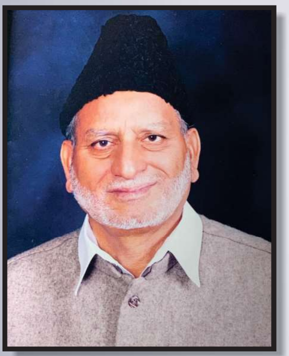

مکرم مولانا لطیف احمد شاہد کاہلوں صاحب

میرے شفیق والد مکرم مولانا لطیف احمد شاہد کاہلوں صاحب مبلغ سلسلہ

محترمہ امۃ القیوم انجم صاحبہ، کیلگری

میرے والد جو ایک واقف زندگی مبلغ سلسلہ تھے۔ 29 جولائی 2019ء کی سہ پہر ٹورانٹو، کینیڈا کے جنرل ہسپتال میں نمونیہ اور پھیپھڑوں میں انفیکشن کے باعث 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ کے آبا مدو کاہلوں ضلع سیالکوٹ سے ہجرت کر کے قادیان کے قریب حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحبؓ کی کوٹھی کے ساتھ دو فرلانگ کے فاصلے پر واقع گاؤں بھینی بانگر میں آباد ہوئے۔ اسی گاؤں میں میرے دادا 1904ء میں اور میرے والد 1938ء میں پیدا ہوئے اور دونوں پیدائشی احمدی تھے۔ میرے والد صاحب بتاتے تھے کہ اس گاؤں کی ایک خاتون کی قبر بہشتی مقبرہ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے مزار کی چاردیواری میں ہونا اس بات کو تقویت دیتا ہے کہ یہ مبارک گاؤں السابقون الاولون کا نمونہ دکھاتے ہوئے بغیر کسی تاخیر کے فوراً ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے دعویٰ پر ایمان لے آیا۔ گو بیعت کا تاریخی ریکارڈ موجود نہیں۔

میرے والد صاحب نے اپنی ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ ہجرت کے بعد سیالکوٹ رہائش پذیر ہوئے۔ میٹرک ربوہ سے کرنے کے بعد اپنے والد محترم چوہدری قائم الدین صاحب کی تحریک پر زندگی وقف کر دی۔

میرے والد محترم ایک نافع الناس، متوکل، صابر و شاکر، نمازوں سے گہرا لگاؤ رکھنے والے، نہایت دھیمے مزاج کے خدا تعالیٰ کے عاجز بندے تھے۔ آپ نے چار خلفائے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو دیکھنے کی توفیق پائی۔ درود شریف کثرت سے پڑھنے والے، استغفار کا ورد کرنے والے، ذکرِ الٰہی سے اپنی زبان کو تر رکھنے والے، خلافت سے انتہائی پیار کرنے والے اور تبلیغ احمدیت کا شوق رکھنے والے وجود تھے۔ ہر ایک سے خوشی سے ملتے، ہر ایک کے جذبات کا خیال رکھتے۔ کسی کی دل آزاری نہ کرتے۔ چھوٹے بڑے ہر ایک کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کرتے۔ دین کی طرف رغبت اور خدمتِ خلق کے کاموں کی طرف خاص توجہ دلاتے۔ انہیں باتوں کو سن کر خوش ہوتے کئی دفعہ اپنے بچوں کو ایک دو ہفتے کا دعائیہ پروگرام بنا کر دیتے اور پھر اس کی رپورٹ لیتے۔ اس پروگرام میں قرآن کریم کے بعض حصوں کی تلاوت۔ قرآنی دعائیں۔ استغفار کرنے اور درود شریف کا مخصوص تعداد میں ورد کرنے کی طرف توجہ دلاتے، صدقہ و خیرات، روزہ رکھنا اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں دعائیہ خط لکھنا، اس پروگرام میں شامل ہوتا تھا۔ آپ کی خواہش اور کوشش ہوتی کہ آپ کی اولاد کو کم از کم اِن ایام میں کثرت سے نیکیاں بجالانے اور درود شریف پڑھنے کی توفیق ملے۔ ایک دفعہ سورۃ نوح کی صبح و شام تلاوت اور حقیقۃ الوحی کا مطالعہ کرنے کا پروگرام بھی دیا۔ نمازوں کو انہماک سے پڑھنے کے عادی تھے۔ اپنی ایک بچی کی شادی کے بعد ایک دن گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے پوچھنے پر کہنے لگے کہ ہمارے گھر سے ایک نماز پڑھنے والے کی کمی ہو گئی ہے۔ یہ ان کی نماز سے محبت کا ایک انداز تھا جو کسی بھی دوسری محبت پر غالب تھا۔

میرے والد صاحب نے ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تعلیم یعنی دس شرائط بیعت پر پابند رہنے کی کوشش کی۔ ان کی زندگی وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ کے حصول کی کوشش میں گزری۔ وہ خدا کا خوف رکھنے والے ایک متقی انسان تھے۔ ڈائری لکھنے میں بہت باقاعدہ تھے۔ غالباً یہ امر بھی پیشِ نظر ہوتا ہو گا کہ ’چاہئے کہ ہر دن تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر شام تمہارے لیے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔‘

بطور مربیٔ سلسلہ آپ کی پہلی تقرری 1965ء میں ساہیوال (منٹگمری) میں ہوئی جہاں ساڑھے سات سال خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے بعد لاہور ماڈل ٹاؤن میں بطور مربی سلسلہ مقرر ہوئے۔ 1974ء کے پُر آشوب حالات میں آپ یہیں فرائض ادا کر رہے تھے۔

دسمبر 1975ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سیرالیون مغربی افریقہ میں بغرض تبلیغ بھجوایا۔ ڈیڑھ سال بعد ہی وہاں شدید بیمار ہو گئے اور اس بیماری کا اثر آپ کی زندگی کے آخری ایام تک رہا۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو واپس بلا لیا۔

آپ نے سیرالیون میں اپنی بیماری یا کسی بھی قسم کی تنگدستی یا پریشانی کا اشارتاً و کنایتاً ساری عمر اظہار نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور نہ صرف یہ کہ وہ پاکستان واپس آئے بلکہ چند ہی سال میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوبارہ وہیں تقرری ہوئی اور حضور کی دعاؤں سے چار سال یعنی 1982 سے 1986 تک خدمت دین کا فریضہ انجام دینے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میرے والد صاحب کے دل میں اسلام، احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کی ایک تڑپ تھی اور اس پیغام کو پہنچانے کی کوئی نہ کوئی راہ نکال لیا کرتے تھے۔ وہ پاکستان میں بس کا سفر کر رہے ہوتے تو اخبار الفضل کھول کر لوگوں کی توجہ احمدیت کے پیغام کی طرف پھیر دیتے۔ ناروے میں end of the world کے مقام پر پہنچے۔ کسی دنیاوی دکھاوے کی خاطر نہیں کہ اس سے تو وہ کوسوں دُور تھے بلکہ مسیح الزماں علیہ السلام کے پیغام کو کسی نفس تک پہنچا سکنے کی تمنا تھی جو وہاں پہنچ کر پوری کرنا چاہتے تھے، انہوں نے اپنے شوقِ تبلیغ کو ہمیشہ اپنا فرض سمجھ کر ادا کیا۔ وفات سے ایک روز قبل جب کہ پھیپھڑوں میں انفیکشن کے باعث بولنا بھی مشکل تھا، اپنی نرس کو مختصر الفاظ میں احمدیت قبول کرنے کی دعوت دی۔ میرے پاس کیلگری میں صرف ایک دفعہ تین ہفتے کے لئے آئے اس دوران بھی جب کہ کمزوری طبیعت کے باعث آپ کو اکیلے باہر جانے سے منع کیا ہوا تھا، آپ نے سکھوں کی عبادت گاہ گوردوارے میں جا کر انہیں پیغام حق پہنچا کر اپنی دلی تسکین کر لی۔ میرے پاس سے رخصت ہوتے ہوئے ایئرپورٹ کے راستے میں اپنی تازہ نظم ’سلام اے وقت کے امام‘ سنا کر گویا وہ ان فضاؤں میں بھی اس پیغام کو پھیلانے کی کوشش کر رہے تھے۔

خلافت سے انتہائی محبت، پیار اور ادب کا تعلق تھا اور یہی بات

اپنے بچوں میں دیکھنا چاہتے تھے۔ پاکستان میں ایم ٹی اے پر خطبہ جمعہ کے وقت کسی چھوٹے بچے کا بھی اپنی جگہ سے اٹھنا، آپ کی طبیعت پر گراں گزرتا تھا۔ اسی لئے گھر کے چھوٹے بچے بھی پانی کا گلاس اپنے پاس رکھا کرتے تھے کہ اس دوران اپنی جگہ سے اٹھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ خطبے کو انتہائی ادب کے ساتھ سننا، گھر کے ہر فرد پر ضروری تھا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد در اولاد کو قیامت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو زندہ رکھنے اور خلیفۂ وقت کے سلطان نصیر بننے کی توفیق دے۔ آمین

آپ غریبوں، یتیموں، بیواؤں اور ضرورت مندوں کا خود پر تنگی برداشت کر کے بھی خیال رکھنے کی طرف توجہ دلاتے رہتے۔ صلہ رحمی کی خاص طور پر تاکید کرتے۔ ایک دفعہ کسی نے قرض مانگا تو چاہا کہ خود گنجائش ہونے کے باوجود بچے کو بھی اس نیکی میں شامل کر لوں۔ چنانچہ اپنی بچی کو یہ بتا کر قرض دینے کو کہا کہ صرف ثواب میں شامل کرنے کی خاطر قرض اس کے ہاتھ سے دلوانا چاہتا ہوں۔ وہ انتہائی خاموشی سے نیکی کے کام کرنے کے عادی تھے۔ مگر کبھی کبھی بچوں کی تربیت کی خاطر ان کو بھی ساتھ شامل کر لیا کرتے۔ یتیم بچوں کو تحفے بنا کر دینے جاتے تو اپنی بچی کو اس غرض سے ساتھ لے جاتے کہ اسے بھی یتیموں کی خبر گیری کی طرف توجہ رہے۔ بچوں کو یتامیٰ فنڈ میں مستقل امداد کی طرف خاص کوشش کر کے شامل ہونے کا کہتے اور اس کے لئے عملی قدم بھی اٹھاتے۔ ایک دفعہ ایک بیمار بوڑھی رشتہ دار کا حال پوچھنے بچی کو ساتھ لے کر گئے تو پہلے الفضل سے ایک حدیث پڑھ کر سنائی تا کہ اس کو اس پر عمل کرنا آسان ہو جائے۔ گویا آپ کی نصیحت کا انداز بہت ہی پیارا تھا اور ایسا اس لئے بھی تھا کہ آپ زمانے کے امام، مہدیٔ وقت کی جماعت کے ایک ادنیٰ غلام تھے۔ اور آپ کے نمونہ کو اپنانے والے تھے۔ اور اس کی فوج کے ایک دلی محبت کرنے والے سپاہی تھے۔

میرے والد بہت خوددار اور منکسر المزاج تھے۔ ایک مربی کی حیثیت سے اپنا وقار بھی قائم رکھا اور کبھی جماعتی نمائندہ ہونے کا خیال فراموش نہ کیا۔ ایک واقفِ زندگی کا لیبل لگانا ہی کافی نہ سمجھا بلکہ ہمیشہ اس انتہائی باوقار خدمت کا نقش اپنی ذات پر جمائے رکھنے کی کوشش بھی کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں میدانِ عمل میں قدم رکھنے والے میرے خوش قسمت باپ کا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے محبت کی کیفیت میں کھو جانا اور آپ کے الفاظ کو ایک جوش اور روانی سے بیان کرنے کا انداز ایک خاص کیفیت لئے ہوئے ہوتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو گلے لگا کر دعاؤں کے ساتھ تبلیغ اسلام کے لئے رخصت کیا، چار سال کے بعد سیرالیون سے واپس آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے لندن میں ملاقات کے دوران آپ کو پیار سے اپنے ساتھ چمٹا لیا۔ اور دو تحفے عنایت فرمائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے وفورِ محبت سے اپنی دلی خواہش یعنی معانقہ کرنے کا اظہار ہی کر دیا۔

اللہ تعالیٰ میرے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عمر و صحت میں بہت برکت ڈالے کہ آپ کا دیا ہوا تحفہ میرے والد محترم نے آخر وقت تک اپنے ساتھ رکھا۔ آپ اپنے اور ہم سب کے پیارے امام کی کینیڈا تشریف آوری پر جہاں خوشی و مسرت سے معمور دل کے ساتھ قلم کو جنبش دیتے ہوئے کچھ یوں اظہار کرنے کی ادھوری کوشش کی۔

بستی بستی پھول کھلیں گے
نگری نگری مہکے گی
آئے گا وہ آنے والا
دل بھر کر ہم دیکھیں گے

وہاں خلیفۂ وقت کی طرف سے محبت بھرا تحفہ عنایت ہو جانا کتنا ہی دلربا لگا ہوگا۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

ربوہ کی سرزمین انہیں بہت پیاری تھی۔ وہ اس کے ماحول اور اس کے مکینوں کو تمام دنیا سے منفرد دیکھتے تھے۔ یہاں کے بچوں اور بڑوں کا ایک دوسرے کو راہ چلتے 'السلام علیکم' کا تحفہ پیش کرنا انہیں بہت بھلا معلوم ہوتا تھا۔ اس شہر کو سرسبز و شاداب دیکھنے کے لئے گھروں میں خود ہی پودے دے آتے تا کہ محلے کا کوئی گھر بھی ربوہ کی بستی کو سرسبز و شاداب اور ہرا بھرا بنانے کی دوڑ میں پیچھے نہ رہ جائے۔ آرام و آسائش کی خاطر تو کبھی بھی ربوہ سے ہجرت کرنے کو قبول نہ کرتے، مگر حالات کے آگے کبھی روک بن کر کھڑے بھی نہ ہوتے، بلکہ اپنے رب سے عجز و نیاز کے لئے اسی کے آستانہ پر سر جھکا دیتے اور اسی سے خیر کے طالب ہوتے۔ کینیڈا آنے سے قبل اپنے طبی معائنے کے لئے مقرر غیر از جماعت ڈاکٹر کو تبلیغ احمدیت کرنے کا موقع بھی ہاتھ سے نہ جانے دیا اور پھر کینیڈا آنے کے بعد بھی تبلیغ کے مختلف مواقع ڈھونڈتے رہتے، خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور اُن کا بہت احترام کرتے۔ ہم سے توقع کرتے کہ اپنے بچوں کو اردو سکھائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی کتب پڑھائیں۔ وقتاً فوقتاً یہ جائزہ بھی لیتے رہتے کہ بچے ایم ٹی اے کتنا دیکھتے ہیں جو ست ہوتا اسے پیار سے سمجھاتے۔

میرے والد ایک خاموش طبع اور اپنے جذبات پر بہت قابو رکھنے والے انسان تھے۔ وہ بے مقصد مجالس میں بیٹھنے اور غیر ضروری باتوں کے کرنے کو پسند نہ کرتے۔ وہ انتہائی متوکل اور بے نفس انسان تھے ان کے پاس موجود کتابیں ان کی طبیعت کی عکاسی کر رہی تھیں۔

بعد مرنے کے گھر سے میرے یہ ساماں نکلا

چندوں کی بروقت ادائیگی کرنے، صدقہ و خیرات کرنے، خدمت خلق کے کاموں میں حصہ لینے اور وصیت کے نظام سے منسلک ہو کر اپنا حساب جلد ادا کرنے کی طرف نہ صرف بچوں کو توجہ دلاتے بلکہ اس پر سب سے پہلے خود عمل کرنے کی کوشش کرتے۔ وہ حالات سے گھبرانے کی بجائے اپنے خدا کے آگے جھک جاتے۔ کبھی میں نے ان کو روتے یا پریشانی کا اظہار کرتے نہ دیکھا۔ ہاں یہ درست ہے کہ اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات پر ایک طرف تو غم کا انتہائی اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہاں بیٹی حضور فوت ہو گئے ہمارا حی و قیوم خدا زندہ ہے تو دوسری طرف اسی اثنا میں جذبات سے مغلوب کیفیت میں اپنی بیٹی کو گلے لگا کر آنسوؤں کا سیل رواں بھی جاری کر دیا جو صرف اور صرف اسی وقت کے لئے مخصوص تھا۔

قرآن کریم بہت خوبصورت آواز میں پڑھتے۔ اس کے مضامین پر غور کرتے۔ میری والدہ کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھایا اور بچوں کو بھی قرآن کریم ترجمے سے پڑھنے کی نصیحت کرتے۔ یہ خوبصورت شعر سنایا کرتے تھے۔

اے بے خبر بخدمتِ قرآں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

اے بے خبر انسان اس دنیا میں قرآن کی کچھ خدمت کر لے، اس سے قبل کہ آواز آئے کہ فلاں شخص اس دنیا میں نہیں رہا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سیرت پر مضامین لکھتے رہتے۔ ایک کتاب 'حکایاتِ رسولؐ' کے نام سے بھی لکھی۔ علم دوست شخصیت تھے۔ آپ کے مضامین روزنامہ الفضل ربوہ میں شائع ہوتے رہے۔ گاہے بگاہے احمدیہ گزٹ کینیڈا میں بھی آپ کے

مضامین اور منظوم کلام شائع ہوتا رہا۔ نماز باجماعت سے اُن کو بڑی رغبت تھی۔ آخری ایام میں کمزوری اور ضعف کے باوجود مسجد بیت الاسلام میں نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے جاتے رہے۔

کہتے ہیں کہ شکر گزاری انسان کو خدا تعالیٰ کا پسندیدہ بنا دیتی ہے۔ میں نے اپنے والد کو جہاں نمازوں کے ذریعے خدا کا شکر گذار بننے کی کوشش میں دیکھا وہاں لوگوں کی قدر کرنے والا اور شکر کے جذبات کا اظہار کرنے والا بھی پایا۔ سیرالیون میں قیام کے دوران ہم بچوں کے لئے ایک کیسٹ ریکارڈ کر کے بھیجی جو سورہ الرحمٰن کی تلاوت اور حضرت مظہر جانِ جاناں کے لڈو ملنے اور اس کے ہر ذرے پر خدا کا شکر گزار ہونے کے واقعہ پر مشتمل تھی۔ وفات سے تین ہفتے قبل بچوں کو بلا کر اور فون کر کے شکریہ ادا کیا اور وفات سے پہلے آخری دن بھی ہاتھ کی انگلی اوپر کرتے ہوئے خدائے رحمٰن کا شکر اپنی زبان سے ادا کیا۔

نماز کی بروقت ادائیگی کرتے، نوافل اور ذکرِ الٰہی میں وقت گزارتے۔ وفات سے کچھ گھنٹے قبل اپنی انتہائی کمزوری کی حالت میں تیمّم کر کے نوافل کی ادا کیئے۔ قرآن کریم کھول کر دیا تو اس کو پڑھنے کے بعد کچھ دیر کے لئے ذکرِ الٰہی میں مصروف رہے۔ مطمئن اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سب بچوں کی موجودگی میں اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن ۔

31 جولائی 2019ء کو مسجد بیت الاسلام میں محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مربی سلسلہ نے نماز عشاء کے بعد جنازہ پڑھائی۔

یکم اگست 2019ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد محترم مولانا چوہدری ہادی علی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کروائی۔

ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی نیز کیلگری، یوکے اور ناروے سے آئے ہوئے اعزا و اقارب نے شمولیت کی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت 4 ستمبر 2019ء کو اسلام آباد، ٹلفورڈ میں ابا جان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ، تین بیٹے مکرم نفیس احمد کاہلوں صاحب پیس ویلج، مکرم مولانا چوہدری محمود احمد طاہر صاحب پیس ویلج، مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب نائب امیر و مبلغ سلسلہ ناروے، چار بیٹیاں راقم الحروف امۃ القیوم انجم ریجنل صدر لجنہ اہلیہ مکرم منصور احمد انجم صاحب کیلگری، محترمہ شازی قانتہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب لندن، محترمہ سعدیہ قانتہ صاحبہ اہلیہ مکرم رانا مبشر احمد صاحب ٹورانٹو، محترمہ عطیۃ العزیز صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عابد حسین صاحب ٹورانٹو یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ میرے پیارے ابا جان کے درجات بلند کرے۔ اپنی بے انتہا رحمتیں، برکتیں اور فضل نازل کرے۔ اپنے پیاروں کا قرب عطا کرے اور ہمیں ان کی نیکیوں کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

قرض واپسی کی نیت سے لیا جائے

پھر ایک روایت میں آتا ہے جس شخص نے لوگوں سے واپس کرنے کی نیت سے مال (قرض پر) لیا اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادائیگی کرا دے گا اور جو شخص مال کھا جانے اور تلف کر جانے کی نیت سے لے گا اللہ تعالیٰ اسے تلف کر دے گا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الاستقراض واداء الدیون باب من اخذ اموال الناس یرید اداء ھا..)

تو نیت نیک ہونی چاہئے اللہ تعالیٰ بھی مدد فرماتا ہے اور اگر بری نیت ہوگی تو اس میں برکت بھی نہیں ہوگی۔ پس نیتوں کو صاف رکھنا چاہئے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ بعض لوگ صرف قرض اس لئے لیتے ہیں کہ چلو سہولت میسر آ گئی ہے، کہیں سے لے لو واپس تو کرنا نہیں تو ایسے لوگ نہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ نہیں لیتے بلکہ آپؐ نے فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے مورد ٹھہرتے ہیں۔

(کتاب تلقینِ عمل: ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، صفحات 369-373 مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ 5 نومبر 2011ء، صفحہ 3)

(مرسلہ شعبہ امور عامہ جماعت احمدیہ کینیڈا)

اگر روزہ نہ ہو میرا میں افطاری نہیں کرتا

مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب

ہے میرا جرم بس اتنا ، اداکاری نہیں کرتا
اگر روزہ نہ ہو میرا میں افطاری نہیں کرتا

مجھے اس شخص کی قربت سے تنہائی ہی بہتر ہے
جو اپنے یار لوگوں کی بھی ستاری نہیں کرتا

جو مجھ سے پیار سے بولے میں اس پر جان دیتا ہوں
میں اس کی سات پشتوں سے بھی غداری نہیں کرتا

میں شاعر ہوں مگر جھوٹے قصائد کا نہیں یارو!
میں دل کی نوکری کرتا ہوں سرکاری نہیں کرتا

مجھے بھولا نہیں مفلس سے گھر کا ایک وہ بچہ
جو سب کچھ دیکھتا تو ہے خریداری نہیں کرتا

میں غزلوں کی زمینوں میں محبت کاشت کرتا ہوں
میں سورج ہوں، اندھیروں کی طرفداری نہیں کرتا

وہ کیا ہے کہ مجھے دل توڑنا اچھا نہیں لگتا
سو میں سب کچھ سمجھ کر بھی سمجھداری نہیں کرتا

شکایت تو نہیں مالک ، فقط یہ عرض کرنی ہے
جسے دل دے چکا ہوں میں وہ دلداری نہیں کرتا

اب ایسے شخص کی دیوانگی پہ حیرتیں کیسی
جو اپنے ہی قبیلے سے وفاداری نہیں کرتا

کوئی تو ہے مبارک جو مجھے کہتا ہے لکھنے کو
میں اپنے شوق سے کوئی غزل جاری نہیں کرتا

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کینیڈا کے زیر اہتمام

گذشتہ سال 2019ء کی آخری شام

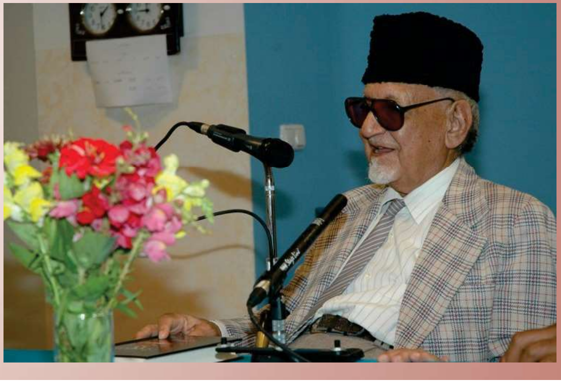

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب مضطر عارفی کی نذر کی

ایک خوبصورت مذاکرہ اور ایک یادگار مشاعرہ

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کینیڈا کے کنوینز بریگیڈیر (ر) عبدالغفور احسان صاحب نے 31 دسمبر 2019ء کی آخری شام کو مخصوص انداز میں الوداع کہتے ہوئے ایک خوبصورت مذاکرہ اور یادگار مشاعرہ منعقد کیا۔

خواتین کے لئے کمرہ نمبر 103 ویڈیو کے ذریعہ ٹی وی سیٹ پر تمام کارروائی دکھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

تقریب کا اہتمام احمدیہ ابوڈ آف پیس کے کمیونٹی ہال میں نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد کیا گیا۔ مذاکرے اور مشاعرے کے اعتبار سے یہ تقریب دو حصوں پر مشتمل تھی ۔ پہلے حصہ کی صدارت محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ اور دوسرے حصہ کی صدارت کے فرائض مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ادا کئے۔

ان کے ہمراہ مکرم سید طارق احمد شاہ صاحب، مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب، مکرم تسلیم الٰہی زلفی صاحب، مکرم اشعر منیب صاحب، مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب، مکرم عبدالکریم قدسی صاحب، مکرم پروفیسر مبارک احمد انصاری صاحب، مکرم کرنل (ر) دلدار احمد صاحب تشریف فرما تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو شامی دوست مکرم پروفیسر معتز قزق صاحب نے کی۔ ان آیات کا اردو ترجمہ عزیزم احسن اشعر صاحب نے پیش کیا۔ بعدہٗ مکرم ناصر احمد وینس صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عارفانہ منظوم کلام سے چند اشعار ترنم سے سنائے :

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدا الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

پھر مکرم شفیق احمد صاحب نے مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی مضطر صاحب کی نعت پیش کی:

آ کہ حسن یار کی باتیں کریں
یار کی دلدار کی باتیں کریں

بریگیڈیر (ر) عبدالغفور احسان صاحب نے مذاکرہ کے آغاز میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا تعارف کروایا اور بتایا کہ یہ کالج کس طرح دوسرے تعلیمی اداروں میں منفرد تھا۔ آپ نے اس ادارہ کے بارہ میں پاکستان کے علمی اور ادبی حلقوں کی معروف شخصیات کے چند تاثرات پیش کئے۔ آپ نے کہا کہ یہ دنیا کا واحد تعلیمی ادارہ تھا جس کے اساتذہ اپنے طلباء کے لئے راتوں کو رو رو کر دعائیں کرتے تھے۔

مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب کی شاعری پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے ان کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے تاثرات پڑھ کر سنائے۔

آپ کے بعد پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب نے اپنے استاد محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب کی 1954ء کے زمانہ کی پیاری یادوں میں سے چند یادوں کا تذکرہ کیا۔

جیسا کہ ان کے اشعار سے ظاہر ہوتا ہے کہ چوہدری صاحب قادر الکلام شاعر اور رقیق القلب انسان تھے، طلباء کے بہت ہمدرد تھے اپنے طالب علموں کی چھوٹی چھوٹی باتوں اور ضرورتوں پر ان کی نظر ہوتی تھی، کسی کی ذرا سی تکلیف سن کر ان کو جذبات پر قابو نہیں رہتا تھا۔ ہر موقع پر نہایت شفقت سے پیش آتے۔

محترم کرنل (ر) دلدار احمد صاحب نے کالج میں اپنے قیام 1952-53ء کے زمانہ کے چند واقعات کا ذکر کیا جب احرار کی مخالفت اپنے پورے زوروں پر تھی روزانہ لاہور میں جلوس نکلا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ہاسٹل کے نگران اور ایک انتہائی شفیق استاد تھے۔ جنہوں نے ان نامساعد حالات میں طلباء کی حفاظت کے سامان فرمائے۔

مکرم مولانا چوہدری ہادی علی صاحب
نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کا خطاب

مکرم کرنل صاحب کے بعد مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نے کہا کہ حضرت چوہدری محمد علی صاحب کی عظمت کی یہی بڑی دلیل ہے کہ 2019ء کی آخری شام ان کے تذکرے سے معمور ہے اور اُن کے اعزاز میں ہم سب یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ وہ ایک بڑے روایتی بزرگ تھے، رقت ان کے اندر موجیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح تھی۔ مولانا صاحب موصوف نے پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب کے کلام کی عظمت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے لازوال تاثرات جو تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں پیش کئے۔ یہ وہ بزرگ شاعر اور ولی اللہ تھے کہ جن کے ساتھ روحانیت اور دنیا کے علوم پوری طرح مجسم تھے اور ان سب کی رفعت کا سرچشمہ خلافت کے ساتھ آپ کی نبض کا چلنا تھا۔ مکرم مولانا صاحب نے آخر میں پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب کا ایک پنجابی شعر پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ وہ پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب تھے جن کے نام آج کی شام منعقد کی جا رہی ہے۔

اسی سائے شُکر دوپہر دے، سانوں کندھاں لیا لکو
سانوں یار نے جیتھے آ کھیا اسی اوتھے رہے کھلو

محترم پروفیسر مبارک احمد انصاری صاحب کا خطاب

پروفیسر صاحب نے خطاب کے آغاز میں تعلیم الاسلام کالج کے قادیان میں اجرا سے لے کر اس کے دورِ شباب تک کے اساتذہ کرام کا قدرے تفصیل سے ذکر کیا۔ آپ نے بتایا کہ پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب شعبہ فلاسفی کے انچارج تھے اور کالج کے بنیادی اساتذہ میں سے ایک تھے۔ جب 1945ء میں کالج میں داخل ہوا تو میرے ٹوٹریل گروپ کے انچارج پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب تھے وہ اپنے شاگردوں کی انگریزی درست کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ اکثر اداروں میں جن سے پروفیسر صاحب منسلک رہے آپ نے انگریزی پڑھائی، آپ کی انگریزی اعلیٰ درجہ کی تھی۔ بہت بلند پایہ شاعر تھے۔ پاکستان میں شاید ہی ایسا کوئی قابلِ دید مقام ہوگا جہاں آپ طلباء کے ساتھ نہ گئے ہوں، کالج ہوسٹل کے سپرٹینڈنٹ بھی رہے۔

مکرم پروفیسر مبارک احمد انصاری صاحب کی تعلیم الاسلام کالج

کے متعلق یادیں آئندہ کسی اشاعت میں ہدیہ قارئین کی جائیں گی۔

گلدستوں کا تحفہ

آپ کے خطاب کے بعد تمام شعراء کی خدمت میں تازہ پھولوں کے گلدستے تحفتاً پیش کئے گئے۔

چوہدری صاحب کے لندن مشاعرہ کی ویڈیو

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب کے مشاعرہ کی ایک ویڈیو دکھائی گئی۔

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کا خطاب

محترم پروفیسر صاحب موصوف نے اپنے خطاب میں بتایا کہ پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب سے میرا پہلا تعارف 1950ء میں ہوا تو معلوم ہوا کہ پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب نہ صرف ادبی حلقوں میں مشہور ہیں بلکہ اس وقت کے بڑے بڑے شعراء انہیں اپنا ہم مرتبہ سمجھتے ہیں اور اُن کا یہ حال تھا کہ اپنے کلام کی اشاعت ہرگز پسند نہیں کرتے تھے اور سناتے بھی نہیں تھے، یہ اُن کی طبیعت کا ایک خاصہ تھا۔

پھر آپ نے اس طویل تگ و دو کا ذکر کیا جس کے بعد محترم چوہدری صاحب کا کلام ''اشکوں کے چراغ'' شائع ہوا۔ ان کی شاعری کی خاص بات ان کی 'امیجری' ہے۔ آپ نے پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب کی ایک نمائندہ غزل کے چند اشعار پیش کئے:

گھرا ہوا تھا میں جس روز نقطہ چینوں میں
وہ بے لحاظ کھڑا تھا تماش بینوں میں
وہ اپنے عہد کی آواز کا ڈرایا ہوا
کھڑا تھا صورتِ دیوار ہم نشینوں میں
وہی لباس وہی خدوخال ہیں اس کے
وہ ایک پھول ہے خوشبو کے آبگینوں میں
کبھی تو اس سے ملاقات ہو گی جلسہ پر
کبھی تو آئے گا وہ وصل کے مہینوں میں
صلیبِ عشق پہ چڑھنے کی دیر تھی مضطرؔ
وہ پھول برسے گڑھے پڑ گئے زمینوں میں

محترم امیر صاحب کا خطاب

محترم امیر صاحب نے بتایا کہ پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب میرے براہ راست استاد تو نہیں تھے لیکن مجھے اس زمانہ میں کالج میں تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا جب محترم چوہدری صاحب وہاں پڑھایا کرتے تھے۔ ان سے پہلی ملاقات کا مجھ پر اور میرے والد صاحب پر اتنا زیادہ اثر تھا کہ بعد میں جب بھی کالج کا ذکر آتا تو والد صاحب ان کے بارہ میں پوچھتے اور کہتے کہ میں ان سے اس قدر متاثر ہوں اور میں نے بہت کم ایسے لوگ دیکھے ہیں جو اپنی پہلی ملاقات میں ایک انجانے شخص سے اتنی محبت اور اپنائیت کا اظہار کریں۔

چوہدری صاحب کو بطور سپرنٹنڈنٹ دیکھنے کا موقع ملا جس کے بارہ میں بہت سی باتیں مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔ ان کے ساتھ مجھے ہائیکنگ پر جانے کا موقع ملا، اس دوران ان کی شخصیت کو زیادہ قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ پیار محبت اور شفقت سے بھرا ہوا پایا، ہم سے جب کبھی غلطیاں ہوتیں تو وقتی طور پر اس پر ناراضگی کا اظہار ہوتا لیکن جلد ہی اتنی محبت سے پیش آتے کہ ہمیں وہ ناراضگی بھول جاتی۔ انہوں نے مجھے دو نصائح کیں پہلی یہ کہ مرکز میں جلسہ کے علاوہ کسی موقعہ پر آنے کا اتفاق ہو تو مجلس مشاورت کے موقعہ پر ضرور آیا کرو، اور دوسری بات یہ فرمائی کہ تم نے قادیان میں بزرگان کو نہیں دیکھا جو چلتے پھرتے فرشتوں کی مانند ہوتے تھے۔

دوسرا حصہ مشاعرہ

تقریباً آٹھ بجے اِس دلچسپ تقریب کا دوسرا حصہ شروع ہوا جس میں بڑی تعداد میں احمدی اور بعض دیگر شعراء نے اپنا کلام پیش کیا۔ اور داد وصول کی۔ اِس حصہ کی صدارت مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔

شعری نشست کا آغاز حسب روایت ناظم مشاعرہ مکرم عبدالحمید حمیدی صاحب کے کلام سے ہوا:

اس شہر میں جنگل کا لہو بول رہا ہے
یوں خاک میں صندل کا بدن ڈول رہا ہے
اب طُور پہ جانے کی بھلا کس کو ہے خواہش
ہم جب بھی پکاریں وہ خدا بول رہا ہے
ٹھہرا ہے سزاوار ہمیشہ ہی یہاں عشق
یہ مشغلہ پھر بھی صدا انمول رہا ہے

آپ کے بعد مکرم عثمان خاں صاحب نے اپنی نظم 'غمِ دل' پیش کی۔

عثمان ان سے ہوگی ملاقات جلد ہی
امید کی کرن کو ستارہ کرے کوئی

اِن کے بعد جناب ریاض الوارث صاحب نے اپنا کلام پیش کیا:

آج حاصل ہے صحبتِ یاراں
ریاض کس بات کا تجھے غم ہے

مکرم کفیل احمد صاحب نے غزل پیش کی۔

بند دروازے سے آتی روشنی اچھی لگی
جھانک کر باہر جو دیکھا زندگی اچھی لگی
ہجرت نے مجھ کو یوں تو بہت کچھ دیا مگر
مٹی کی میری خوشبو تو آنگن میں رہ گئی

احمدیہ ابوڈ آف پیس کے مکرم قدرت اللہ عدنان صاحب نے آزاد کلام پیش کیا۔

جواب دے کے میں اس کی گلی سے نکلا تھا
ابھی تلک میرا پیچھا سوال کرتا ہے
زیست اپنی تمام ہونے لگی
فہم و تفہیم کے مراحل میں

مکرم مقصود چوہدری صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں پنجابی اور اردو کلام کہتے ہیں۔ سال کے اختتام پر یوں گویا ہوئے۔

کوئی ہار گیا کوئی جیت گیا
یہ سال بھی آخر بیت گیا

نوجوان شاعر مکرم بابر عطا صاحب جانے پہچانے شاعر جن کے کلام کا مجموعہ ''آنکھیں آنسو خواب'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

شمع کے ساتھ وفاؤں کا اجالا بھی گیا
رات تاریک رہی چاند کا ہالہ بھی گیا
میں تھا پروانہ اسی شمعِ وفا کا بابر
جس کے بجھتے ہی مرا اپنا حوالہ بھی گیا

مکرم نجیب اللہ ایاز صاحب نے حمد کے کچھ بند اور غزل کے اشعار پیش کئے اور خوب داد وصول کی۔

مری تشنگی کو جواز دے کبھی زیرِ لب آواز دے
میں کروں جو سجدۂ جاں بلب، تو کرم سے اپنے نواز دے
میں کہ ظلمتوں کا اسیر ہوں، میں فقیر ابنِ فقیر ہوں
تری بخششوں کی طلب میں ہوں، مرے دل کو سوز و گداز دے

مکرم شعیب ناصر صاحب نے اپنے راہنماؤں کا رونا یوں رویا:

نکلے وہ چور جن کو بنایا تھا راہنما
اِن حاکموں کے ظلم نے تنہا کیا مجھے
اپنی ہی غلطیوں کی ملی ہے مجھے سزا
شعروں کے انتخاب نے رسوا کیا مجھے

مکرم بشارت ریحان صاحب نے قطعہ اور غزل پیش کی۔

جاتے جاتے دے گیا آنکھوں کو جو برسات ہے
اس کی جانب سے ملی مجھ کو یہی سوغات ہے

میں خوں بہا بھی مانگتا ان سے تو کس طرح
میرے سبھی عزیز میرے قاتلوں میں تھے

مکرم کرنل (ر) وسیم شاہد صاحب نے پہلی بار مشاعرہ پڑھنے کی سعادت پائی:

کاغذ کی کشتیوں میں بہے جا رہے ہیں لوگ
طوفاں سے سازباز بھی فرما رہے ہیں لوگ
مٹی کے مرقدوں پہ جلاتے ہیں روشنی
اپنے کئے کی خود ہی سزا پا رہے ہیں لوگ

نوجوانوں کے محبوب مکرم عاصم جاسر صاحب یوں گویا ہوئے:

سلسلے عمر بھر بھی ہوتے ہیں
معجزے بے اثر بھی ہوتے ہیں
ستم کی دھوپ میں بادل شناس کیسے ہوئے
کہ دُور ہو کے بھی ہم آس پاس کیسے ہوئے

مکرم انصر رضا صاحب نے بھی اپنا شکوہ حاضرین کے روبرو رکھا:

اس نے کہا کہ میرے لئے تم دعا کرو
میں نے کہا کہ تم بھی ستم کم کیا کرو

مکرم سلمان اطہر صاحب نے اپنے منفرد انداز میں گئے سال کا درد بیان کیا:

پلک جھپکنے نہ پائی کہ سال بیت گیا
دوبارہ نیند نہ آئی کہ سال بیت گیا
نیا ہے سال نئی بود و باش کیا معلوم
ہمیں خبر نہیں بھائی کہ سال بیت گیا

مشاعرہ میں امریکہ سے خاص طور پر تشریف لائے ہوئے جماعت احمدیہ کے معروف شاعر جناب عبدالکریم قدسی صاحب نے اپنے کلام سے حاضرین کے دل موہ لئے:

ہر چوک کو ہر بیدار کو پھانسی دے دو
چور نہ پکڑو چوکیدار کو پھانسی دے دو
طبیعت کو خوشامد کا ہنر اچھا نہیں لگتا
منافع بخش سودا ہے مگر اچھا نہیں لگتا
جو ہجرت کی تو دل اپنا پرانے گھر میں چھوڑ آئے
سو اب اچھے سے اچھا بھی ہو گھر اچھا نہیں لگتا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے ایک دیرینہ دوست اور معروف شاعر جناب تسلیم الٰہی زلفی صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں ایک قطعہ اور غزل پیش کی:

یوں دیا گھر میں جلانا چاہئے
روشنی باہر بھی جانا چاہئے
وہ سمندر ہے تو واپس اپنے گھر
اس کو بادل بن کے آنا چاہئے
پھل دیئے جاتا ہے آنگن کا درخت
اب کوئی پتھر بھی آنا چاہئے

مکرم سید منیب اشعر صاحب ملیح آبادی جن کا مجموعہ کلام ''کلیات اشعر'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے، اپنے درویشانہ انداز میں یوں گویا ہوئے:

زندگی کی نہ دے دعا مجھ کو
اور دے دے کوئی سزا مجھ کو
تاکہ پسپائی پہ ہو مجبور شرمندہ رہے
درد جب حد سے بڑھے تو مسکرانا چاہئے
عشق کا لمحہ بھی آتا ہے محبت میں ضرور
ہاں مگر اس ایک لمحے کو زمانہ چاہئے

میر مشاعرہ مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نے پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ایک خوبصورت نظم کے اشعار سنائے:

مضطر تھا وہ محمد علی عارفی بھی تھا
چلتی تھی اس کی نبض خلافت کے ساتھ ساتھ
وہ ایسا اہلِ حق تھا کہ دیکھیں تو لاجرم
ملتے تھے اُس کے رنگ ولایت کے ساتھ ساتھ
وہ ایک شخص تھا، تھا بظاہر وہ عام شخص
پر اصل میں، تھا وصل میں ہر ایک سے جدا
دنیا سے وہ اٹھا تو اٹھا داستاں کے ساتھ
کرتے تھے لوگ بات کہ تھا بندۂ باخدا

تقریب کے آخر میں مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کو کلام پیش کرنے کی درخواست کی مگر انہوں اپنے حافظہ کو الزام دیتے ہوئے معذرت کی اور حافظہ پر بہت زور دیا تو کہا:

نام خیر الانام کا لکھا ایک ہی لفظ کام کا لکھا

اس طرح یہ خوبصورت ادبی محفل ساڑھے نو بجے اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی اور حاضرین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

نمائندہ خصوصی: محمد اکرم یوسف

مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب کی یاد میں ایک مذاکرہ اور ایک مشاعرہ کی چند جھلکیاں

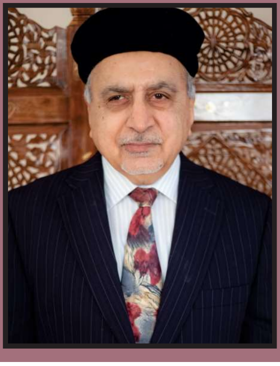

ٹرانٹو میں جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بابرکت انعقاد

نمائندہ خصوصی: محمد اکرم یوسف

جلسہ سیرۃ النبیؐ وان امارت

ماہ دسمبر 2019ء کے وسط میں کی تمام جماعتیں جلسہ سیرۃ النبیؐ کی بابرکت مجالس کے انعقاد میں مصروف تھیں۔وان جماعت نے 15 دسمبر 2019 اتوار کی شام اپنے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ وآلہ وسلم کے حالاتِ زندگی اور پاک سیرت سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام کی روشنی میں استفادہ کرنے کا اہتمام کیا۔اس مقدس تقریب کے لئے مسجد بیت الاسلام کی تزئین وآرائش کی گئی۔اور نماز مغرب وعشا کی ادائیگی کے بعد تقریباً پانچ بج کر بیس منٹ پر جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

اِس جلسہ کی صدارت محترم ملک کلیم احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔سٹیج پر آپ کے ہمراہ مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا، محترم محمد زبیر منگلا صاحب لوکل امیر وان جماعت اور مکرم امتیاز احمد سرا صاحب مربی سلسلہ وان تشریف رکھتے تھے۔

مکرم سید لبیب احمد جنود صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔اور آیات کا انگریزی ترجمہ مکرم ملک فاتح صاحب اور اردو ترجمہ مکرم شیخ بشارت احمد صاحب نے پیش کیا۔

عزیزم عمران حفیظ صاحب نے نظم کے چند اشعار ترنم سے سنائے جن کا انگریزی ترجمہ عزیزم خبیب احمد صاحب نے پیش کیا۔

اجلاس کی پہلی تقریر مکرم امتیاز احمد سرا صاحب مربی سلسلہ وان نے کی۔آپ کا موضوع تھا ''آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم بحیثیت مربی اعظم''۔آپ نے صحابہؓ کا اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ عشق اور کامل فرمانبرداری کا نقشہ کھینچتے ہوئے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 22 کی تلاوت کی اور تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بیان فرمودہ ایک حوالہ پیش کیا جو لوقا (43-45:6) میں درج ہے۔

آپؐ فرماتے ہیں کہ کوئی اچھا درخت برا پھل نہیں لاتا اور نہ ہی برا درخت اچھا پھل لاتا ہے، ہر درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔اسی طرح نیک سیرت انسان جس کے دل میں نیکی ہو وہ اپنے خزانے سے نیکیاں ہی تقسیم کرے گا۔دوسرے معنوں میں درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے دنیا کے سامنے ایک کامل اور پاکیزہ تعلیم نہ صرف پیش کی بلکہ اپنے عملی نمونہ سے اِن تعلیمات کا عکس اپنے صحابہؓ کے روبرو رکھا اور وہ جاں نثار صحابہؓ جو ہر لمحہ آپؐ پر جان نچھاور کرنے کے لئے بے چین رہتے تھے۔اور ایک دوسرے سے سبقت لے جانا چاہتے تھے، آپؐ کی تعلیمات کو من وعن اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیتے تھے۔آپؐ کا وجود ایک نور مجسم تھا جس سے روشنی پا کر صحابہؓ نے نہ صرف صحرائے عرب کی تاریکیوں کو دور کر دیا بلکہ قیصر وکسریٰ کے ایوانوں میں نور محمدی کی شمعیں فروزاں کر دیں۔

خود آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابہ کے متعلق فرمایا کہ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں۔ان میں سے جس کی تم اقتدا کرو گے، ہدایت پا جاؤ گے۔

مکرم مربی صاحب موصوف نے وقت کی کمی کی وجہ سے صرف آنحضرت ﷺ کے ایک صحابی حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا جنہوں نے عین شباب یعنی 27 سال کی عمر میں اسلام قبول کیا، مصائب کی آندھیاں جھیلیں بدر اور احد کی جنگوں میں اپنی بہادری اور شجاعت کے کارنامے دکھاتے ہوئے میدانِ احد میں شہادت پائی:

چہ خوش رسمے بنا کردند بخاک وخوں غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقاں پاک طینت را

ترجمہ: خاک وخون مین لوٹنے پوٹنے کی کیسی اچھی رسم کی بنیاد ڈالی ہے۔ان پاک فطرت عاشقوں پر خدا تعالیٰ رحمت فرماتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صحابہ کرام کے بارہ میں۔17 فروری 1904ء کے الہام میں بتایا گیا:

''جنگِ بدر کا قصہ مت بھولو'' (تذکرہ صفحہ 1047)

تقریر کے آخر میں مربی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کی جانب متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور کچھ عرصہ سے بدری صحابہ کے حالات پر مبنی خطبات ارشاد فرما رہے ہیں تا کہ ہم صحابہ کرام کی زندگی کے پاک اور مطہر نمونوں سے کچھ سیکھ سکیں۔آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس نظارے کا بھی ذکر کیا جس میں آپ کی توجہ بار بار اس آیت کی طرف مبذول کروائی جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

تو کہہ دے کہ میری عبادت نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

(سورۃ انعام 163:6)

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

ان کی تقریر کے بعد وان ایسٹ کے دو خدام مکرم عاقب منصور صاحب اور مکرم طلحہ مزمل صاحب نے نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش کی۔

آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم بحیثیت داعی الی اللہ

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ''آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم بحیثیت داعی الی اللہ'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

آپ نے رسول اللہ ﷺ کے لقب اور مقام خاتم النبیّن کی حقیقت اور جامعیت کا ذکر کیا نیز لفظ 'خاتم' کے حقیقی اور مجازی پانچوں لغوی معنوں پر روشنی ڈالی۔انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کے حوالہ سے بتایا کہ جماعت احمدیہ اس لفظ کے تمام معنوں کو رسول اللہ ﷺ کے لئے تسلیم کرتی ہے۔بشرطیکہ وہ معنے آپؐ کی فضلیت کے پہلو اور آپؐ کے مقام بلند کو بیان کریں۔اس لفظ کے وہ معنے اور مفہوم جو آپؐ کے مقام میں ذرّہ بھر بھی تخفیف کریں، جماعت انہیں ردّ کرتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی خاتمیّت کے پہلو کو لے کر انہوں نے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ اس لفظ میں جو نقش پیدا کرنے کے معنے ہیں۔یہ ہمارے لئے ایک لائحہ عمل لئے ہوئے ہیں۔اپنی حالتوں کو درست کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی مہر کے نقوش کو اپنے اوپر

ثبت کرنے کی ضرورت ہے۔اسی طرح اس مہر کو دیگر مسلمانوں پر اور غیر مسلموں پر بھی ثبت کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ بھی آپؐ کی خاتمیت کے تحت آ کر اللہ تعالیٰ کے دین میں شامل ہوں۔

انہوں نے اس ضمن میں بتایا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آیت خاتم النبیّین کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ آنحضرت ﷺ تم میں سے ایسے ویسے مردوں کے باپ نہیں بلکہ انبیاءؑ کے بھی باپ ہیں۔ یاد رہے کہ آنحضرت ﷺ وہ خاتم الانبیاء ہیں کہ ان کا اثر ہر قوم اور ہر گروہ پر پڑنے والا ہے نہ کہ ان کی قوم اور امّت پر دوسروں کا اثر پڑے۔آنحضرت ﷺ کے مقام کو سمجھو اور غیروں سے اثر قبول کرنے والے نہ بنو۔ ساری قومیں آنحضرت ﷺ کی قوم کے زیرِ نگیں آنے والی ہیں۔اپنی تہذیب کی قدروں کو سمجھیں اس میں ہی آپ کا سکون مضمر ہے۔ ... یہی وہ میدان ہے جس میں آپ نے فتح حاصل کرنی ہے۔آپ آنحضرت ﷺ کی خاتمیّت کی حفاظت کریں، حفاظت کا حق ادا کریں۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے اس ارشاد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انہوں نے احبابِ جماعت کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی اور رسول اللہ ﷺ کی خاتمیت کے تحت جو ذمہ داری جماعت پر عائد ہوتی ہے اسے کماحقہٗ نبھانے کی استدعا کی۔علاوہ ازیں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا درجِ ذیل اقتباس بھی پڑھ کر سنایا۔آپؒ فرماتے ہیں:

''ہر وہ شخص جو کسی اور میں پاک تبدیلی پیدا کرتا ہے وہ ایک مہر کا مقام رکھتا ہے،...اس پہلو سے اپنے بچوں کی بھی حفاظت کریں ان کو چھوٹے چھوٹے خاتم بنالیں جو آنحضرت ﷺ کی خوبیوں کو دوسروں میں رائج کرنے کی طاقت رکھیں۔اگر مہر پر دوسری مہر لگ جائے اور وہ مہر مٹ جائے تو اس کو مہر کہا ہی نہیں جاتا۔پس آپ وہ مہر بنیں جو غیر اللہ کا اثر قبول نہ کرے ورنہ آپ کے نقوش مٹ جائیں گے۔آپ اپنی مہر کو جب جس پہ ثبت کریں گے جو آپ سمجھ رہے ہیں وہ اس پر ثبت نہیں کرے گی کیونکہ دنیا نے اس کے نقوش بدل دیئے ہوں گے۔پس سمندر کی لہروں کی طرح جو ریت پر کچھ نقشے بناتی ہیں اپنے نقشے ایسے نہ بنائیں کہ ہر اٹھنے والی لہر اس نقشے کو پھر بدل جائے۔آج کی لہروں نے کچھ اور نقشے کھینچے ہیں کل کی لہریں کچھ اور نقشے بنا جائیں۔آپ نے تو دائماً آنحضرت ﷺ کی مہر نبوت کا نقشہ اپنے اندر بنانا ہے اور پھر اس کو جاری کرنا ہے۔پس جب تک اپنے بچوں میں جاری نہیں کریں گے آئندہ نسلیں سنبھالی نہیں جاسکیں گی۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2/جون 1997ء بحوالہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 8 اگست 1997ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول اللہ ﷺ کی خاتمیت کے نقوش اپنے اوپر قائم کرنے اور انہیں دوسری قوموں پر نقش کرنے کی توفیق دے۔

آپ کے ایمان افروز خطاب کے بعد پانچ اطفال عزیزان امان خلیفہ، فاتح زمران ہادی، تاشف ندیم، ثاقب جاوید اور سبحان طارق سلمہم نے مل کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کردہ پُرشوکت قصیدہ کے اشعار سے حاضرین کو مسحور کر دیا۔

محترم ملک کلیم احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے مختصر اختتامی خطاب کے ساتھ یہ پُر معارف تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

جلسہ کے بعد حاضرین کے لئے ریفریشمنٹ کا اہتمام کیا گیا تھا۔اِس تقریب میں سات سو سے زائد احباب وخواتین شامل ہوئے۔

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پیس ویلج جماعت کا جلسہ

پیس ویلج جماعت نے 14 دسمبر 2019ء ہفتہ کی شام اپنے پیارے آقا محسنِ انسانیت اور رحمۃ اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے ایمان افروز واقعات کو بیان کرنے کا اہتمام کیا۔اِس مقدس تقریب کے لئے مسجد بیت الاسلام کو خاص طور پر سجایا گیا۔اور نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد تقریباً سات بج کر پچاس منٹ پر جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

اِس جلسہ کی صدارت محترم ملک کلیم احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ان کے ہمراہ اسٹیج پر مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی سلسلہ پیس ویلج، مکرم طارق شبلی صاحب، امیرِ مقامی اور مکرم عطاء المنان صاحب مربی سلسلہ تشریف رکھتے تھے۔

مکرم عظیم احمد چیمہ صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ان آیات کا انگریزی ترجمہ مکرم طلحہ چیمہ صاحب اور اردو ترجمہ مکرم عامر احمد رانا صاحب نے پیش کیا۔

عزیزم شفاعت احمد صاحب نے نظم کے چند اشعار ترنم سے سنائے جن کا انگریزی ترجمہ عزیزم جلیس احمد صاحب نے پیش کیا۔

مکرم کلیم احمد ملک صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنے مختصر خطاب میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقدیس اور برکات کا ذکر کیا اور پروگرام کی تفصیلات بیان کیں۔

اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ریان احمد چیمہ صاحب نے کی آپ کا موضوع تھا۔''آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم کی بچوں سے محبت'' آپ کی تقریر انگریزی میں تھی۔

جس کے بعد مکرم عطاء المنان صاحب مربی سلسلہ نے بھی انگریزی میں تقریر کی آپ کا موضوع تھا ''آنحضرت ﷺ: امن وسکون کا نمونہ''۔

آپ نے کہا آج جس معاشرہ میں ہم رہ رہے ہیں اس میں سب سے زیادہ ضروری چیز امن اور سکون ہے۔ہم کس طرح یہ امن اور سکون حاصل کر سکتے ہیں۔اس امن اور سکون کی تلاش کے لئے ہمیں اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنی چاہیئے۔

جب ہم آنحضرت ﷺ کی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں تو آپؐ کی زندگی میں اتنی زیادہ مشکلات تھیں کہ ایک عام انسان اُن کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''خیال کرنا چاہئے کہ کس استقلال سے آنحضرتؐ اپنے دعویٔ نبوت پر باوجود پیدا ہوجانے ہزاروں خطرات اور کھڑے ہوجانے لاکھوں معاندوں اور مزاحموں اور ڈرانے والوں کے اول سے اخیر دم تک ثابت اور قائم رہے۔ برسوں تک وہ مصیبتیں دیکھیں اور وہ دکھ اٹھانے پڑے جو کامیابی سے بکلی مایوس کرتے تھے۔اور روز بروز بڑھتے جاتے تھے۔کہ جن پر صبر کرنے سے کسی دنیوی مقصد کا حاصل ہوجانا وہم بھی نہیں گذرتا تھا۔بلکہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے از دست اپنی پہلی جمعیت کو بھی کھو بیٹھے۔اور ایک بات کہہ کر لاکھ تفرقہ خرید لیا اور ہزاروں بلاؤں کو اپنے سر پر بلا لیا۔وطن سے نکالے گئے۔قتل کے لئے تعاقب کئے گئے۔گھر اور اسباب تباہ اور برباد ہوگیا۔بارہا زہر دی گئی۔اور جو خیر خواہ تھے وہ بدخواہ بن گئے۔اور جو دوست تھے وہ دشمنی کرنے لگے۔اور ایک زمانہ دراز تک وہ تلخیاں اٹھانی پڑیں کہ جن پر ثابت قدمی سے ٹھہرے رہنا کسی فریبی اور مکار کا کام نہیں۔''

(براہین احمدیہ۔روحانی خزائن، جلد 1، صفحہ 108)

ان سب مشکلات اور مصائب کے باوجود احادیث میں آتا کہ صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے کسی کو اتنا مسکراتے نہیں دیکھا جتنا کہ آنحضرت ﷺ مسکرایا کرتے تھے۔

تو آپؐ کس وجہ سے مسکراتے تھے؟ اتنے مصائب کے باوجود آپؐ کس طرح ہمیشہ امن کی حالت میں تھے۔کس طرح آپؐ پر ایک سکون طاری رہتا تھا؟

یہ محض اس لئے تھا کہ آپؐ نے امن اور سکون کے منبع کے

ساتھ پختہ تعلق قائم کر لیا تھا۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ پختہ تعلق قائم کر لیا تھا۔

پھر آپ نے سورۃ النجم کی آیت نو اور دس کا حوالہ دیا جس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

پھر وہ نزدیک ہوا۔ پھر وہ نیچے اتر آیا۔ پس وہ دو قوسوں کے وتر کی طرح ہو گیا یا اس سے بھی قریب تر۔ (سورۃ النجم 53:9-10)

پس اگر ہم اپنی زندگیوں میں امن وسکون قائم کرنا چاہتے ہیں تو لازمی ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کریں۔ ہم آنحضرت ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر چلیں۔ آپؐ کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کریں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیا اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا۔ اس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔ اور میں اس جگہ یہ بھی بتلاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ سو یاد رہے کہ وہ قلبِ سلیم ہے یعنی دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے اور دل ایک ابدی اور لازوال لذت کا طالب ہو جاتا ہے۔ پھر بعد اس کے ایک مصفّٰی اور کامل محبت الٰہی بباعث اس قلبِ سلیم کے حاصل ہوتی ہے اور یہ سب نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ یعنی ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔"

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 64-65)

اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کی نمائندگی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اب آپؑ کے خلفائے کرام کو ملی ہے۔ چنانچہ اگر ہم امن اور سکون حاصل کرنا چاہتے ہیں تو لازمی ہے کہ اپنے آپ کو خلیفۂ وقت کے ساتھ جوڑیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"جماعت احمدیہ کے افراد ہی وہ خوش قسمت ہیں جن کی فکر خلیفۂ وقت کو رہتی ہے۔... کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفۂ وقت کی نظر نہ ہو۔ اور اس کے حل کے لئے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔ اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو۔... دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم تصور میں، میں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جون 2014ء مطبوعہ روزنامہ الفضل یکم اگست 2014ء)

دوسری تقریر مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب، مربی سلسلہ پیس ویلیج کی تھی۔ آپ نے "ہمارے معاشرہ میں اسلامی اقدار کی تشکیل" کے موضوع پر اپنے اردو اور انگریزی میں خطاب فرمایا۔

آپ نے تقریر کا آغاز قرآن مجید کی سورۃ انفال کی آیت 25 تلاوت کی جس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہا کرو جب وہ تمہیں بلائے تا کہ وہ تمہیں زندہ کرے اور جان لو کہ اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوتا ہے اور یہ بھی (جان لو) کہ تم اسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔ (سورۃ انفال 8:25)

اس کے بعد آپ نے پہلے مکہ والوں کی اخلاقی اور دینی بدحالی کو بیان کیا تا کہ یہ سمجھنا آسان ہو جائے کہ آنحضرت ﷺ کو کس قسم کے معاشرہ سے پالا پڑا تھا اور کس قسم کی برائیاں ان میں موجود تھیں اور مذکورہ بالا آیت میں یہ جو بیان فرمایا گیا" کہ تا کہ وہ تمہیں زندہ کرے" کا مضمون واضح کیا جا سکے۔

ایک بہت بڑی تبدیلی جو آنحضرت ﷺ نے پیدا کی وہ مزاجوں میں مثبت تبدیلی تھی۔ مثلاً عربوں میں پانچ وقت شراب پینے کی عادت تھی جسے آپؐ نے پانچ نمازوں میں بدل دیا اور فرمایا کہ پانچ نمازوں کی ادائیگی سے ایک انسان کے روحانی گند اسی طرح صاف ہو جائیں گے جس طرح کہ کوئی پانچ مرتبہ انسان کے نہانے سے اس کے جسمانی گند صاف ہو جاتے ہیں۔

آپؐ نے اپنے ماننے والوں کو باہمی محبت میں باندھ کر ایک ایسی معاشرتی قدر کا قیام فرمایا کہ جو پہلے ناپید تھی۔ چنانچہ جب ہجرت مدینہ ہوئی تو مہاجرین و انصار مدینہ میں جو مؤاخات قائم فرمائی انسانی تاریخ اس کی مثال لانے سے قاصر ہے۔ اس کے علاوہ بیویوں سے حسن سلوک اور بیٹیوں کو اللہ کی رحمت قرار دیا۔

عرب معاشرہ میں ایک سقم یہ تھا کہ تکبر، حسد اور ذاتی برتری کا بہت احساس تھا۔

آنحضرت ﷺ نے عاجزی، فروتنی اور تواضع اختیار کرنے پر لوگوں کو آمادہ کیا اور فرمایا خدا تعالیٰ عاجزی کو پسند کرتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپؐ نے اپنا ذاتی اسوہ صحابہ کے سامنے رکھا۔

الغرض اہلِ عرب اور مکہ و مدینہ کے ماحول میں جو معاشرتی کمزوریاں اور برائیاں تھیں ان کو بدل کر نیکی اور تقویٰ کے مزاج قائم فرمائے۔

آخرت کی طرف زیادہ خیال رکھنے کی طرف زور دیا، لین دین کے معاملات میں دیانتداری اور رواداری کو رواج دیا، غریبوں، مسکینوں، یتیموں اور بیواؤں کے حقوق کے قیام پر تربیت فرمائی، اور وہ معاشرہ جو ہر طرح سے گناہوں میں الجھا ہوا تھا اس کی اصلاح کی اور ایک روحانی انقلاب برپا کیا۔

اللّٰھم صل علی محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

آخر میں محترم ملک کلیم احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے مختصر اختتامی خطاب کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ یہ پُر شوکت تقریب نو بجے شب اختتام پذیر ہوئی۔

جلسہ کے بعد حاضرین کے لئے ریفریشمنٹ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں آٹھ سو سے زائد احباب و خواتین شامل ہوئے۔

جماعت ٹرانٹو کے حلقہ جات میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ

اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ ٹورانٹو امارت کے پانچ حلقہ جات میں 15 دسمبر سے 22 دسمبر کے دوران سیرۃ النبی صلی اللہ وآلہ وسلم کی پانچ تقریبات کا انعقاد ہوا۔ ان تقریبات میں صدارت کے فرائض مکرم عثمان احمد صاحب لوکل امیر ٹرانٹو نے ادا کئے۔ اور مربیان سلسلہ مکرم آصف احمد خاں صاحب اور مکرم مولانا انصر رضا صاحب نے تقاریر کیں۔

مسجد بیت العافیت، مسجد بیت الحنیف، نارتھ یارک اور ٹرانٹو سنٹرل کے مراکز نماز میں منعقد ہونے والے اِن جلسوں میں کل حاضری تقریباً 470 تھی۔

اِن مجالس کی خاص بات کوئز پروگرام تھا۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ، اسلامی تاریخ پر مبنی سوالات پوچھے گئے۔ تمام احباب نے کوئز پروگرام میں بہت دلچسپی لی۔

مقابلہ میں اول، دوئم اور سوئم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔

مربیان سلسلہ مکرم آصف احمد خاں صاحب اور مکرم انصر رضا

صاحب نے سیرت کے موضوع پر تقاریر کیں۔

مکرم انصر رضا صاحب واقفِ زندگی ٹرانٹو نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ وآلہ وسلم کی خدا سے محبت کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی اور پیارے آقا کے اُسوۂ حسنہ پر چلنے کی طرف توجہ دلوائی۔ اور کہا کہ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے رنگ اپنائیں اور آنخضرت صلی اللہ وآلہ وسلم کے بے مثال اسوہ کی تقلید کریں۔

خطاب کے آخر میں آپ نے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 22 کا حوالہ پیش کیا جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسولؐ میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔ (سورۃ احزاب 22:33)

مکرم آصف احمد خاں صاحب مربی سلسلہ ٹرانٹو کی تقریر کا موضوع تھا ''حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ وآلہ وسلم: امن کے پیامبر''۔ آپ نے بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ وآلہ وسلم کی زندگی دنیا میں امن اور ہم آہنگی پھیلانے کے لئے ایک بہترین عملی نمونہ تھی۔

پروگرام اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حاضرین کی ریفریشمنٹ سے تواضع کی گئی۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ وان امارت کی چند جھلکیاں

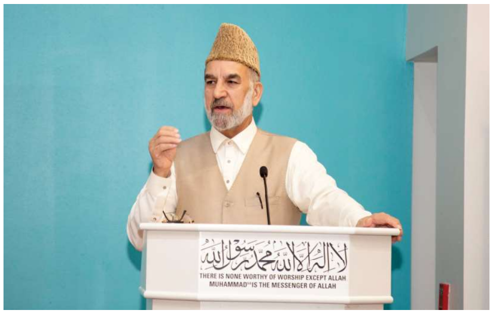

جلسہ سیرت النبی ﷺ پیس ویلج کی چند جھلکیاں

جلسہ سیرت النبی ﷺ ٹرانٹو ایسٹ امارت کی چند جھلکیاں

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

ولادت باسعادت

عزیزہ آریہ صبرینہ مرزا سلمہا

21 فروری 2020ء کو خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ مکرم یاسر عدنان مرزا صاحب اور محترمہ صبرینہ الدین صاحبہ، بریمپٹن جماعت کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔اس بچی کا نام ''آریہ صبرینہ مرزا'' تجویز ہوا ہے۔

عزیزہ آریہ صبرینہ مرزا سلمہا، مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی سلسلہ پیس ویلیج اور محترمہ ام الکبیر مرزا صاحبہ کی پوتی اور مکرم جاوید الدین صاحب اور محترمہ شازیہ الدین صاحبہ، لیسٹر (Leicester)، یوکے کی نواسی ہے۔

ادارہ اس خوشی اور مسرت کے موقع پر مذکورہ بالا خاندانوں اور ان کے تمام افراد کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا کرے۔دین اور دنیا کی نعمتوں اور فضلوں سے مالا مال فرمائے۔خلافت سے اِس بچی کا تعلق ہمیشہ مضبوط رکھے اور خادمۂ دین ہونے کے ساتھ ساتھ والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔آمین

دعائے مغفرت

☆ مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب

6 جنوری 2020ء کو مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب ابن صوبیدار مظفر خاں (شہید برما دوسری جنگ عظیم) سان ہوزے، کیلی فورنیا امریکہ میں 81 سال کی عمر میں ایک لمبی علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

10 جنوری کو سان ہوزے احمدیہ مسجد میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں کینیڈا، امریکہ کے مختلف شہروں سے آئے سوگوار رشتہ داروں اور احباب جماعت نے شرکت کی۔عمائدین شہر بھی اس موقع پر موجود تھے جنہوں نے مرحوم کے بارہ میں اپنے نیک خیالات کا اظہار کیا۔اسی روز احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔مرحوم نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، نہایت سادہ، مخلص، خلافت سے گہرا تعلق رکھنے والے بزرگ تھے۔

مرحوم کے خاندان میں احمدیت اُن کے نانا حضرت میاں محمد دین صاحبؓ، صحابی 313 کھاریاں کے ذریعے آئی جنہوں نے 1894ء میں براہین احمدیہ پڑھ کر بیعت کی تھی۔آپ کے دادا حضرت میاں احمد دینؓ بھی جلد ہی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگئے۔1983ء میں آپ کے پاکستان سے سان ہوزے آنے کے بعد یہاں سلی کان ویلی کی پُر خلوص اور ہمہ تن قربانیاں کرنے والی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔کئی سال تک آپ کے گھر پر جمعہ کی نماز ادا کرنے کا انتظام ہوتا رہا۔فرنیچر گھر سے نکال کر باہر رکھ دیا جاتا تھا۔نماز کے بعد احباب کی تواضع کی جاتی تھی۔مکرم چوہدری صاحب نے 25 سال تک یہاں سیکرٹری مال کے فرائض سرانجام دئے۔خلافت کی آواز پر لبیک کہنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔بہت سے خوبیوں کے مالک تھے۔اللہ تعالیٰ پر کامل توکل تھا۔نہایت عاجز انسان تھے۔

آپ کے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم محمد احمد چوہدری صاحب، دو بیٹیاں محترمہ رملہ چوہدری صاحبہ اور محترمہ ایمن چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم عدنان ورک نیو جرسی ہیں۔مرحوم مکرم اکبر خالد صاحب بریمپٹن کے خالو، محترمہ عطیہ رحمٰن صاحبہ ٹورانٹو ویسٹن کے پھوپھا، اور محترمہ سعدیہ ظہیر صاحبہ وان نارتھ کے خالو، محترمہ امتہ الرشید عرشی صاحبہ بریڈفورڈ کے ماموں اور مکرم محمد زکریا ورک صاحب وان نارتھ کے خالہ زاد بھائی اور سمدھی تھے۔

☆ محترمہ جمیلہ محمد انور صاحبہ

14 فروری 2020ء کو محترمہ جمیلہ محمد انور صاحبہ اہلیہ مکرم محمد انور صاحب سکاربرو ساؤتھ 77 سال کی عمر میں وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

16 فروری کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب کے بعد مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور 18 فروری کو نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم انصر رضا صاحب واقف زندگی ٹورانٹو نے دعا کرائی۔شدید سردی کے باوجود ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں عزیزوں اور احباب جماعت نے شمولیت کی۔مرحومہ نیک صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔خلافت سے صدق ووفا کا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم محمد انور صاحب سکاربرو ساؤتھ، ایک بیٹا مکرم زاہد انور صاحب، دو بیٹیاں محترمہ ثمینہ ملک صاحبہ امریکہ اور محترمہ بشریٰ شاہ صاحبہ ملٹن یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ بشریٰ صائمہ ملک صاحبہ

21 فروری 2020ء کو محترمہ بشریٰ صائمہ ملک صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالماجد صاحب وان جماعت 58 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

23 فروری 2020ء کو مسجد بیت الاسلام میں مغرب کی نماز کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی سلسلہ پیس ویلیج نے محترمہ بشریٰ صائمہ ملک صاحبہ کے خاندان کا تعارف، ان کے اوصاف اور خدمات کا مختصر ذکر کیا۔اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اگلے روز 24 فروری 2020ء کو نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں احباب جماعت اور عزیزوں نے شرکت کی۔مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔حضرت حاجی محمد دین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں۔آپ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلیق، ملنسار اور ہمدرد و خیر خواہ تھیں۔اسلام اور احمدیت کی خدمت بجالانے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتی تھیں۔ایک پڑھی لکھی اور علم دوست خاتون تھیں۔لمبا عرصہ درس وتدریس سے وابستہ رہیں اسلام آباد میں کالج میں پروفیسر تھیں۔یہاں عائشہ اکیڈیمی میں پرنسپل کے فرائض انجام دیتی رہیں۔اپنے ساتھیوں اور طالبات میں مقبول تھیں۔خلافت سے صدق ووفا اور محبت کا گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم عبدالماجد صاحب، دو بیٹے مکرم اسامہ احمد صاحب، مکرم طٰہٰ احمد صاحب، دو بیٹیاں محترمہ امامہ ماجد صاحبہ اور محترمہ مائلہ ماجد صاحبہ وان یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ غزالہ چوہدری صاحبہ

25 فروری 2020ء کو محترمہ غزالہ چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم

عبدالماجد چوہدری صاحب مسس ساگا جماعت 57 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

28 فروری 2020ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی سلسلہ پیس ویلیج نے محترمہ غزالہ چوہدری صاحبہ کے خاندان کا تعارف، ان کے اخلاص ووفا اور خدمات کا مختصر ذکر کیا۔اوران کی نماز جنازہ پڑھائی ۔ اور بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔شدید سردی کے باوجود ہردو مواقع ہر کثیر تعداد میں احباب جماعت اور عزیزوں نے شرکت کی۔مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔حضرت مرزا محمد صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پڑپوتی تھیں۔آپ نیک، صالح ،صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلیق ،ملنساراور ہمدرد وخیرخواہ تھیں۔انہوں اپنے شوہر مکرم چوہدری عبدالماجد صاحب کی علالت کے دوران مثالی خدمت کی توفیق ملی ۔ خلافت سے محبت رکھنے والی خاتون تھیں۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم عبدالماجد چوہدری صاحب کے علاوہ سوگوار ضعیف والدہ محترمہ کلثوم مرزا صاحبہ چار بیٹیاں مکرمہ سنبت چوہدری صاحبہ امریکہ ،مکرمہ فرح چوہدری صاحبہ،مکرمہ صباح چوہدری صاحبہ مسس ساگا،مکرمہ زارا چوہدری صاحبہ بریمپٹن ، دو بھائی مکرم مرزا منیر احمد صاحب ایڈمنٹن ،مکرم مرزا مبشر احمد صاحب مسس ساگا،تین بہنیں محترمہ لئیقہ فدا صاحبہ بریمپٹن، محترمہ شکیلہ ضیاء صاحبہ مسس ساگا، محترمہ بشریٰ اکرم صاحبہ اور محترمہ سمیعہ مرزا صاحبہ لندن یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم شفیع احمد خاں صاحب

29 فروری 2020ء کو مکرم شفیع احمد خاں صاحب ڈرہم جماعت 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

2 مارچ 2020ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب وعشاء ادا کرنے کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحوم کے خاندان اوران کے اوصاف کا مختصر ذکر فرمایا۔اوران کی نماز جنازہ پڑھائی۔اگلے روز 3 مارچ کو نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔مرحوم،حضرت مولوی عبدالوحید خاں میرٹھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اورحضرت حامد حسین خاں میرٹھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے تھے۔نیز آپ مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب مرحوم کے داماد تھے جو حضرت سیدہ ام طاہرؓ کے بھائی تھے۔آپ نیک،صالح ،صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلیق، ملنسار تھے۔خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیٹی محترمہ ندا خاں صاحبہ ڈرہم، تین بھائی مکرم نسیم احمد خاں صاحب رضا کار احمدیہ بک سٹور بیت الاسلام مشن ہاؤس، مکرم خورشید احمد خاں صاحب ٹورانٹو، مکرم مبارک احمد صاحب یوکے اور چار بہنیں محترمہ نیر اعوان صاحبہ ٹورانٹو، محترمہ نصرت احمد صاحبہ وان، محترمہ طلعت ارسلان صاحبہ کراچی، محترمہ فرحت سلیم صاحبہ متحدہ عرب امارات یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب

یکم مارچ 2020ء کو مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب ہملٹن ماؤنٹین جماعت 71 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

5 مارچ 2020ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب کے بعد مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔آپ نیک،صالح ،صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلیق، ملنسار، ہمدرد وخیرخواہ تھے۔خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم عثمان احمد باجوہ صاحب جرمنی، مکرم عامر احمد باجوہ صاحب یوکے اور تین بیٹیاں محترمہ ثمینہ مبارک باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم اعجاز ظفر اللہ صاحب، ہملٹن ماؤنٹین جماعت، محترمہ نفیسہ منور صاحبہ، پاکستان، محترمہ روبینہ باجوہ صاحبہ جرمنی اور ایک بھائی مکرم منور احمد باجوہ صاحب وان یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم شریف احمد جاوید صاحب

5 مارچ 2020ء کو مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب بریمپٹن ویسٹ جماعت 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔6 مارچ 2020ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اگلے روز 7 مارچ کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم شاہ رخ عابد صاحب مربی سلسلہ بریمپٹن نے دعا کرائی۔آپ نیک، صالح ،صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلیق، ملنسار، ہمدرد وخیرخواہ اور دعا گو بزرگ تھے۔ بیوی بچوں اوران کی اولاد کا بہت خیال رکھنے والے اور پیار کرنے والے شخص تھے۔خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم کاشف جاوید صاحب، مکرم آصف جاوید صاحب پاکستان، مکرم شہزاد خرم صاحب ٹورانٹو اور چھ بیٹیاں محترمہ آصفہ شکور صاحبہ آٹواہ، محترمہ لبنیٰ چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم محمد افضل چوہدری صاحب، محترمہ شمائلہ جاوید صاحبہ بریمپٹن ویسٹ ، محترمہ شازیہ ادریس صاحبہ ٹورانٹو ویسٹ، محترمہ نازیہ جاوید صاحبہ جرمنی اور محترمہ صائمہ حنا صاحبہ کارنوال یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم صالح محمد صاحب

3 مارچ 2020ء کو مکرم صالح محمد صاحب گلف جماعت 67 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔8 مارچ 2020ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب کے بعد مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اگلے روز 9 مارچ کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔آپ نیک، صالح ،صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلیق، ملنسار تھے۔احمدیہ سیکنڈری سکول نائیجیریا میں کئی سال تک بحیثیت پرنسپل خدمات بجالاتے رہے۔خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ مبشرہ صالح صاحبہ، ایک بیٹا مکرم انوار صالح صاحب اور دو بیٹیاں بارہ صالح صاحبہ، محترمہ ھنیہ صالح صاحبہ گلف جماعت یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم منظور احمد بھٹی صاحب

5 مارچ 2020ء کو مکرم منظور احمد بھٹی صاحب ڈرہم جماعت 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

8 مارچ 2020ء کو مسجد بیت الاسلام میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کرنے کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی ۔ اگلے روز 9 روز مارچ کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔مرحوم، نیک، صالح ،صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار دعا گو بزرگ تھے۔خلافت سے گہرا تعلق رکھتے تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم کاشف جاوید صاحب، مکرم آصف جاوید صاحب پاکستان، مکرم شہزاد خرم صاحب ٹورانٹو اور چھ بیٹیاں محترمہ آصفہ شکور صاحبہ آٹواہ، محترمہ لبنیٰ چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم محمد افضل چوہدری صاحب، محترمہ شمائلہ جاوید صاحبہ بریمپٹن ویسٹ ، محترمہ شازیہ ادریس صاحبہ ٹورانٹو ویسٹ، محترمہ نازیہ جاوید صاحبہ جرمنی اور محترمہ صائمہ حنا صاحبہ کارنوال یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم محمد سعید صاحب

6 مارچ 2020ء کو مکرم محمد سعید صاحب پیس ویلیج 76 سال

کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

9 مارچ 2020ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب وعشاء ادا کرنے کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 7 روز مارچ کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم، مکرم شیخ ناصر احمد صاحب شہید اوکاڑہ کے چھوٹے بھائی تھے۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برصغیر کی تقسیم کے وقت انہیں اوکاڑہ میں رہائش پذیر ہونے کا ارشاد فرمایا۔ وہاں ان کا خاندان کپڑوں کا کاروبار کرتا تھا۔آپ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔جلسہ سالانہ کے موقع پر لنگر خانہ میں خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔خلافت سے گہرا تعلق رکھتے تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ منور بیگم صاحبہ، تین بیٹے مکرم ندیم احمد شیخ صاحب، مکرم تنویر احمد شیخ صاحب، مکرم محمد شفیق صاحب آسٹریلیا ، اور تین بیٹیاں محترمہ ثروت علیم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالعلیم صاحب، محترمہ سمیرہ احسن صاحبہ، محترمہ سائرہ حماد صاحبہ لندن یوکے یادگار چھوڑی ہیں۔آپ مکرم بلاول علیم صاحب کے دادا تھے۔مرحوم کے اور بھی اعزا واقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 28 فروری 2020ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم اصغر علی صاحب

28 جنوری 2020ء کو مکرم اصغر علی صاحب راولپنڈی میں 55 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مخلص احمدی تھے۔ چندہ باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ، ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم، مکرم محمد سرور صاحب پیس ویلج کے چھوٹے بھائی تھے۔

☆ مکرم اشفاق احمد بشارت صاحب

8 فروری 2020ء کو مکرم اشفاق احمد بشارت صاحب، اسلام آباد میں 50 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے، پانچ بھائی اور تین بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔مرحوم، مکرم رضوان احمد صاحب، مکرم محمد عمران صاحب، محترمہ شمیم کامران صاحبہ پیس ویلج کے بھائی تھے۔

☆ محترمہ جمیلہ محمد منور انور صاحبہ

10 فروری 2020ء کو محترمہ جمیلہ محمد منور انور صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب مرحوم، کراچی میں 74 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔اور وہیں دفن ہوئیں۔مرحومہ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند، مالی قربانیوں میں پیش پیش تھیں۔ مختلف حیثیتوں میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔خلافت سے اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔مرحومہ، مکرم کیپٹن (ر) ایوب احمد ظہیر صاحب پیس ویلج کی ہمشیرہ تھیں۔

☆ محترمہ ثمرہ ذوالفقار صاحبہ

12 فروری 2020ء کو محترمہ ثمرہ ذوالفقار صاحبہ اہلیہ مکرم ذوالفقار احمد صاحب لاہور میں 42 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔مرحومہ نیک، صالح، نہایت سادہ، خوش مزاج، خلیق، ملنسار، مہمان نواز اور خدمت خلق کرنے والی تھیں۔خلافت سے خاص لگاؤ اور تعلق تھا۔مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر، چار بچے، پانچ بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔مرحومہ، مکرم شہزاد سعید ملک صاحب ٹورانٹو کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔ان کے اور بھی اعزا واقارب یہاں مقیم ہیں۔

☆ مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف غنی صاحب

15 فروری 2020ء کو مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف غنی صاحب کیلگری میں 82 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر نصرت جہاں سکیم کے تحت بیس سال تک بکرو، نائیجیریا میں بحیثیت ڈاکٹر خدمات بجالاتے رہے۔آپ نے وہاں پر خوبصورت ہسپتال تعمیر کروایا۔آپ ایک کامیاب اور مقبول ڈاکٹر تھے۔اللہ تعالیٰ نے اِن کے ہاتھ میں شفا رکھی تھی۔آپ بہت ہمدرد، خیر خواہ، خلیق، ملنسار، خوش مزاج، دوستوں کے دوست، مہمان نواز، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔خلافت سے اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔

آپ نے پسماندگان میں بیوہ ایک بیٹا مکرم عبدالعلی صاحب اور ایک بیٹی محترمہ عطیہ غنی صاحبہ کیلگری یادگار چھوڑی ہیں۔مرحوم، مکرم ڈاکٹر عبدالشکور غنی صاحب ہملٹن کے چھوٹے بھائی اور مکرم عبدالحمید غنی صاحب کیلگری کے چچا تھے۔

☆ مکرم عبدالرب خاں صاحب

17 جنوری 2020ء کو مکرم عبدالرب خاں صاحب لاہور میں 95 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔آپ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، ہمدرد، خیر خواہ، مہمان نواز، منکسر المزاج، دعا گو بزرگ تھے۔صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت سے وافر حصہ پایا۔خلافت کے ساتھ بڑے وفا کا تعلق تھا۔مرحوم اپنے بیٹے کے ہاں ٹورانٹو اور کیلگری میں کچھ عرصہ قیام پذیر بھی رہے۔

آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم اظہر نعیم خان صاحب وینکوور، تین پوتے مکرم اظہر احمد صاحب، مکرم انصر احمد صاحب، مکرم اطہر احمد صاحب، ایک پوتی محترمہ آمنہ اظہر صاحبہ بریڈفورڈ اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔مرحوم، مکرم عبدالمتین خاں صاحب رضاکار بیت الاسلام مشن ہاؤس کے بڑے بھائی تھے۔

☆ مکرم محمود احمد اعوان صاحب

19 فروری 2020ء کو مکرم محمود احمد اعوان صاحب (عرف مودی آف پیرس) ربوہ میں 64 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

مرحوم، مکرم چوہدری غلام احمد صاحب سیالکوٹ ہاؤس غلہ منڈی ربوہ کے صاحبزادے تھے۔نیک، صالح، ہمدرد و خیر خواہ، خلیق، ملنسار، مہمان نواز تھے۔آپ کو شعبہ ضیافت فرانس میں رضا کارانہ طور پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔خلافت سے گہرا تعلق تھا۔آپ نے پسماندگان میں بیوہ، ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔مرحوم، مکرم حمید احمد چوہدری صاحب ہملٹن کے چھوٹے بھائی تھے۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔آمین۔